﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآء﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ يَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد13 — جمعۃ المبارک 25/اگست2006ء — شمارہ 34

یکم/شعبان1427ہجری قمری ۞ 25/ظہور 1385 ہجری شمسی

پہلے وضو کرو

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اچھی طرح وضو کرو پھر قبلہ رخ کھڑے ہو جاؤ اور تکبیر کہو۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب وجوب قراءۃ الفاتحہ)

آنحضرت ﷺ سب نبیوں کے کمالات کے جامع اور خاتم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے باوجود شدید مخالفتوں اور دشمنوں کی سازشوں کے ہمیشہ آپ کی حفاظت اور نصرت فرمائی۔

آنحضرت ﷺ کی کامل شریعت کا پیغام دنیا کے ہر شخص تک پہنچائیں اور عیسائی دنیا کو بتائیں کہ تورات و انجیل کا موعود کامل نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔

ممتاز غیر مسلم محققین و مصنفین کی آنحضرت ﷺ کی عظمت کردار پر گواہیوں کا تذکرہ

عالمی بیعت کی روح پرور تقریب۔

علماء سلسلہ کی پُرمغز تقاریر، معزز مہمانوں کے خطابات اور جماعت احمدیہ کی امن پسندی اور نوع انسانی کی خدمات پر خراج تحسین۔

(جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ 2006ء منعقدہ حدیقۃ المہدی کے تیسرے اور آخری روز کی کارروائی کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: نسیم احمد باجوہ۔ ناظم رپورٹنگ جلسہ سالانہ UK2006ء)

تیسرا دن

مؤرخہ 30/جولائی بروز اتوار صبح 10 بجے تیسرے دن کی کارروائی کا آغاز مکرم و محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا، جو مکرم حافظ جبرائیل سعید صاحب مبلغ سلسلہ غانا نے کی اور اُردو ترجمہ بھی پیش کیا۔ مکرم محمد اسحاق صاحب آف جرمنی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پُرمعارف نظم "نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا" خوش الحانی سے سنائی۔

اس روز کی **پہلی تقریر** بزبان انگریزی مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب O.B.E سیکرٹری امور خارجہ جماعت احمدیہ برطانیہ کی تھی۔ آپ کا موضوع تھا **"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق قرآن کریم"**۔ آپ نے اپنی تقریر کا آغاز قرآن کریم کی اس آیت سے کیا: ﴿وَقَالَ الرَّسُوْلُ يَا رَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا﴾ (الفرقان :31) اور بتایا کہ اس آیت میں 1400 سال قبل پیش گوئی کی گئی تھی کہ ایک زمانہ آئے گا کہ مسلمان قرآن کریم کو مہجور کی طرح چھوڑ دیں گے لیکن اس کے ساتھ ہی آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اس آخری زمانہ میں امام مہدی کو مبعوث فرمائے گا جو قرآن کریم کی تعلیم کو دوبارہ دنیا میں زندہ اور قائم کر دیں گے۔ اس پیشگوئی کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا اور آپ نے دنیا کو قرآن کریم کے عظیم الشان روحانی خزائن سے مالا مال کر دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق قرآن کی بہت سی مثالیں پیش کرتے ہوئے مقرر موصوف نے بتایا کہ آپ کے پاس ہر وقت قرآن کریم کا نسخہ موجود ہوتا تھا جس کا آپ مطالعہ فرماتے رہتے۔ ایک روایت کے مطابق آپ نے بلا مبالغہ ہزاروں دفعہ مکمل قرآن کا مطالعہ فرمایا۔ ایک دفعہ آپ بٹالہ سے قادیان یکے پر تشریف لے جا رہے تھے تقریباً 5 گھنٹے کے اس سفر کے دوران آپ صرف سورۃ فاتحہ کا مطالعہ فرماتے رہے۔ آپ نے 80 سے زائد کتب تحریر فرمائیں جن میں جگہ جگہ قرآن کریم کی تفسیر تحریر فرمائی ہے۔ اس لحاظ سے آپ کی کتب قرآن کریم کی شاندار تفسیر ہیں۔ جلسہ اعظم مذاہب میں آپ کا مضمون ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' پڑھا گیا جس میں آپ نے قرآن کریم کی روشنی میں مقررہ سوالات کے جوابات تحریر فرمائے۔ دیگر مذاہب کے نمائندوں نے بھی اپنے اپنے مضامین پڑھے لیکن آپ نے جلسہ سے پہلے ہی پیشگوئی فرمائی کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ میرا مضمون سب پر بالا رہے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور جلسہ کے بعد سب اخبارات نے متفقہ طور پر لکھا کہ واقعی حضرت مرزا صاحب کا مضمون بالا رہا۔ اس سے اسلام اور قرآن کریم اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی عظمت روز روشن کی طرح قائم ہوئی۔ آپ نے اپنے ایک شعر میں اپنے عشق قرآن کا ذکر کرتے ہوئے یوں فرمایا:۔

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں ۔ قرآں کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کے دلوں میں بھی قرآن کریم کی بے پناہ محبت پیدا فرما دی چنانچہ ایک غیر احمدی معزز شخص ایک دفعہ قادیان آئے۔ واپس جا کر انہوں نے ایک مضمون اخبار میں لکھا اور کہا کہ مَیں نے

قادیان میں یہ ایمان افروز نظارہ دیکھا کہ فجر کی نماز کے بعد مسجد میں چھوٹے بڑے سب لوگ قرآن کریم کی تلاوت اونچی آواز سے کررہے تھے۔ مقرر موصوف نے یہ واقعہ بیان کر کے سب سامعین کو تلقین کی کہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس مقدس روایت کو ہمیشہ اپنے اپنے گھروں میں جاری رکھیں اور قرآن کریم کے نور سے اپنے گھروں کو منور رکھیں۔

اس تقریر کے بعد مکرم داؤد احمد صاحب ناصر آف جرمنی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم ''خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے'' خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

اس کے بعد **دوسری تقریر** محترم رفیق احمد صاحب حیات امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے انگریزی زبان میں کی جس کا موضوع تھا ''**نصرت الٰہی ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت ہے**''۔ آپ نے فرمایا کہ ہماری زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کا عرفان اور محبت حاصل کرنا ہے۔ خدا اور بندے کے تعلقات کی ایک مثال دیتے ہوئے آپ نے حضرت موسیٰ کی زندگی کا ایک واقعہ سنایا کہ ایک دفعہ ایک کم علم گڈریا تنہائی میں بیٹھا اللہ تعالیٰ سے کہہ رہا تھا کہ اے خدا اگر تو مجھے مل جائے تو میں تمہیں نہلاؤں، بالوں میں کنگھی کروں، صاف ستھرے کپڑے پہناؤں وغیرہ۔ حضرت موسیٰ ادھر سے گزر رہے تھے آپ نے یہ الفاظ سن لئے اور اس گڈریے کو ذرا سختی سے کہا کہ خدا تعالیٰ تمہاری اس طرح کی فضول باتوں کا محتاج نہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو کہا کہ اے موسیٰ میرا بندہ مجھ سے اپنی عقل و سمجھ کے مطابق پیار محبت سے باتیں کررہا تھا اور میں اسے سن کر بہت لطف اندوز ہو رہا تھا۔ تمہارا کوئی حق نہیں کہ اس میں مداخلت کرو۔ آنحضرتؐ کے بیان فرمودہ اس واقعہ کو بیان کر کے مقرر موصوف نے فرمایا کہ ہر شخص کو اپنی اپنی عقل اور سمجھ کے مطابق اللہ تعالیٰ سے محبت کے تعلق کو بڑھانا چاہئے اور اگر وہ اپنی نیت میں سچا خلوص رکھتا ہے تو خدا تعالیٰ کے حضور وہ قابل قدر ہے خواہ اس کے خیالات میں کچھ نقص بھی ہو۔ اس لحاظ سے ہر مذہب کے لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا تعلق پیدا کر کے اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ آج دنیاوی ترقی کے لحاظ سے انسان چاند پر پہنچ چکا ہے لیکن دینی لحاظ سے وہ خدا سے دور سے دور تر ہو رہا ہے اور اپنی زندگی کے مقصد کو بھول چکا ہے اس لئے اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ انسان کو اس کی زندگی کے مقصد کی طرف بلایا جائے۔ مقرر موصوف نے انبیاء کرام کی زندگیوں کے متعدد واقعات بیان کر کے بتایا کہ انتہائی خطرناک حالات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کی حیرت انگیز مدد و نصرت فرمائی جو خدا تعالیٰ کی ہستی کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرعون کے مقابلہ پر حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کی مدد فرمائی۔ فرعون اور اس کی فوجوں کو ڈبویا اور حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کو بچایا۔ حضرت عیسیٰ کو بھی اللہ تعالیٰ نے ان کے دشمنوں کے مقابلہ پر فتح و نصرت دی اور حضرت عیسیٰ کی دعا کے مطابق عیسائی دنیا کی عظیم الشان حکومتوں کے مالک بنائے گئے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں قدم قدم پر اللہ تعالیٰ نے اپنی تائید و نصرت کے نظارے دکھائے۔ ہجرت کے وقت دشمنوں کے سامنے سے آپ بحفاظت مکہ سے تشریف لے گئے۔ غار ثور میں غار کے منہ تک پہنچ کر بھی دشمن آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ غزوہ بدر میں مٹھی بھر کنکریوں نے دشمن کو میدان جنگ سے بھگا دیا۔ آخر فتح مکہ کے دن خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دشمنوں پر کامل غلبہ دے کر ایک دفعہ پھر اپنی قدرت اور طاقت کا عظیم الشان اظہار فرمایا۔

مقرر موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء احمدیت کے زمانہ میں ظاہر ہونے والے تائید و نصرت الٰہی کے واقعات بھی بیان فرمائے جو خدا تعالیٰ کی ہستی کا عظیم الشان ثبوت ہیں۔ انہیں نشانات میں سے ایک جلسہ سالانہ ہے۔ 1891ء میں جلسہ سالانہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلان نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے رکھی اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر آپ نے فرمایا کہ اس جلسے میں بہت سی قومیں شامل ہوں گی۔ آج ہم اس پیشگوئی کا ظہور نہایت شان کے ساتھ پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں جبکہ 81 ممالک سے ہزاروں لوگ اس جلسہ میں شریک ہیں۔ اپنی تقریر کے آخر میں مقرر موصوف نے ایک بار پھر توجہ دلائی کہ ہمیں ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہماری زندگی کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے اور اس مقصد کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل کرنے کے لئے کوشش کرنی چاہئے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں دن بدن ترقی کرتے رہنا چاہئے۔ اس کے نتیجہ میں ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت حاصل کرنے کی توفیق ملے گی۔

معزز مہمانوں کے خطابات

بعد ازاں محترم رفیق احمد صاحب حیات امیر جماعت یو۔ کے نے صاحب صدر کی اجازت سے تین معزز مہمانان خصوصی کا تعارف کرایا اور باری باری انہیں مختصر خطاب کی دعوت دی۔ ان معززین میں سے پہلے جلسہ گاہ حدیقۃ المہدی کے سابق مالک (Mr. Keath) تھے۔ دوسرے مہمان نائیجیریا کے ایک چیف جناب الحاج محمد یعقوب تھے اور تیسرے مقرر برکینا فاسو کے ایک علاقے کے گورنر تھے جنہوں نے فرانسیسی زبان میں خطاب فرمایا جس کا بعد ازاں ترجمہ پیش کیا گیا۔ سب مقررین نے جماعت کا شکریہ ادا کیا اور انہیں اس عظیم الشان جلسے کی مبارکباد دی اور ساتھ ہی اس بات کی تعریف کی کہ جماعت احمدیہ نہ صرف بین المذاہب تعلقات کو بہتر بنانے کی کوشش کر رہی ہے بلکہ انسانیت کی خدمت کیلئے دنیا کے مختلف ممالک میں سکول اور ہسپتال کھول رہی ہے اور دوسرے بہت سے فلاحی کاموں میں حصہ لے رہی ہے۔ اس لحاظ سے جماعت احمدیہ ساری دنیا کے لئے ایک شاندار قابل تقلید نمونہ پیش کر رہی ہے۔

گیانا کے وزیراعظم اور ٹرینیڈاڈ کے صدر کے پیغامات

معزز مہمانوں کے خطابات کے بعد محترم امیر صاحب نے گیانا کے وزیراعظم اور ٹرینیڈاڈ اور ٹوبیگو کے صدر مملکت کے پیغامات بھی پڑھ کر سنائے جن میں انہوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور جماعت احمدیہ عالمگیر کو جلسہ سالانہ کے انعقاد پر مبارکباد دی اور اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور اس کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ کی بلاامتیاز مذہب و رنگ و نسل عالمگیر خدمات انسانیت کو خراج تحسین پیش کیا اور جماعت احمدیہ کے ماٹو محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں کو بہترین اصول قرار دیا۔

ان پیغامات کے بعد اجلاس کی **تیسری تقریر** محترم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نائب صدر انصار اللہ پاکستان کی تھی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا ''**احمدیت کا پیدا کردہ انقلاب**''۔ آپ نے اپنی تقریر کا آغاز آیت قرآنی ﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ﴾ (الصف:10) سے فرمایا اور بتایا کہ اس قرآنی پیشگوئی کے مطابق 1400 سال قبل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ عرب کے بیابان میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا ہوا کہ بقول حضرت مسیح موعود علیہ السلام عرب کے وحشی باخدا انسان بن گئے اور صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت رسول جان نثاری اور وفاداری ایک حیرت انگیز مثال بن گئی۔ اسی قرآنی پیشگوئی کے مطابق اس زمانہ میں جماعت احمدیہ قائم ہوئی ہے۔ احمدیت اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا ہی دوسرا نام ہے جو اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے قائم ہوئی ہے۔

احمدیت کے پیدا کردہ عظیم الشان انقلاب کی متعدد مثالیں بیان کرتے ہوئے مقرر موصوف نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے وقت مسلمان علماء وحی والہام کے منکر ہو چکے تھے جو کہ خدا تعالیٰ کا عظیم انعام ہے ایسے حالات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعلان فرمایا:۔

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

اس خدائی انعام کے آپ نے متعدد نمونے بھی دنیا کے سامنے پیش کئے۔ پھر قرآن کریم کے متعلق مسلمانوں کے اس عقیدہ کی حضور علیہ السلام نے پُرزور تردید کی کہ قرآن کریم کی بعض آیات منسوخ ہیں۔ آپؑ نے فرمایا قرآن کریم کامل کتاب ہے اور اس کا ایک شوشہ بھی منسوخ نہیں ہوسکتا۔ حضور علیہ السلام نے 80 سے زائد کتب تحریر فرمائیں جو علمی اور روحانی خزائن سے بھرپور ہیں اور آپ نے اعلان فرمایا کہ:۔

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

مقرر موصوف نے بتایا کہ احمدیت نے دنیا کو نظام خلافت کی عظیم نعمت سے بھی نوازا جو آیت استخلاف کے مطابق دین اسلام کی تمکنت کا ذریعہ اور مومنوں کے خوف کو امن میں بدلنے والا آسمانی نظام ہے۔ آج خلافت کا یہ آسمانی نظام صرف اور صرف جماعت احمدیہ کو حاصل ہے جس کے ذریعہ ہر دور میں جماعت احمدیہ نے خدائی نشانات کا مشاہدہ کیا ہے۔ آج بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ دنیائے احمدیت پر کسی وقت بھی سورج غروب نہیں ہوتا۔ مقرر موصوف نے بھٹو اور ضیاء الحق جیسے صاحب اقتدار مخالفین احمدیت کے انجام کا ذکر کر کے بتایا کہ ان لوگوں نے احمدیت کی خاک اڑانے کا عزم کیا لیکن خدا نے ان کی اپنی خاک اڑا دی اور جماعت احمدیہ ترقی پر ترقی کرتی جارہی ہے۔ آج خلافت خامسہ کے دور میں بھی ہم خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے دیکھ رہے ہیں۔ کبھی وہ وقت تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ''وَسِّعْ مَكَانَكَ'' کا الہام ہوا تو آپ نے اس الہام کو پورا کرنے کے لئے ایک معمولی چھپر بنوا دیا۔ لیکن آج یہ وقت ہے کہ 208 ایکڑ کے رقبہ میں جماعت احمدیہ انگلستان کی سرزمین پر خدائے واحد کے نام پر جلسہ سالانہ منعقد کر رہی ہے جس میں دنیا کے کونے کونے سے لوگ روحانی مائدہ حاصل کرنے کے لئے جمع ہیں۔ احمدیت نے اعمال صالحہ بجالانے والی ایک بے مثال جماعت قائم کی جس نے جانی اور مالی قربانیوں کے نئے باب رقم کئے۔ اس سلسلہ میں مقرر موصوف نے حضرت مولانا حکیم نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ، حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی اور حضرت سید عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہم کی قربانیوں کو بطور مثال پیش کیا۔ آخر میں مقرر موصوف نے دعا کی کہ کاش ساری دنیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس آسمانی آواز کی طرف جلد متوجہ ہو۔

عالمی بیعت کی روح پرور تقریب

ڈیڑھ بجے بعد دوپہر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لائے اور عالمی بیعت کی تقریب منعقد ہوئی۔ دنیا بھر سے آئے ہوئے نمائندگان، امرائے کرام، افسران صیغہ جات، ناظر صاحبان، وکلائے تحریک جدید اور جملہ مبلغین کرام ترتیب سے صف بہ صف بٹھائے گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ہلکے سبز رنگ کے کوٹ میں ملبوس تھے۔ بیعت کے لئے سب سے آگے ان لوگوں کو لایا گیا جو اس موقع پر بیعت کرنا چاہتے تھے یا اس سال انہوں نے بیعت کی توفیق پائی۔ ان میں سے کچھ یورپین ممالک سے تعلق رکھتے تھے اور چند برطانیہ سے ان لوگوں کے ہاتھ حضور کے ہاتھ کے نیچے تھے۔ باقی سب لوگ ایک دوسرے کی کمر پر ہاتھ رکھ کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک جسمانی رابطہ کے ذریعہ زنجیر کی طرح منسلک ہو کر بیٹھ گئے۔ پھر حضور نے بڑے درد اور سوز کے ساتھ عہد بیعت کے الفاظ دہرائے۔ ہر فقرہ کے بعد جماعت احمدیہ عالمگیر سے تعلق رکھنے والے درجنوں زبانوں کے جاننے والے مائیکروفون کی مدد سے اپنی اپنی زبان میں وہی جملہ دہراتے تھے اور ایم ٹی اے کے رابطہ سے دنیا کے ہر براعظم کے کونہ کونہ میں ہر ملک کی جلسہ گاہوں میں مساجد اور میٹنگ ہالز میں اور گھروں میں یہی جملہ دہرا کر امت واحدہ کا ایک عجیب اور حسین منظر پیش کر رہے تھے۔ دنیا کے 185 ممالک میں اس عہد بیعت کی تجدید امام مہدی کے جانشین کے ذریعہ خدائی پیشگوئیوں کے ظہور کا ایمان افروز نظارہ پیش کر رہی تھی۔

الحمدللہ اس سال 102 ممالک کی 270 قومیتوں سے تعلق رکھنے والے دو لاکھ 93 ہزار 8 سو 81 مرد و زن نے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ اللھم زد وبارک

عالمی بیعت کے بعد حضور نے سجدہ شکر ادا کیا اور دنیا بھر کے ہر ملک اور ہر براعظم میں احمدی سجدہ میں گر گئے اور خدا تعالیٰ کے حضور عجز و نیاز سے سجدہ شکر بجالائے۔

عالمی بیعت کے بعد نماز ظہر و عصر حضور انور کی اقتداء میں ادا کی گئی۔

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان اور بے نظیر قوت قدسیہ

(ملک سعید احمد رشید۔ ربوہ)

(چھٹی قسط)

کلام وتحریر میں قوت قدسیہ

خدا تعالیٰ اپنے ماموروں کی زبان، کلام اور تحریرات وتقاریر میں بھی قوت قدسیہ رکھ دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے قوت قدسیہ کی تاثیرات، جذب اور کشش دلوں کے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے اور روحانی انقلاب بپا کرنے کا موجب بن جاتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بارہ میں فرماتے ہیں:

"اُن کی تقریر وتحریر میں اللہ جل شانہ ایک تاثیر رکھ دیتا ہے جو علماء ظاہری کی تحریروں وتقریروں سے نرالی ہوتی ہے اور اس میں ایک ہیبت اور عظمت پائی جاتی ہے اور بشرطیکہ حجاب نہ ہو دلوں کو پکڑ لیتی ہے"۔

(ازالہ اوھام۔ روحانی خزائن جلد3صفحہ337)

❁......پھر فرمایا: **"انبیاء کے اقوال میں ایک اثر ہوتا ہے وہ اپنے ساتھ قوت قدسیہ رکھتے ہیں۔** یہ قوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سب سے زیادہ تھی۔ ایک آدمی کو راہ پر لانا کیسا مشکل ہوتا ہے مگر آنحضرتؐ کے طفیل کروڑوں آدمی راہ پر آ گئے"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 535جدید ایڈیشن)

یہی قوت قدسیہ اور اُس کی انقلاب انگیز پاک تاثیرات حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو بھی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی تھیں۔ آپ کی زبان، کلام اور تحریر وتقریر میں ایک زبردست جلالی، پُرشوکت اور عظیم الشان قوت قدسیہ تھی جو مردہ دلوں کے لئے آبِ حیات کا رنگ رکھتی تھی۔ اس بارہ میں آپ خود فرماتے ہیں:

❁......**"اور تحریر میں مجھے وہ طاقت دی گئی ہے کہ گویا مَیں نہیں بلکہ فرشتے لکھتے جاتے ہیں** گو بظاہر میرے ہی ہاتھ ہیں"۔

(اشتہار 4/اکتوبر 1899ء۔ تبلیغ رسالت جلد 8صفحہ70)

❁......نیز فرمایا:

"وَاِنَّ قَلَمِیْ بُرِّءَ مِنْ اَدْنَاسِ الْھَوٰی وَبُرِیَ لِاِ رْضَآءِ الْمَوْلٰی وَاِنَّ لیراعی اَثَرٌ مِنَ الْبَاقِیَاتِ الصَّالِحَات۔

(اعجاز المسیح۔ روحانی خزائن جلد 18صفحہ200)

ترجمہ: یعنی میری قلم خواہشات کی ناپاکیوں سے بچائی گئی ہے اور مولیٰ کو راضی کرنے کے لئے تراشی گئی ہے اور میرے قلم کا نیک اثر باقی رہے گا۔

❁......"مجھ کو خدا نے بہت سے معارف اور حقائق بخشے اور اس قدر میری کلام کو معرفت کے پاک اسرار سے بھر دیا کہ جب تک انسان خدا تعالیٰ کی طرف سے پورا تائید یافتہ نہ ہو اس کو یہ نعمت نہیں دی جاتی"۔

(انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد 11صفحہ49)

❁......"اللہ تعالیٰ نے اپنی آیات سے مجھے خاص کیا ہے اور میرے قول اور زبان میں برکت دی"۔

(حمامة البشریٰ۔ ترجمہ از عربی۔ روحانی خزائن جلد 7صفحہ 324)

❁......"جان لو کہ خدا کا فضل میرے ساتھ ہے **اور اللہ کی روح میرے اندر بولتی ہے"۔**

(انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد 11صفحہ176)

❁......"قرآن میں اسلامی طاقت کے کم ہونے اور امواج فتن کے اٹھنے کے وقت......نفخ صور کی خوشخبری دی گئی ہے اور نفخ صور سے مراد قیامت نہیں ہے کیونکہ عیسائیوں کے امواج فتن کے پیدا ہونے پر تو سو برس سے زیادہ گزر گیا ہے مگر کوئی قیامت برپا نہیں ہوئی۔ بلکہ مراد اس سے یہ ہے کہ کسی مہدی اور مجدد کو بھیج کر ہدایت کی صور پھونکی جائے اور ضلالت کے مُردوں میں پھر زندگی کی روح پھونک دی جاوے۔ کیونکہ نفخ صُور صرف جسمانی احیاء اور امانت تک محدود نہیں ہے بلکہ روحانی احیاء اور اماتت بھی ہمیشہ نفخ صُور کے ذریعہ سے ہی ہوتا ہے۔...... ایسا ہی قرآن کریم میں آنے والے مجدد کا بلفظ مسیح موعود کہیں ذکر نہیں بلکہ لفظ نفخ صور سے اس طرف اشارہ کیا گیا ہے تا معلوم ہو **کہ مسیح موعود ارضی اور زمینی ہتھیاروں کے ساتھ ظاہر نہیں ہوگا بلکہ آسمانی نفخ پر اس کے اقبال اور عروج کا مدار ہوگا۔ اور وہ پُرحکمت کلمات کی قوت سے اور آسمانی نشانوں سے لوگوں کو حق اور سچائی کی طرف کھینچے گا"۔**

(شہادت القرآن۔ روحانی خزائن جلد6صفحہ360)

❁......"یہ لوگ جب دیکھتے ہیں کہ ایک بندۂ خدا فضل ایزدی سے قوت پاکر بدمذہبی اور بدعقیدگی کے دور کرنے کے لئے کھڑا ہو گیا ہے اور تائید ربّانی نے اس کی تقریر، اس کی تحریر، اس کی زبان، اس کے بیان میں کچھ ایسی تاثیر وبرکت رکھی ہے کہ وہ ایک تیز آگ کی طرح جھوٹ کو بھسم کرتی جاتی ہے۔ تب ان کی جانوں پر لرزہ پڑتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ حق کا شعلہ ایسی ترقی پکڑ جائے کہ ہمارے ناپاک اصولوں اور عقیدوں کو جو مذہب کی بنیاد سمجھے جاتے ہیں بالکل نیست ونابود کردے"۔

(شحنۂ حق۔ روحانی خزائن جلد 2صفحہ327)

❁......پھر فرمایا:

"وہ خدا جو آسمان پر ہے...... وہ میرے ساتھ ہوگا اور میرے ساتھ ہے......اسی کی روح ہے جو میرے اندر بولتی ہے"۔

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد 15صفحہ 499)

❁......"مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے مگر جو شخص میرے ہاتھ سے جام پئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مرے گا۔ وہ زندگی بخش باتیں جو مَیں کہتا ہوں اور وہ حکمت جو میرے منہ سے نکلتی ہے اگر کوئی اَور بھی اس کی مانند کہہ سکتا ہے تو سمجھو کہ مَیں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا۔ لیکن اگر یہ حکمت اور معرفت جو مردہ دلوں کے لئے آب حیات کا حکم رکھتی ہے دوسری جگہ سے نہیں مل سکتی تو تمہارے پاس اس جرم کا کوئی عذر نہیں کہ تم نے اس سرچشمہ سے انکار کیا جو آسمان پر کھولا گیا۔ زمین پر اس کو کوئی بند نہیں کرسکتا"۔

(ازالہٴ اوہام۔ روحانی خزائن جلد سوم صفحہ104)

❁......"مَیں زمین کی باتیں نہیں کہتا کیونکہ مَیں زمین سے نہیں ہوں بلکہ مَیں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے"۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21صفحہ427)

❁......اسی طرح فرماتے ہیں: "اور قریب ہے کہ مَیں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر مَیں دیکھ رہا ہوں **میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے"۔**

(ازالہٴ اوہام۔ روحانی خزائن جلد سوم صفحہ403)

❁......نیز فرمایا: "غرض پیغمبروں نے نشان تو دکھائے مگر پھر بھی بے ایمانوں سے مخفی رہے۔ ایسا ہی یہ عاجز بھی خالی نہیں آیا بلکہ مُردوں کے زندہ ہونے کے لئے بہت سا آب حیات خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو بھی دیا ہے۔ بیشک جو شخص اس میں سے پئے گا زندہ ہو جائے گا۔

بلاشبہ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ **اگر میرے کلام سے مُردے زندہ نہ ہوں اور اندھے آنکھیں نہ کھولیں اور مجذوم صاف نہ ہوں تو مَیں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا۔**...... خدا تعالیٰ کے راستباز بندے دنیا میں اس لئے نہیں آتے کہ لوگوں کو تماشے دکھلائیں بلکہ اصل مطلب ان کا جذب الی اللہ ہوتا ہے اور آخرکار وہ اسی قوت قدسیہ کی وجہ سے شناخت کئے جاتے ہیں"۔

(ازالۂ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3صفحہ334-335)

❁......اسی سلسلہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے: "تیرے کلام میں جو تیرے منہ سے نکلتا ہے برکت رکھی جاتی ہے کیونکہ وہ تیرے منہ سے نکلتا ہے"۔ (تذکرہ جدید ایڈیشن صفحہ168)

تحریر میں قوت قدسیہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میں جو جذب، کشش اور قوت قدسیہ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی اس بارہ میں خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

❁......"مَیں تو ایک حرف بھی نہیں لکھ سکتا اگر خدا تعالیٰ کی طاقت میرے ساتھ نہ ہو۔ بارہا لکھتے لکھتے دیکھا ہے ایک خدا کی روح ہے جو تیر رہی ہے۔ قلم تھک جایا کرتی ہے مگر اندر جوش نہیں تھکتا۔ طبیعت محسوس کیا کرتی ہے کہ ایک ایک حرف خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے"۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ483)

❁......"میرے پیارے دوستو! مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدا تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کے لئے بخشا ہے اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان وعرفان کے لئے مجھے عطا کی گئی ہے۔ اس معرفت کی آپ کو اور آپ کی ذرّیت کو نہایت ضرورت ہے سو مَیں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ...... جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے اُن علوم اور برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں"۔

(ازالہٴ اوہام۔ روحانی خزائن جلد سوم صفحہ516)

❁......"ہمارا مدعا یہ ہونا چاہئے کہ ہماری دینی تالیفات جو جواہرات تحقیق اور تدقیق سے پُر اور حق کے طالبوں کو راہ راست پر کھینچنے والی ہیں جلدی سے اور نیز کثرت سے ایسے لوگوں کو پہنچ جائیں جو بُری تعلیموں سے متاثر ہو کر مُہلک بیماریوں میں گرفتار یا قریب قریب موت کے پہنچ گئے ہیں اور ہر وقت یہ امر ہماری مدنظر رہنا چاہئے کہ جس ملک کی موجودہ حالت ضلالت کے سمّ قاتل سے نہایت خطرہ میں پڑ گئی ہو بلاتوقف ہماری کتابیں اس ملک میں پھیل جائیں اور ہر ایک متلاشی حق کے ہاتھ میں وہ کتابیں نظر آویں"۔

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد سوم صفحہ27)

❁......اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سلطان القلم اور میرے قلم کو ذوالفقار علی فرمایا"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 151 جدید ایڈیشن)

اپنی کتب ورسائل کے بارہ میں فرماتے ہیں:

❁......"یہ رسائل جو لکھے گئے ہیں تائید الٰہی سے لکھے گئے ہیں۔ مَیں ان کا نام وحی اور الہام تو نہیں رکھتا مگر یہ تو ضرور کہتا ہوں کہ **خدا تعالیٰ کی خاص اور خارق عادت تائید نے یہ رسالے میرے ہاتھ سے نکلوائے ہیں"۔**

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد 8صفحہ415-416)

❁......"ایسا ہی طلوع شمس کا جو مغرب کی طرف سے ہوگا ہم اس پر بہرحال ایمان لاتے ہیں لیکن اس عاجز پر جو ایک رؤیا میں ظاہر کیا گیا وہ یہ ہے جو مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ممالک مغربی جو قدیم سے ظلمت کفر وضلالت میں ہیں آفتاب صداقت سے منور کئے جائیں گے اور ان کو اسلام سے حصہ ملے گا۔ اور مَیں نے دیکھا کہ مَیں شہر لنڈن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلّل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں بعد اس کے مَیں نے بہت سے پرندے پکڑے......اور ان کے رنگ سفید تھے......سو مَیں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ اگرچہ مَیں نہیں مگر میری تحریریں ان لوگوں میں پھیلیں گی اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کا شکار ہو جائیں گے"۔

(ازالۂ اوہام۔ روحانی خزائن جلد3صفحہ 376-377)

❁......اس حکیم وقدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا اور دنیا کو حق اور راستی کی طرف کھینچنے کے لئے کئی شاخوں پر امر تائید حق اور اشاعت اسلام کو منقسم کر دیا۔ چنانچہ منجملہ ان شاخوں کے ایک شاخ تالیف وتصنیف کا سلسلہ ہے جس کا اہتمام اس عاجز کے سپرد کیا گیا اور وہ معارف ودقائق سکھلائے گئے جو انسان کی طاقت سے نہیں بلکہ صرف خدا تعالیٰ کی طاقت سے معلوم ہو سکتے ہیں اور انسانی

تکلّف سے نہیں بلکہ روح القدس کی تعلیم سے مشکلات حل کردیئے گئے‘‘۔

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد سوم صفحہ 12-11)

❁......’’اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ مَیں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اُتروں اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں‘‘۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ38)

ان حوالہ جات سے روز روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ آپ کی تحریرات میں وہ عظیم الشان قوت قدسیہ ہے کہ جو تمام دلوں میں پاک روحانی انقلاب برپا کرنے کی زبردست طاقت وصلاحیت رکھتی ہے خواہ وہ دل ایشیا کے ہوں یا یورپ کے، خواہ چین کے ہوں یا جاپان کے اور خواہ وہ دل افریقہ کے ہوں یا امریکہ کے، ہندوستان کے ہوں یا پاکستان کے۔

❁......حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ آپ کی ان انقلاب انگیز تحریرات کے بارہ میں جماعت کو نصائح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’اب مَیں تم سے پوچھتا ہوں کہ تم نے مرزا صاحب کو امام مانا، صادق سمجھا، بہت اچھا کیا۔لیکن کیا اس غرض وغایت کو سمجھا کہ امام کیوں آیا ہے؟......اس کی غرض اس کا مقصد میری تقریروں سے یا مولوی عبدالکریم کے خطبوں سے یا کسی اور کی مضمون نویسیوں سے معلوم نہیں ہوسکتی اور نہ ہم اس غرض اور مقصد کو پورے طور پر بیان کرنے کی قدرت رکھتے ہیں اور نہ ہمارے بیان میں وہ زور اور اثر ہوسکتا ہے جو خود اس رسالت کے لانے والے کے بیان میں ہے‘‘۔

(حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ314)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں میں الٰہی جلال ہے اور وہ تصنّع سے بالا ہے‘‘۔

(الفضل6/مارچ 1999ء)

❁......پھر فرمایا: ’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا طرزتحریر بھی جداگانہ ہے......اس کے اندر ایک ایسا جذب اور کشش پائی جاتی ہے کہ جوں جوں انسان اسے پڑھتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ الفاظ سے بجلی کی تاریں نکل کر جسم کے گرد لپٹتی جارہی ہیں اور جس طرح جب ایک زمیندار گھاس لپیٹتا جاتا ہے اس طرح معلوم ہوتا ہے حضرت مسیح موعودؑ کی تحریر انسانوں کے قلوب کو اپنے ساتھ لپیٹتی جارہی ہے‘‘۔

(الفضل6/مارچ 1999ء)

❁......**’’جو کتابیں ایک ایسے شخص نے لکھی ہوں جس پر فرشتے نازل ہوتے تھے ان کے پڑھنے سے بھی ملائکہ نازل ہوتے ہیں۔** چنانچہ حضرت صاحب کی کتابیں جو شخص پڑھے گا اس پر فرشتے نازل ہوں گے......اور جب پڑھو جب ہی خاص نکات اور برکات کا نزول ہوتا ہے۔......تو حضرت صاحب کی کتابیں بھی خاص فیضان رکھتی ہیں۔ان کا پڑھنا بھی ملائکہ سے فیضان حاصل کرنے کا ذریعہ ہے‘‘۔

(انوارالعلوم جلد 5صفحہ560)

اب چلتے ہیں دیارِ غیر میں کہ انہوں نے آپ کے کلام وتحریرات اور کتب کو کس نظر سے دیکھا اور کیا محسوس کیا۔اور پھر کس رنگ میں اپنی رائے کا اظہار کیا۔

چنانچہ اس ضمن میں میرزا حیرت دہلوی صاحب جو کہ مشہور ایڈیٹر تھے دہلی کے اخبار ’’کرزن گزٹ‘‘ کے وہ حضور اقدس کی تحریرات کے بارہ میں یوں خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ:

❁......’’اگرچہ مرحوم پنجابی تھا **مگر اس کے قلم میں اس قدر قوت تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ بلندیٔ ہند میں بھی اس قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں**......اس کا پُرزور لٹریچر اپنی شان میں بالکل نرالا ہے اور واقعی اس کی بعض عبارتیں پڑھنے سے ایک وجد کی سی حالت طاری ہوجاتی ہے‘‘۔

(کرزن گزٹ دہلی یکم جون 1908ء)

اسی طرح غیر از جماعت اخبار ’’وکیل‘‘ کے ایڈیٹر نے یوں اپنا اعترافِ حقیقت صفحہ قرطاس پر بیان کیا۔

❁......’’**وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو**۔وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی۔......**میرزا صاحب کا لٹریچر......قبول عام کی سند حاصل کرچکا ہے......اس لٹریچر کی قدروعظمت......ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے**‘‘۔

(اخبار وکیل جون 1908ء)

❁......مولوی شجاع اللہ خان صاحب اخبار ’ملت‘ لاہور کے ایڈیٹر نے یوں خراج تحسین پیش کیا۔’’**مرزا غلام احمد مرحوم کا قلم سحر تھا۔......جس قدر اثر اس کی تحریر نے مذہبی دنیا میں پھیلایا اس کے لحاظ سے اُسے ’’سلطان القلم‘‘ کہنے میں کوئی تردّد نہیں ہوسکتا۔**......دشمنان اسلام کی کمریں توڑ ڈالیں......اور ہر ایک کو چوکڑی بھول گئی‘‘۔

(بحوالہ الحکم قادیان 7/جنوری 1918ء)

❁...... اخبار ’’صادق الاخبار‘‘ ریواڑی جون 1908ء نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر وتقریر پر یوں زبردست خراج تحسین پیش کیا۔

’’مرزا صاحب نے اپنی پُرزور تقاریر اور شاندار تصانیف سے مخالفین اسلام کو ان کے لچر اعتراضات کے دندان شکن جواب دے کر ہمیشہ کے لئے ساکت کردیا ہے۔اور ثابت کردکھایا ہے کہ حق حق ہی ہے‘‘۔

قوت قدسیہ کے ذریعہ شفاء

خدا کے مامورین، مقربین اور مرسلین کی یہ بھی ایک خاصیت ہے کہ وہ اپنی عظیم الشان اور بے نظیر قوت قدسیہ کے ذریعہ جہاں روحانی بیماریوں سے شفاء کا موجب ہوتے ہیں وہاں جسمانی بیماریوں اور ظاہری مشکلات سے بھی نجات اور شفاء کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔اس بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’انسانوں کو اپنی دعا اور توجہ سے مشکلات سے رہائی دینا، بیماریوں سے صاف کرنا............سو اس میں بھی میں کمال دعوے سے کہتا ہوں کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے میری ہمت اور توجہ اور دعا سے لوگوں پر برکات ظاہر کی ہیں اس کی نظیر دوسروں میں ہرگز نہیں ملے گی............**جو دنیا کی مشکلات کے لئے میری دعائیں قبول ہوسکتی ہیں دوسروں کی ہرگز نہیں ہو سکتیں**............اگر تمام لوگ میرے مقابل پر اٹھیں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے میرا ہی پلہ بھاری ہوگا‘‘۔

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ406-407)

نیز فرمایا:۔

’’ایسا ہی ان کے ہاتھوں میں اور پیروں میں اور تمام بدن میں ایک برکت دی جاتی ہے جس کی وجہ سے......**اکثر اوقات کسی شخص کو چھونا یا اس کو ہاتھ لگانا اس کے امراض روحانی یا جسمانی کے ازالہ کا موجب ٹھہرتا ہے**‘‘۔

(حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن جلد 22صفحہ 19)

اس ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال بیان کر کے پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی ذاتی مثالیں بیان کی جائیں گی۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس قوت قدسیہ کا ذکر کرتے ہوئے (جو ہاتھ کے لمس کے ذریعہ سے ظاہر ہوئیں) فرماتے ہیں:۔

’’ہمارے سید و مولیٰ سید الرسل حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں ایک سنگریزوں کی مٹھی کفار پر چلائی اور وہ مٹھی کسی دعا کے ذریعہ سے نہیں بلکہ خود اپنی روحانی طاقت سے چلائی............ایسا خارق عادت اس کا اثر پڑا کہ کوئی ان میں سے ایسا نہ رہا کہ جس کی آنکھ پر اس کا اثر نہ پہنچا ہو اور وہ سب اندھوں کی طرح ہوگئے............ایسا ہی دوسرا معجزہ آنحضرت کا جو شق القمر ہے اسی الٰہی طاقت سے ظہور میں آیا تھا کوئی دعا اس کے ساتھ شامل نہ تھی۔کیونکہ وہ صرف انگلی کے اشارہ سے جو الٰہی طاقت سے بھری ہوئی تھی وقوع میں آگیا تھا۔اور بھی بہت سے معجزات ہیں جو صرف ذاتی اقتدار کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھلائے جن کے ساتھ کوئی دعا نہ تھی............کئی دفعہ دو چار روٹیوں پر ہاتھ رکھنے سے ہزارہا بھوکوں پیاسوں کا ان سے شکم سیر کردیا۔بعض اوقات سخت مجروحوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر ان کو اچھا کردیا اور بعض اوقات آنکھوں کو جن کے ڈیلے............باہر جاپڑے تھے اپنے ہاتھ کی برکت سے پھر درست کردیا۔ایسا ہی اور بھی بہت سے کام اپنے ذاتی اقتدار سے کئے جن کے ساتھ ایک چھپی ہوئی طاقت الٰہی مخلوط تھی‘‘۔

(آئینہ کمالات اسلام۔روحانی خزائن جلد 5 صفحہ66,65)

❁......اپنی ذاتی مثالیں بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

’’اسی طرح بہت سے صورتیں پیش آئیں جو محض دعا اور توجہ سے خدا تعالیٰ نے بیماروں کو اچھا کردیا جن کا شمار کرنا مشکل ہے............میرا لڑکا مبارک احمد خسرہ کی بیماری سے گھبراہٹ اور اضطراب میں تھا، ایک رات تو شام سے صبح تک تڑپ تڑپ کر اس نے بسر کی اور ایک دم نیند نہ آئی۔اور دوسری رات میں اس سے سخت تر آثار ظاہر ہوئے اور بے ہوشی میں اپنی بوٹیاں توڑتا تھا اور ہذیان کرتا تھا اور ایک سخت خارش بدن میں تھی۔اس وقت میرا دل دردمند ہوا اور الہام ہوا کہ اس کے بستر پر چوہوں کی شکل پر بہت سے جانور پڑے ہیں اور وہ اس کو کاٹ رہے ہیں اور ایک شخص اٹھا اور اس نے تمام وہ جانور اکٹھے کر کے ایک چادر میں باندھ دیئے اور کہا اس کو باہر پھینک آؤ اور پھر وہ کشفی حالت جاتی رہی اور میں نہیں جانتا کہ پہلے وہ کشفی حالت دور ہوئی یا پہلے مرض دور ہوگئی۔اور لڑکا آرام سے فجر تک سویا رہا۔

اور چونکہ خدا تعالیٰ نے اپنی طرف سے یہ خاص معجزہ مجھ کو عطا فرمایا ہے اس لئے میں یقیناً کہتا ہوں کہ اس معجزہ شفاء الامراض کے بارہ میں کوئی شخص روئے زمین پر میرا مقابلہ نہیں کرسکتا اور اگر مقابلہ کا ارادہ کرے تو خدا اس کو شرمندہ کرے گا کیونکہ یہ خاص طور پر مجھ کو موہبت الٰہی ہے جو معجزانہ نشان دکھلانے کے لئے عطا کی گئی ہے............افسوس کہ اس مختصر رسالہ میں گنجائش نہیں ورنہ نظیر کے طور پر بہت سے عجیب واقعات بیان کئے جاتے‘‘(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22صفحہ 91,90)

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یوں تو بہت سے واقعات ہیں جیسا کہ حضور نے اوپر ذکر فرمایا ہے لیکن یہاں ثبوت اور نشان کے طور پر دو واقعات پر ہی اکتفاء کیا جاتا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود تحریر فرمائے ہیں:۔

❁......’’ایک دفعہ طاعون کے زور کے دنوں میں جب قادیان میں بھی طاعون تھی مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے کو سخت بخار ہوگیا اور ان کو ظن غالب ہوا کہ یہ طاعون ہے اور انہوں نے مرنے والوں کی طرح وصیت کردی اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو سب کچھ سمجھا دیا۔اور وہ میرے گھر کے ایک حصہ میں رہتے تھے جس گھر کی نسبت خدا تعالیٰ کا یہ الہام ہے اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّار۔تب میں ان کی عیادت کے لئے گیا اور ان کو پریشان اور گھبراہٹ میں پاکر میں نے ان کو کہا کہ اگر آپ کو طاعون ہوگئی ہے تو پھر میں جھوٹا ہوں اور میرا دعویٰ والہام غلط ہے یہ کہہ کر میں نے ان کی نبض پر ہاتھ لگایا یہ عجیب نمونہ قدرت الٰہی دیکھا کہ **ہاتھ لگانے کے ساتھ ہی ایسا بدن سرد پایا کہ تپ کا نام ونشان نہ تھا**‘‘۔

(حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن جلد 22صفحہ265)

❁......’’ایک دفعہ میرا چھوٹا لڑکا مبارک احمد بیمار ہوگیا۔غشی پر غشی پڑتی تھی اور میں اس کے قریب مکان میں دعا میں مشغول تھا اور کئی عورتیں اس کے پاس بیٹھی تھیں کہ یک دفعہ ایک عورت نے پکار کر کہا کہ اب بس کرو کیونکہ لڑکا فوت ہوگیا۔تب میں اس کے پاس آیا اور اس کے بدن پر ہاتھ رکھا اور خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کی تو دوتین منٹ کے بعد لڑکے کو سانس آنا شروع ہوگیا۔اور نبض بھی محسوس ہوئی اور لڑکا زندہ ہوگیا۔تب مجھے خیال آیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا احیاء موتیٰ بھی اسی قسم کا تھا اور پھر نادانوں نے اس پر حاشیے چڑھادیئے‘‘۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ265)

(باقی آئندہ شمارہ میں)

❁❁❁❁❁❁

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے جماعت احمدیہ پر اتنے غیر معمولی انعامات اور افضال نازل ہو رہے ہیں کہ جن کا شمار ممکن نہیں۔

ان نعمتوں کو حاصل کرنے کے لئے شکر گزاری میں بڑھتے ہوئے ہر احمدی کو دعاؤں کی طرف بہت توجہ دینی چاہئے۔

(اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں سے معمور جلسہ سالانہ U.K کے نہایت کامیاب و بابرکت انعقاد پر احباب جماعت کو شکر گزاری کے مضمون کو اپنانے کی تاکیدی نصیحت)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 4/اگست 2006ء بمطابق 4/ظہور 1385 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

﴿كَمَآ اَرْسَلْنَافِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّالَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ- فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ﴾

(سورۃ البقرہ آیت نمبر 152، 153)

جلسے کے بعد جو پہلا جمعہ آتا ہے اس کے خطبے میں، جلسہ سالانہ جو بخیر و خوبی اختتام تک پہنچتا ہے اور اس میں جو اللہ تعالیٰ کی برکات شامل ہوتی ہیں، اس میں جو اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں سے نوازتا ہے، اس کا ذکر کیا جاتا ہے۔ شکر کے مضمون پر کچھ بیان کیا جاتا ہے۔ سو اس لحاظ سے آج کا خطبہ بھی اسی شکر کے مضمون پر ہے۔

اللہ تعالیٰ کے جماعت احمدیہ پر اتنے غیر معمولی انعامات اور افضال نازل ہو رہے ہیں کہ جن کا شمار ممکن نہیں، ہر لمحہ، ہر قدم پر ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدے کے مطابق اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے نظر آتے ہیں۔ جلسے کے دوسرے دن کی تقریر میں میں نے کچھ کا ذکر کیا تھا کیونکہ سب کا ذکر کرنا ممکن نہیں تھا، بہر حال وہ ذکر اور واقعات آہستہ آہستہ چھپتے رہیں گے۔ اس وقت میں صرف ان باتوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں جن کا تعلق اللہ تعالیٰ کے شکر کے ساتھ ساتھ بندوں کا شکریہ ادا کرنے سے بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا یہ ارشاد ہمیشہ ہر ایک کو پیش نظر رکھنا چاہئے، ہر اس شخص کو جسے آپ ﷺ کے حکموں پر عمل کرنے کی سچی تڑپ ہے، جو یہ چاہتا ہے کہ میری دنیا و عاقبت سنور جائے، جو اس یقین پر قائم ہے کہ آپ ﷺ کی باتیں دراصل خدا کے منہ کی باتیں ہیں۔ آپؐ فرماتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مَنْ لَا يَشْكُرُالنَّاسَ لَا يَشْكُرُاللّٰهَ یعنی جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکریہ ادا نہیں کرتا۔

(سنن ترمذی کتاب البر و الصلہ باب فی الشکر لمن احسن الیک)

پس اس لحاظ سے سب سے پہلے تو میں اس علاقے کے لوگوں اور لوکل کونسل کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے ان حالات کے باوجود اور ان خبروں کے باوجود جو اُن کو ہمارے بارے میں غلط رنگ میں پہنچائی گئی تھیں اور جس کی وجہ سے وہاں کے رہنے والے لوگ بڑے پریشان تھے کہ احمدی آ رہے ہیں تو پتہ نہیں کس قسم کا گند یہاں ہو جائے گا۔ اور اسلام کے خلاف جو غلط پروپیگنڈا کرنے کی وجہ سے عام طور پر عوام کے ذہنوں میں ان مغربی ممالک میں یہ تصور قائم ہے کہ مسلمان کا مطلب ہی دہشت گردی ہے یہ لوگ بہت زیادہ خوفزدہ تھے لیکن بہر حال اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کی حالت بدلی اور کچھ رابطوں اور تعلقات اور میٹنگز، اور جیسا کہ میں نے جلسہ سے پہلے بھی بتایا، تھا چیریٹی واک وغیرہ کی وجہ سے ان کے شبہات دور ہوئے اور پھر انہوں نے بلاوجہ سختی اور ضد نہیں دکھائی اور اس علاقے کی تقریباً تمام آبادی اگر ہمارے حق میں نہیں ہوئی تو کم از کم مخالفت چھوڑ دی اور یہ دیکھنے پر آمادہ ہو گئے کہ دیکھیں یہ لوگ کس طرح اپنا آپ ظاہر کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو بھی جلسہ کے ماحول میں آئے یا اس سڑک سے بھی گزرے جو ہمارے جلسہ گاہ کے سامنے سے گزرتی ہے تو اس بات کا برملا اظہار کیا کہ ہم جس بات سے ڈرتے تھے اور کونسل کی جلسہ منعقد کرنے کی اجازت کے بعد بھی ہمیں بعض لوگوں نے آپ لوگوں کے بارے میں جن باتوں سے ڈرایا ہوا تھا آپ لوگ تو اس سے بالکل مختلف نکلے۔ پس یہ لوگ حقیقت پسند بھی ہیں اچھی بات کی تعریف بھی کر دیتے ہیں۔ انہوں نے کھل کر تعریف بھی کی اس لئے ہم بھی شکر گزاری کے جذبات کی وجہ سے ان لوگوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اس جگہ میں جلسہ منعقد کرنے میں نہ صرف روک بننے سے پرہیز کیا بلکہ جب حقیقت کھل گئی تو تعریف بھی کی۔ اس لئے ایک تو ہماری انتظامیہ کو چاہئے کہ کونسل کو اور لوگوں کے نمائندوں کو بھی اس تعاون پر تحریراً شکریہ ادا کریں، خط لکھیں ویسے تو مجھے امید ہے کہ لکھ دیا ہوگا اگر نہیں تو اب لکھ دیں گے۔

پھر جیسا کہ میں نے جلسے پر بھی ذکر کیا تھا یہ زمین ہم نے جس مالک سے لی ہے اس کے سابقہ مالک نے بھی ہمارے ساتھ خوب تعاون کیا اور نہ صرف انہوں نے بلکہ ان کے پورے خاندان نے، مثلاً جو بجری والی سڑک کے کچھ تھوڑے سے حصہ پر بجری ڈال کر سڑک پکی کی گئی تھی اس کو بنانے اور اس پر رولر وغیرہ پھیرنے کے لئے (کافی ہیوی رولر مشینری تھی تاکہ اچھی طرح بجری دبا کر مضبوط سڑک ہو جائے)۔ اس میں ان کی 19 سالہ ایک بیٹی نے بڑا کام کیا اور کئی کئی گھنٹے وہ یہ بھاری مشینری چلاتی رہی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے۔ بلکہ میں تو اس کو کہہ رہا تھا کہ یہ کام ایسا ہے جو بڑا مشکل اور سخت کام تھا کہ شاید بعض مرد بھی نہ کر سکیں۔ غرض کہ یہ سارا خاندان بیوی بچے اور سابق مالک کیتھ، ان کے بوڑھے والد جن کی شاید 70 سال سے زائد عمر ہے اس طرح ایک جذبے سے اور ہم میں گھل مل کر کام کر رہے تھے جیسے کوئی پرانے احمدی بڑے اخلاص سے بھرے ہوئے کام کرتے ہیں۔ تو جہاں تک دوستی نبھانے کا تعلق ہے اور اخلاق کا تعلق ہے، اچھے اخلاق دکھانے کا تعلق ہے اس میں واقعی ان کا عمل متاثر کن تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کی دین کی آنکھ بھی روشن کرے اور سچائی کو پہچان کر وہ اپنے اخلاص میں بھی بڑھ جائیں۔ دینی اخلاص میں بھی بڑھ جائیں۔ تو یہ دعا بھی ان لوگوں کے لئے ضروری ہے کہ یہ بھی شکر گزاری کے جذبات کا ایک عمدہ اور اعلیٰ اظہار ہے۔

پھر مسٹر کیتھ نے علاقے کے لوگوں اور کونسل کو ہمارا جلسہ منعقد کرنے کی اجازت اور اس کے لئے راہ ہموار کرنے میں بڑا کردار ادا کیا ہے۔ ایک ایک ہمسائے کے پاس گئے، ان کو بتایا کہ جو مختصر عرصے میں میں نے ان لوگوں کو سمجھا ہے یہ وہ نہیں ہیں جو تم سمجھ رہے ہو۔ یہ لوگ تو کچھ اور ہی چیز ہیں۔ تو ان لوگوں اور اس فیملی کے ہم بہر حال شکر گزار ہیں ورنہ ان کو کیا پڑی تھی، زمین بیچ کر ایک طرف بیٹھ جاتے کہ تم جانو اور

تمہارا کام جانے ہم نے تمہاری وکالت کرنے اور راہ ہموار کرنے کی کوئی ذمہ داری تو نہیں لی ہوئی، زمین پیچنی تھی بیچ دی۔ تو یہ ان کا بہت بڑا اخلق ہے، اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔

اور اللہ کے فضل سے ایسا پُر امن ماحول رہا کہ پولیس جو ٹریفک کے لئے آئی ہوئی تھی وہ بھی دیکھ کر حیران تھی کہ کس طرح ٹریفک کنٹرول ہو رہا ہے۔ بلکہ انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ تمہارے خدام تو اس طرح ٹریفک کنٹرول کر رہے ہیں جس طرح انہوں نے پولیس کی ٹریننگ لی ہوتی ہے۔ چند گھنٹے کے بعد وہ ایک طرف ہو کر بیٹھ گئے تھے۔ بہر حال ہر جگہ سے ان کو اچھا تاثر ملا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کامیاب ہوا۔

پھر ہمارے والنٹیئرز شکریہ کے مستحق ہیں، یہ بھی اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ دنیائے احمدیت میں جہاں بھی چلے جائیں یہ کام کرنے والے کارکن میسر آ جاتے ہیں جو لگا تار کئی کئی گھنٹے ڈیوٹی دیتے ہیں اور یہی حال یہاں اس جلسہ میں بھی ہم نے دیکھا۔ اگر تھکتے بھی ہیں تو اظہار نہیں کرتے۔ اکثر کی ڈیوٹیاں ان کے پیشوں اور بعض کی ان کے مزاج سے بھی مختلف ہوتی ہیں۔ لیکن مجال ہے جو ماتھے پر بل آئے۔ بڑی خوش اسلوبی سے اپنی ڈیوٹی ادا کرتے ہیں۔ ان میں بچے بھی ہیں، جوان بھی ہیں، بوڑھے بھی ہیں، عورتیں بھی ہیں، بچیاں بھی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے عمومی طور پر مجھے ان کارکنان کے اچھے کام کی تعریف ہی لوگوں نے لکھی ہے، جو شامل بھی ہوئے تھے اور جو کام کرنے والے بھی تھے۔ بعض سر پھروں کی وجہ سے اِکّا دُکّا واقعات ہو جاتے ہیں، جہاں اپنے مزاج کی وجہ سے بعض کارکن ماحول کو خراب کر دیتے ہیں اور باوجود سمجھانے کے اپنے اختیارات سے تجاوز کر جاتے ہیں، تو انتظامیہ کو چاہئے کہ ایسے کارکن یا کارکنات جو ہیں ان کی ڈیوٹی ایسی جگہوں پر نہ لگائیں جو پبلک ڈیلنگ (Public dealing) کی جگہ ہو۔ لیکن بہر حال جیسا کہ میں نے کہا عمومی طور پر ڈیوٹیوں کے معیار لڑکیوں کے، لڑکوں کے، عورتوں مردوں کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھے رہے اور یقیناً وہ سب شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے، ان کے اخلاص و وفا کو بڑھائے، ان میں یہ روح مزید بڑھاتا چلا جائے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنی یہ ڈیوٹیاں ہمیشہ سرانجام دینی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دیگر احکامات پر بھی عمل کرتے ہوئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی تلاش میں رہنا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جو خطوط اور فیکسیں مجھے آئی ہیں، تمام دنیا نے ان سب کام کرنے والوں کو بڑی دعائیں دی ہیں۔ اس نئی جگہ پر جو پہلے جلسے کا انعقاد ہوا ہے، بہت سی سہولیات میسر نہیں تھیں۔ فوری طور پر تھوڑے وقت میں کام شروع کیا گیا اور شروع میں کام کرنے والی ٹیموں نے بڑی محنت سے اس جگہ کو اس قابل بنایا جس میں پانی کی سپلائی اور سیوریج وغیرہ کے پائپ ڈالنے کا کام تھا اور ایک کافی بڑی جگہ پر وسیع رقبے پر اب تقریباً مستقل یہ سہولت مہیا ہو گئی ہے جو آئندہ بھی انشاء اللہ کام آتی رہے گی۔ ان سب کام کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ جزا دے جنہوں نے یہ کام کیا۔ یہ سب کارکنان جیسا کہ میں نے کہا سب دنیا کے احمدیوں کی دعائیں لے رہے ہیں۔

پھر تمام دنیا کے احمدیوں کو جلسہ میں براہ راست شامل کرنے میں جو کردار ایم ٹی اے کے کارکنان ادا کرتے ہیں وہ سب پر ظاہر ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے اپنے والنٹیئرز بھی اس قابل ہو گئے ہیں کہ پیشہ ورانہ مہارت کے ساتھ تمام نظارے دنیا تک پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں اور سوائے اس کے جو براہ راست شامل ہونے کی برکت ہے اور ایسے جذبات ابھرتے ہیں جو ٹیلیویژن پر دیکھ کر شاید نہ ابھرتے ہوں، اس کے علاوہ جہاں تک انسانی کوششوں کے اندر رہتے ہوئے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ جلسے کے ماحول کو دکھانے اور اس میں جذب کرنے کا سوال ہے، میرے خیال میں شاید 19، 20 کی کوئی کمی رہتی ہو تو رہتی ہو ورنہ دنیا کا ہر احمدی گھر جلسہ گاہ کی تصویر بنا ہوتا ہے۔ بعض لوگ تو اپنے خاندان کو اکٹھا کر لیتے ہیں اور جلسے کا سماں ان کے گھروں میں بندھا ہوتا ہے۔ اور بعض لوگ ان دنوں میں یہ بھی کوشش کرتے ہیں کہ کھانا بھی وہی پکائیں جو ہمارے جلسہ کے دنوں میں لنگر خانہ میں پک رہا ہوتا ہے۔ بہر حال ان ایم ٹی اے کے کارکنوں کے تمام دنیا کے احمدی شکر گزار ہیں۔ سامنے سکرین پر آنے والے کارکنوں کے علاوہ بے شمار کارکنات، بچیاں، عورتیں اور دوسرے رضا کار ہیں جو بڑے اخلاص و وفا سے یہ کام کر رہے ہوتے ہیں۔ آپ سب دیکھنے والے ان کے لئے دعا تو کر رہے ہیں اور کرتے ہوں گے، ان کے لئے ہمیشہ دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص و وفا اور طاقتوں اور صلاحیتوں کو ہمیشہ بڑھاتا چلا جائے اور ان سب لوگوں کے لئے شکریہ کے جذبات کے ساتھ ہمیں بھی یہ توفیق دے کہ ہم بھی حقیقی شکر گزار اس ذات کے بنیں جو اپنے مسیح و مہدی سے کئے گئے وعدوں کے مطابق خود وہ حالات پیدا کر رہا ہے جن میں اگر ہم غور کریں تو پتہ چلے گا کہ کسی انسانی کوشش کا عمل دخل نہیں۔ ایسے حالات جس سے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت ہر لحظہ نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے بلکہ اعلان فرمایا ہے کہ اے میرے بندو! اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش تم پر ہمیشہ پڑتی رہے بلکہ پہلے سے بڑھ کر پڑے تو ہمیشہ اس کے لئے یہ نسخہ یاد رکھو کہ میرے شکر گزار بنو۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے ﴿وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ﴾ (سورۃ ابراھیم:8) یعنی اور جب تمہارے رب نے یہ اعلان کیا کہ اگر شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں ضرور بڑھاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں توفیق دیتا چلا جائے کہ ہم اس کے شکر گزار بنیں اور اس کی نعمتوں سے حصہ پاتے چلے جائیں اور شکر صرف منہ زبانی کا شکر نہیں ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کر کے جو ہمارے شکر کی عملی تصویر ہے وہ سامنے آئے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بے شمار جگہ ہمیں اس مضمون کی طرف توجہ دلائی ہے کہ شکر گزار بنو، کہیں فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری غلطیوں کو معاف کرتا ہے اس بات کو تمہیں شکر گزاری میں بڑھانا چاہئے، کہیں اپنے فضلوں کی طرف توجہ دلا کر شکر گزار بننے کی طرف توجہ دلائی، کہیں تنگیوں کو دور کرنے کی وجہ سے شکر گزاری کی طرف توجہ دلاتا ہے، کہیں فرماتا ہے کہ میں نے تم پر جو تعلیم اتاری ہے اس کی وجہ سے بھی تم شکر گزاری میں بڑھو، کہیں فرماتا ہے کہ میں نے تمہیں طوفانوں اور تکلیفوں سے آزاد کیا ہے اس پر شکر گزار بندے بنو، میرے انعاموں کی اگر صحیح قدر ہے تو شکر گزار بنو۔ غرض کہ مختلف حالات کے حوالے سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر میرے صحیح عبد بننا چاہتے ہو تو شکر گزار بنو تا کہ مزید فضل بڑھاؤں۔ اور اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کیا ہے؟ کہ اس کے عبادت گزار بندے بنیں، اس کے حکموں پر عمل کریں۔ جیسا کہ فرماتا ہے ﴿بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَ كُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ﴾ (سورۃ الزمر:67) یعنی بلکہ اللہ ہی کی عبادت کر اور شکر گزاروں میں سے ہو جا۔ پس شکر گزاری کی جو معراج ہے، یہی ہے کہ اللہ کی عبادت کی جائے اور اس عبادت کے طریقے ہمیں اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنی یہ تعلیم اتاری ہے۔ آپؐ کا عمل کیا تھا؟ یہ کہ ساری ساری رات اس مچھلی کی طرح تڑپتے رہتے تھے جو پانی سے باہر ہو۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کر رہے ہیں، اس کی بخشش طلب کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کی حمد اور تعریف کر رہے ہیں، جب پوچھا جاتا ہے کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے تو اگلے پچھلے گناہ سب معاف ہو چکے ہیں۔ پھر آپؐ کیوں اتنا تڑپتے ہیں، تو جواب ملتا ہے کہ میں اس انعام پر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ:۔

"احمق حقیقت سے ناآشنا استغفار کے لفظ پر اعتراض کرتے ہیں ان کو معلوم نہیں کہ جس قدر یہ لفظ پیارا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اندرونی پاکیزگی پر دلیل ہے، وہ ہمارے وہم و گمان سے بھی پرے ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ عاشقِ رضا ہیں اور اس میں بڑی بلند پروازی کے ساتھ ترقیات کر رہے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کے احسانات کا تصور کرتے ہیں اور اظہارِ شکر سے قاصر پا کر تدارک کرتے ہیں۔ یہ کیفیت ہم کس طرح ان عقل کے اندھوں اور مجذوم القلب لوگوں کو سمجھائیں، ان پر وارد ہو تو وہ سمجھیں۔ جب ایسی حالت ہوتی ہے احسانات الٰہیہ کی کثرت آ کر اپنا غلبہ کرتی ہے تو روح محبت سے پُر ہو جاتی ہے اور وہ اچھل اچھل کر استغفار کے ذریعہ اپنے قصورِ شکر کا تدارک کرتی ہے۔ یہ لوگ خشک منطق کی طرح اتنا ہی نہیں چاہتے کہ وہ قویٰ جن سے کوئی کمزوری یا غفلت صادر ہو سکتی ہے وہ ظاہر نہ ہوں۔ نہیں وہ ان قویٰ پر تو فتح حاصل کئے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ تو اللہ تعالیٰ کے احسانات کا تصور کر کے استغفار کرتے ہیں کہ شکر نہیں کر سکتے۔ یہ ایک لطیف اور اعلیٰ مقام ہے جس کی حقیقت سے دوسرے لوگ ناآشنا ہیں، اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے حیوانات، گدھے وغیرہ انسانیت کی حقیقت سے بے خبر اور ناواقف ہیں"۔ یعنی وہ لوگ جن کو اس مقام کا نہیں پتہ۔ "اسی طرح پر انبیاء و رسل کے تعلقات اور ان کے مقام کی حقیقت سے دوسرے لوگ کیا اطلاع رکھ سکتے ہیں۔ یہ بڑے ہی لطیف ہوتے ہیں اور جس جس قدر محبت ذاتی بڑھتی جاتی ہے اسی قدر یہ اور بھی لطیف ہوتے جاتے ہیں"۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 632، 633، جدید ایڈیشن)

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ لَكَ شَاكِرًا لَّكَ ذَاكِرًا یعنی اے میرے اللہ تو مجھے اپنے شکریہ بجا لانے والا اور بکثرت ذکر کرنے والا بنا۔ (سنن ابی داؤد کتاب الصلوۃ باب ما یقول الرجل اذا سلم)

پھر آپؐ کے بارے میں ایک اور روایت میں یوں ذکر آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی خوشی پہنچتی تو آپؐ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدے میں گر جاتے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الجہاد باب فی سجود الشکر)

پھر ہمیں نصیحت کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ دعا میں بہت ہی کوشش سے کام لو تو تم یہ کہو کہ اے اللہ اپنے شکر اور اپنے ذکر اور اپنے اچھے طریق سے عبادت کرنے میں ہماری مدد فرما۔ اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰى شُكْرِكَ وَذِكْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ (مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 3 حدیث نمبر 7969)

ایک دوسری روایت میں حضرت معاذ بن جبلؓ سے یہ روایت ہے کہ ان سے بہت محبت کا اظہار کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے آخر میں ان کلمات کو

ادا کرنا کبھی ترک نہ کرنا یعنی اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَ شُکْرِکَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِکَ۔

ایک روایت میں مومن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے معاملہ کے بارے میں آپؐ فرماتے ہیں، یہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے، اس کے تمام معاملے خیر پر مشتمل ہیں اور یہ مقام صرف مومن کو حاصل ہے کہ اگر اسے کوئی خوشی پہنچتی ہے تو یہ اس پر شکر بجالاتا ہے، الحمدللہ پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہے۔ تو یہ امر اس کے لئے خیر کا موجب بن جاتا ہے اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو یہ صبر کرتا ہے تو یہ امر بھی اس کے لئے خیر کا موجب بن جاتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الزھد باب المومن امرہ کلہ خیر)

پس جلسے میں شامل ہونے والے اور کام کرنے والے دونوں اس بات کو یاد رکھیں کہ جہاں وہ یہ دعا کر کے اور صبر کر کے اللہ تعالیٰ سے خیر حاصل کر رہے ہوں گے، کوئی خوشی پہنچے تو الحمدللہ پڑھتے ہیں، تکلیف پہنچے تو صبر کرتے ہیں، آپس میں چھوٹے موٹے واقعات ہوتے رہتے ہیں لیکن ہر صورت میں اللہ تعالیٰ کی رضا کو مدنظر رکھنا چاہئے اور اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہے آپس کے تعلقات میں بھی مضبوط بندھن قائم کر رہے ہوتے ہیں۔ تو اس جلسے میں بھی اگر کوئی جیسا کہ میں نے کہا کہ واقعات ہو گئے ہیں تو اسی طرح عمل کرنا چاہئے، یہی ردعمل ظاہر ہونا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو توفیق دے اور ہر ایک آنحضرت ﷺ کی ان پُر حکمت باتوں کو اپنی زندگیوں کا حصہ بناتے ہوئے ہمیشہ ان پر عمل کرنے والا ہو تا کہ یہ باتیں ہمیں اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی ہوں اور اس کا شکر گزار بندہ بنانے والی ہوں۔

جو آیات میں نے تلاوت کی تھیں ان کا ترجمہ ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْالِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ﴾ کہ پس میرا ذکر کیا کرو میں بھی تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔ پس جب اللہ تعالیٰ اس قدر فضل کرنے والا ہے تو جہاں ہم اس بات کا ہمیشہ شکر کریں کہ اس نے ہمیں توفیق دی کہ ہم آنحضرت ﷺ کی امت میں شامل ہیں اور اس میں شامل ہو کر ان برکات میں شامل ہو رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر اتاری ہیں، اس تعلیم سے حصہ لے رہے ہیں اور لینے کی کوشش کر رہے ہیں جو آپ پر نازل ہوئیں، وہ پر حکمت اور پر معارف باتیں سیکھ رہے ہیں جس سے عرفان الٰہی حاصل ہو، وہاں ہم اس بات پر بھی شکر گزار ہیں کہ ہمیں اس زمانے میں اس بات کی بھی توفیق دی کہ ہمیں آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی جس نے درحقیقت ان پر حکمت باتوں کو ہم پر واضح کیا اور اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کے طریقے سکھائے۔ دنیا کو یہ باتیں اب صرف اور صرف آخرین کے اس امام کے ذریعہ سے ہی مل سکتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان حکمت اور عرفان کی باتوں کو سیکھنے کے لئے ہی جلسے کا آغاز فرمایا تھا۔ پس ان جلسوں کو بھی ہم میں شکر گزاری کے جذبات پیدا کرنے کا باعث بننا چاہئے کیونکہ اس ماحول نے ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بننے کا صحیح فہم اور ادراک عطا کیا۔

ہمیں ان مقررین کا بھی شکر گزار ہونا چاہئے جنہوں نے اس طرف ہماری راہنمائی کی۔ ان کے لئے بھی یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عرفان کو مزید بڑھائے اور سب سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ پر درود بھیجتے ہوئے اس بات کا عہد کرنا چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بنتے ہوئے ان تمام احکامات پر عمل کرنے والے ہوں گے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے ذریعے ہمیں دیئے۔ اور جب ہم یہ معیار حاصل کر لیں گے تو وہ سچے وعدوں والا خدا فرماتا ہے کہ میں تمہیں ہمیشہ یاد رکھوں گا اور تمہیں انعامات سے نوازتا رہوں گا اور جن نعمتوں کو ہم آج بہت سمجھ رہے ہیں، اس سے بھی زیادہ نعمتیں عطا کروں گا۔

پس ان نعمتوں کو حاصل کرنے کے لئے شکر گزاری میں بڑھتے ہوئے ہر احمدی کو دعاؤں کی طرف بہت توجہ دینی چاہئے کیونکہ اس کے فضل کے بغیر شکر گزاری کے جذبات پیدا نہیں ہوتے اور اللہ تعالیٰ کا فضل اس کے حضور جھکے رہنے سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے اس کے حضور جھکتے ہوئے یہ دعائیں مانگنے کی طرف ہر احمدی کو توجہ کرنی چاہئے کہ اے اللہ مجھے تقویٰ اور پرہیزگاری میں بڑھا تا کہ میں تیرا حقیقی عبادت گزار بن جاؤں اور ہمیشہ تیرے فضلوں اور انعاموں کا وارث ٹھہروں۔ اے اللہ! مجھے ہمیشہ قناعت سے رہنے اور ہر حال میں اپنی نعمتوں اور فضلوں کے ذکر سے اپنی زبان کو تر رکھنے کی توفیق عطا فرما تا کہ میں تیرا سب سے زیادہ شکر گزار بندہ بن جاؤں۔ اے اللہ! میرے دل میں دوسروں کے لئے وہی جذبات پیدا کر جن کی میں اپنے لئے دوسروں سے توقع رکھتا ہوں تا کہ حقیقت میں ان لوگوں میں شمار کیا جاؤں جو تیرے مومن بندے ہیں۔ اے اللہ مجھے ہمیشہ اپنے ہمسایوں اور پڑوسیوں سے حسن سلوک کی توفیق عطا فرما تا کہ اس عمل سے تیری رضا کو حاصل کرتے ہوئے حقیقی مسلمان بن سکوں۔ اے اللہ! میرے دل و دماغ میں حکمت اور دانائی کی باتیں پیدا کر، مجھے اپنا عرفان عطا فرما، میرے دل کو مردہ ہونے سے بچا اور پھر مجھے اس بات کی بھی توفیق عطا فرما کہ یہ باتیں مجھے تیرا شکر گزار بندہ بننے میں اور زیادہ بڑھانے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

وصیت۔ ایک خدائی تحریک

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

''وصیت کی تحریک خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور اس کے ساتھ بہت سے انعامات وابستہ ہیں۔ ابھی تک جنہوں نے وصیت نہ کی ہو وہ کر کے اپنے ایمان کے کامل ہونے کا ثبوت دیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے جو شخص وصیت نہیں کرتا مجھے اس کے ایمان میں شبہ ہے۔ **پس وصیت معیار ہے ایمان کے کامل ہونے کا۔ مگر دسویں حصہ کی وصیت اقل ترین معیار ہے۔** یعنی یہ تھوڑے سے تھوڑا حصہ ہے جو وصیت میں دیا جاسکتا ہے۔ مگر مومن کو یہ نہیں چاہئے کہ چھوٹے سے چھوٹے درجہ کا مومن بننے کی کوشش کرے بلکہ بڑے سے بڑے درجہ کا مومن بننا چاہئے۔ یہ درست ہے کہ رشتہ داروں اور لواحقین کو مدنظر رکھ کر کہا گیا ہے کہ 1/3 حصہ سے زیادہ وصیت میں نہ دے۔ لیکن یہ نہیں کیا گیا کہ دسویں حصہ سے زیادہ وصیت نہ دے۔ مگر دیکھا گیا ہے کہ اکثر دوست 1/10 حصہ کی وصیت کرنے پر کفایت کرتے ہیں جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید ان کا خیال ہو کہ وصیت کا مفہوم دسویں حصہ کی وصیت کرنا ہی ہے حالانکہ یہ ادنیٰ مقدار بیان کی گئی ہے اور مومن کے لئے یہی بات مناسب ہے کہ جس قدر زیادہ دے سکے دے۔ ایمان اور مومن کی شان کو مدنظر رکھتے ہوئے تو یہی ہونا چاہئے۔ جو وصیت کرے 1/3 حصہ کی وصیت کرے۔ ہاں جو اتنا حصہ مجبوراً نہ دے سکے وہ اس سے کم دیدے۔ پس اصل وصیت 1/3 حصہ کا نام ہے ہاں جو یہ نہ دے وہ اس سے کم 1/10 حصہ تک دے سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اگر ایک شخص اپنی موت کا نظارہ اپنی آنکھوں کے سامنے لائے اور اپنی حالت پر نظر کرے تو اسے معلوم ہو کہ مجھ سے بے شمار غلطیاں اور کمزوریاں سرزد ہو چکی ہیں اب مرنے کے وقت تو مجھے خدا تعالیٰ سے صلح کر لینی چاہئے۔ یہ خیال کر کے خدا تعالیٰ کی راہ میں سب کچھ دے دینا بھی اس کے لئے دوبھر نہیں ہوسکتا۔ دیکھو جو شخص خود جائداد پیدا کرتا ہے اسے یہ بھی امید رکھنی چاہئے کہ اس کی اولاد بھی ایسی ہی ہوگی کہ جائداد بڑھائے گی۔ **جو شخص اس بات سے ڈرتا ہے کہ ہے کہ اگر مَیں وصیت میں جائداد دے دوں گا تو اولاد کیا کھائے گی وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس کی اولاد نالائق ہوگی۔** ایک شخص جس کے پاس کچھ نہ تھا اس نے کوشش کر کے کئی ہزار کی جائداد پیدا کر لی تو اسے امید رکھنی چاہئے کہ اس کی اولاد اس سے بھی بڑھ کر ترقی کرے گی۔ **اور اس رنگ میں اولاد کی تربیت کرنی چاہئے کہ وہ دنیا میں ترقی کر سکے۔** ورنہ جو اولاد کی اس طرح تربیت نہیں کرتا اور یہ سمجھتا ہے جو کچھ میں نے کمایا ہے اسی پر اولاد کا گزارہ ہوگا وہ اپنی اولاد کو نالائق سمجھتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ بندہ میرے متعلق جیسا خیال کرتا ہے میں ویسا ہی کر دیتا ہوں۔ اگر کسی کو یہ خیال ہو کہ ہماری اولاد نکمی اور نالائق ہوگی ہم جو دے جائیں گے اسی پر اس کا گزارہ ہوگا اسے بڑھا نہیں سکے گی تو خدا تعالیٰ ایسی اولاد سے یہی معاملہ کرے گا کہ اسے نالائق بنا دے گا۔ **لیکن اگر یہ خیال ہو کہ ہماری اولاد ہم سے بھی زیادہ ہوشیار اور قابل ہوگی اور دین کی خدمت کرنے میں ہم سے بھی بڑھ جائے گی تو میں سمجھتا ہوں ایسی اولاد کو خدا تعالیٰ ضائع نہیں کرے گا۔** کسی خدا کے بندہ کا قول ہے کہ کسی سچے مومن کی سات پشتوں تک کسی کو سوال کرتے نہیں دیکھا جائے گا۔

پس وصیت کرتے ہوئے احباب کو یہ بھی خیال رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے جو اعلیٰ حصہ مقرر کیا ہے وہ 1/3 ہے اور ہر مومن کو کوشش کرنی چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ حصہ کی وصیت کرے۔ ہاں اگر اپنی مجبوریوں کی وجہ سے 1/3 حصہ کی نہ کر سکے تو 1/4 حصہ کی کرے۔ اگر 1/4 حصہ کی نہ کر سکے تو 1/5 کی کرے۔ اگر 1/5 حصہ کی نہ کر سکے تو 1/6 حصہ کی کرے۔ اور اگر 1/6 حصہ کی نہ کر سکے تو 1/7 حصہ کی کرے۔ اگر 1/7 حصہ کی نہ کر سکے تو 1/8 حصہ کی کرے۔ اگر 1/8 حصہ کی نہ کر سکے تو 1/9 حصہ کی کرے اور اگر کچھ بھی نہ کر سکے تو 1/10 حصہ کی کرے۔

مَیں امید کرتا ہوں کہ اگر دوست اس رنگ میں اپنے فرائض ادا کریں گے تو خدا کے فضل سے بہت جلد کامیابی حاصل ہوگی۔

(خطبات محمود جلد10 ص67)

(بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ)

❁❁❁❁❁❁❁

خلافت جوبلی دعائیہ پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدسالہ خلافت جوبلی کی کامیابی کے لئے احباب جماعت کو نوافل، روزوں اور دعاؤں کا پروگرام دیا ہوا ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ اس پروگرام کو پابندی سے جاری رکھیں اور ایک دوسرے کو بھی تلقین کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ خلافت کے بابرکت سایہ کو ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

❁❁❁❁❁❁

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ یوکے۔ از صفحہ نمبر 2

دعائے مغفرت

آخری اجلاس سے قبل ان 64 مرحومین کے نام پڑھ کر سنائے گئے جو گزشتہ سال کے دوارن وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّااِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ ان سب کے لئے دعائے مغفرت کی گئی جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کی اغراض و مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بھی بیان فرمایا ہے۔

معزز مہمانوں کے خطابات

ساڑھے تین بجے بعد دوپہر حضور انور کے اختتامی خطاب سے قبل مکرم محترم امیر صاحب یو۔کے کی زیر صدارت ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم فضل احمد صاحب طاہر نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اس کے بعد مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے معزز مہمانان خصوصی نے باری باری خطاب فرمایا۔ ان مہمانوں میں ایک بین المذاہب تنظیم کے صدر، ایک کونسلر، ایک میئر، ایک پاکستانی بیرسٹر پاکستان چیمبر آف کامرس کے چیئرمین، ایک لوکل کونسل کے چیئرمین، قازقستان کے ایک ممبر آف پارلیمنٹ، انگلستان کی ممبر آف پارلیمنٹ، برمنگھم کے ایک علاقہ کے ممبر آف پارلیمنٹ اور انگلستان کے ایک اور علاقہ ہنسلو کے ممبر آف پارلیمنٹ شامل تھے۔

ان سب معزز مہمانوں نے جلسہ میں شمولیت کی دعوت پر شکریہ ادا کیا۔ تمام نے جماعت احمدیہ کو جلسہ سالانہ کی مبارکباد دی اور اس کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ کی زیر نگرانی کام کرنے والی تنظیم Humanity First کے تحت دنیا کے متعدد ممالک میں غریب اور دکھی انسانیت کی مدد کو سراہا اور جماعت کے ماٹو Love for all hatred for none یعنی 'محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں' کی تعریف کی اور کہا کہ جماعت احمدیہ صرف زبان سے ہی اس خوبصورت اصول کو بیان نہیں کرتی بلکہ اپنے عمل سے اس کا ثبوت بھی دیتی ہے۔

اختتامی اجلاس

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 4:40 بجے پر جوش نعروں کی گونج میں مارکی میں تشریف لائے۔ اختتامی خطاب سے قبل مکرم عبدالرزاق شیخ صاحب (لندن) نے تلاوت قرآن کریم کی اور مکرم احمد مبارک صاحب (پاکستان) نے اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ جاپان کے مکرم عصمت اللہ صاحب نے خوش الحانی سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام: 'لوگو سنو کہ زندہ خدا وہ خدا نہیں......'' پیش کیا۔

تعلیمی تمغہ جات کی تقسیم

بعد ازاں برطانیہ اور بعض دیگر ممالک کی مختلف یونیورسٹیز اور میڈیکل کالجز وغیرہ میں امتیاز حاصل کرنے والے 25 طلبہ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے سرٹیفکیٹ، میڈل اور تفسیر صغیر عنایت فرمائے۔

اختتامی خطاب

شام 5:10 بجے حضور انور نے اپنے اختتامی خطاب کا آغاز فرمایا۔ تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے یہ آیت تلاوت فرمائی:۔ ﴿وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ۔ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ۔ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ۔قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ﴾ (آل عمران :82)

اس کے بعد حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم جو آخری شرعی کتاب ہے اسے اللہ تعالیٰ نے اس آخری نبی پر اتارا جو سب نبیوں کے کمالات کے جامع اور خاتم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جب بھی کسی نبی کو مبعوث فرمایا اس کے ساتھ ہی اس کے دشمن بھی پیدا ہو گئے۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ کو بھی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ کی مخالفت صرف مکہ میں نہیں تھی بلکہ دوسرے ملکوں میں بھی پھیل گئی کیونکہ آپ نے اپنا پیغام دوسرے ممالک کے بادشاہوں کو بھی بھیجا۔ شاہ کسریٰ نے بھی سخت مخالفت کا مظاہرہ کیا۔ یہاں تک کہ آپ کو گرفتار کرنے کا حکم صادر فرمایا لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے ارادے میں ناکام کیا۔ چونکہ آنحضرت ﷺ خاتم الرسل تھے اس لئے آپ کی مخالفت بھی سب سے زیادہ ہوئی لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ فرمایا ﴿وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ (المائدۃ:68)۔ کہ اللہ تعالیٰ مخالفین کے حملوں سے تمہیں بچائے گا۔ ابتدائی زندگی سے فتح مکہ تک اور پھر آخر دم تک مخالفتوں اور دشمنیوں کی انتہا کی گئی لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق آپ کی حفاظت فرمائی۔ آپ کے دشمن یا ہلاک ہوئے یا آپ کی غلامی میں آ گئے۔ یا تو وہ آپ کی جان کے دشمن تھے یا آپ پر جان قربان کرنے والے بن گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ (المائدۃ:68) کی حفاظت الٰہی کے وعدہ کے باوجود آنحضرت ﷺ کے دانت شہید ہو جانا یا بعض مواقع پر زخم آ جانا قابل اعتراض نہیں کیونکہ مخالفین آپ کو قتل کرنا چاہتے تھے لیکن نہ کر سکے۔ ہجرت کے وقت آپ کے گھر کا گھیراؤ کیا گیا تا کہ آپ کو قتل کیا جا سکے لیکن دشمن ناکام رہے۔ غار ثور کے سر پر دشمن پہنچ گیا لیکن آپ کا کچھ بگاڑ نہ سکا۔ پس حفاظت کی پیشگوئی کے بعد آپ کا قتل نہ کیا جانا آپ کی صداقت کی زبردست دلیل ہے۔

حضور انور نے فرمایا آج بھی آنحضرت ﷺ کی ذات کو گندے الزامات کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہر زمانہ کے نبی ہیں کیونکہ صرف آپ کی ذات کو ہی الزامات کے لئے چنا جاتا ہے۔ لیکن مایوسی کی کوئی بات نہیں جس قدر مخالفت زیادہ ہو گئی اتنا ہی اسلام کی تبلیغ زیادہ ہو گی۔ اعتراضات کے نہایت مسکت جوابات دے دیئے گئے ہیں۔ آج بھی آپ کے ماننے والے آپ کے علم کلام کی مدد سے دشمنوں کے الزامات کے جوابات دے کر ان کے منہ بند کر رہے ہیں۔ چنانچہ گزشتہ دنوں MTA کے عربی پروگرام میں جب عیسائیوں کے اعتراضات کے مسکت اور ناقابل تردید جوابات دئے گئے تو مخالفین نے راہ فرار اختیار کر لی۔

حضور انور نے فرمایا کہ تورات و انجیل میں کامل تعلیم لانے والے نبی کی آمد کی پیشگوئی کی گئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی ایک کامل نبی آنے والا تھا وہ یہی آنحضرت ﷺ ہیں کیونکہ قرآن کریم نے کامل تعلیم ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ تورات میں دس ہزار قدوسیوں والے نبی کے ظہور کا ذکر موجود ہے۔ یہ بھی آنحضرت ﷺ ہیں کیونکہ فتح مکہ کے موقع پر آپ کے ساتھ دس ہزار صحابہ موجود تھے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہم نے یہ پیغام ساری دنیا تک پہنچانا ہے کہ آنحضرت ﷺ آخری اور کامل شرعی نبی ہیں۔ اس کے بعد حضور انور نے بہت سے یورپین غیر مسلم مصنفین کے حوالہ جات پیش کئے جن میں انہوں نے آنحضرت ﷺ کو خراج تحسین پیش کیا ہے اور آپ کی عظمت کا اقرار کیا ہے۔ ان میں گِبن، گاڈون اور مائیکل ہارٹ جیسے معروف مصنفین شامل ہیں۔ مائکل ہارٹ ایک امریکن مصنف ہے جس نے اپنی کتاب میں آنحضرت ﷺ کو انسانی زندگی پر سب سے زیادہ اثر انداز ہونے والا عظیم وجود قرار دیا۔ باوجود اس کے کہ وہ عیسائی ہے لیکن اس نے حضرت عیسیٰ سے بھی بڑھ کر آنحضرت ﷺ کو قرار دیا۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ اپنے اور ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ انسان جو انسان کامل کہلایا اور کامل نبی تھا اس کے ذریعہ قیامت ظاہر ہوئی اور اس کے ذریعہ مرا ہوا عالم زندہ ہو گیا۔ آخر میں حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرت ﷺ کی کامل تعلیم قرآن کریم کو اپنی زندگیوں پر لاگو کرنے کی توفیق دے اور اس طرح دنیا کے ہر شخص تک اسے پہنچانے کی بھی توفیق دے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو آگے بڑھانے کی توفیق دے اور خدا کرے دنیا میں ہر جگہ اسلام کا جھنڈا الہرانے لگے کیونکہ دنیا کو بچانے کا یہی ایک ذریعہ ہے، یہی ذریعہ دنیا کو ہر قسم کی ہلاکتوں سے بچا کر امن کا گہوارہ بنائے گا۔ حضور انور نے عالم اسلام کے لئے بھی دعا کی تحریک کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہر شر سے بچائے اور دشمنان اسلام سے ان کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔

اس کے بعد حضور انور نے پرسوز اختتامی دعا کروائی اور دعا کے بعد بتایا کہ خدا کے فضل سے اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد 29898 ہے۔ الحمدللہ۔ اس پر تمام حاضرین نے نعرہ تکبیر اللہ اکبر، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، مرزا غلام احمد کی جے، انسانیت زندہ باد، اسلام احمدیت زندہ باد، خلافت احمدیہ زندہ باد، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد کے پرجوش نعرے بلند کئے اور اس کے ساتھ ساتھ ''لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' کا بار بار ورد کیا۔ بعد ازاں حضور انور السلام علیکم کہہ کر مردوں کی مارکی سے تشریف لے گئے اور پھر خواتین کی مارکی میں تشریف لے جا کر خواتین کو السلام علیکم کے ساتھ الوداع کیا۔ خواتین نے بھی اس موقع پر پرجوش اور ایمان افروز اسلامی نعروں کے ساتھ حضور انور کو الوداع کہا۔

اس طرح جماعت احمدیہ برطانیہ کا چالیسواں سالانہ جلسہ خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کی برسات برساتا ہوا اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ علیٰ ذلک۔ اللہ تعالیٰ ان برکات کو تمام شاملین جلسہ کے لئے دائمی فرمادے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

لجنہ اماء اللہ زمبابوے کا دوسرا سالانہ اجتماع

(رخسانہ مظفر۔ صدر لجنہ اماء اللہ زمبابوے)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ زمبابوے کا دوسرا سالانہ اجتماع 26/فروری 2006ء بروز اتوار منعقد کیا گیا۔

تقریباً دس ماہ قبل اجتماع کے لئے نصاب تیار کر کے تقسیم کر دیا گیا تھا جس کی لجنہ و ناصرات تیاری کرتی رہیں۔ ماہانہ اجلاسوں میں اس کا جائزہ لیا جاتا رہا۔

اجتماع سے پانچ ہفتے قبل اجتماع کی تیاری کے لئے ہر اتوار کے روز لجنہ و ناصرات مسجد آتی رہیں۔ تعلیمی نصاب یاد کروانے کی بھرپور کوشش کی گئی۔ کھانے کے لئے ڈیوٹیاں تقسیم کی گئیں اور انعامات کی تیاری کی گئی۔

26/فروری کو اس بابرکت اجتماع کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کا انگریزی اور لوکل زبان سُونا میں ترجمہ کیا گیا۔ پھر عہد دہرایا گیا۔ اس کے بعد حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی نظم ''رکھ پیش نظر وہ وقت بہن......'' خوش الحانی سے پڑھی گئی اور اس کا ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

افتتاحی تقریر میں خاکسارہ نے صحابیات آنحضرت ﷺ کی قربانیوں کے بے مثال نمونے پیش کئے اور ایک احمدی بیٹی، بیوی اور ماں کی ذمہ داریاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشادات کی روشنی میں بیان کیں۔

افتتاحی تقریر کے بعد باقاعدہ علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلے حسن قراءت اور حفظ قرآن کریم کے مقابلہ جات ہوئے۔ اس کے بعد جو مقابلے ہوئے وہ یہ ہیں۔ اسماء باری تعالیٰ مع ترجمہ، احادیث مع ترجمہ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات مع ترجمہ، تقریری مقابلہ جات لجنہ و ناصرات، مقابلہ نظم، روزمرہ پڑھی جانے والی پانچ دعائیں۔ نماز سادہ و باترجمہ۔

اس کے علاوہ لجنہ کیلئے Life of Muhammad اور ناصرات کیلئے Holy Prophet's kindness to Children سے سوالات پوچھے گئے۔ ہر مقابلہ کے لئے تین تین ججز مقرر تھیں۔ ایک بجے علمی مقابلہ جات مکمل ہوئے تو نمازیں ادا کی گئیں۔

کھانے کے بعد لجنہ و ناصرات کے کھیلوں کے مقابلے ہوئے۔ کھیلوں کے بعد لجنہ و ناصرات ذہنی و جسمانی طور پر تازہ دم ہو گئیں۔ اس کے بعد ہینڈی کرافٹ کے مقابلہ کروائے گئے۔ ایک افریقن بہن نے کروشیے سے بہت خوبصورت ٹوپی بنائی۔

آخر پر تمام مقابلہ جات میں جیتنے والی لجنات و ناصرات کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ دو افریقن بزرگ خواتین نے انعامات تقسیم کئے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ یہ اجتماع زمبابوے کی لجنہ و ناصرات کی مزید ترقی کا پیش خیمہ ہو۔ آمین

❁❁❁❁❁❁

جماعت احمدیہ ساؤتھ افریقہ کے
42ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

(ظہیر احمد کھوکھر۔ مبلغ سلسلہ ساؤتھ افریقہ)

الحمدللہ، اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ساؤتھ افریقہ کا بیالیسواں جلسہ سالانہ مؤرخہ یکم اور 2/اپریل 2006ء کو کیپ ٹاؤن میں منعقد ہوا۔ خدا کے فضل سے دس ممالک سے تعلق رکھنے والے افراد نے اس میں شمولیت کی۔

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ جلسہ سالانہ جماعتی پروگراموں میں سے ایک نہایت اہم اور بڑا پروگرام ہوتا ہے اور خدا کے فضل سے جماعتی جلسے احباب جماعت اور دیگر افراد پر غیر معمولی اثر چھوڑ کر جاتے ہیں لہٰذا جہاں اس کی تیاری کا آغاز کئی ماہ قبل کر دیا جاتا ہے اسی طرح وہاں اس میں شامل ہونے والے بھی ایک عرصہ تک اپنے ایمان کو تازہ رکھنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ اور خصوصاً وہ نصائح اور دعائیں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے آغاز کے وقت کیں، وہ غیر معمولی اثر رکھتی ہیں۔ اسی طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے والے وہ الہامات جو اس جلسہ میں آنے والے مہمانوں کے بارہ میں ہیں، جب ان کو پڑھا اور سنا جاتا ہے تو ایک خاص روحانی کیفیت طاری ہوتی ہے اور ایک خاص ایمانی تازگی محسوس ہوتی ہے۔

جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے ان جلسوں کی تیاری کافی عرصہ قبل ہی شروع کر دی جاتی ہے۔ چنانچہ یہاں یعنی ساؤتھ افریقہ میں بھی دو ماہ قبل وقارعمل اور دیگر تیاریوں کے ذریعہ جلسہ کی تیاری کا آغاز کر دیا گیا اور حسب روایت مختلف وقارعمل کے ذریعہ مسجد اور مشن ہاؤس اور ملحقہ علاقوں کو جلسہ کی تیاری کے لئے ڈھالا گیا۔ اور آخری تیاری جلسہ سے ایک روز قبل مکمل کر لی گئی۔

جلسہ سے ایک دن قبل ہمسایہ ممالک سوازی لینڈ، لیسوتھو اور جنوبی افریقہ کی دیگر جماعتوں جوہانسبرگ اور Mpumalaga سے مہمان پہنچ گئے۔ اور یہ تمام افراد 1200 سے 2000 کلومیٹر کا سفر طے کر کے اس بابرکت جلسہ میں شمولیت کی غرض سے آئے۔

پہلا دن

یکم اپریل کا دن آ پہنچا جس دن جلسہ کا آغاز ہونا تھا۔ حسب روایت دن کا آغاز نماز تہجد سے کیا گیا۔ سوازی لینڈ سے تشریف لانے والے معلم مکرم عباس بن سلیمان صاحب نے نماز تہجد پڑھائی۔ کیپ ٹاؤن جماعت کے بیشتر افراد اور دیگر مہمانوں نے نماز تہجد میں شمولیت اختیار کی۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم دیا گیا۔

نماز کے بعد تمام مہمانوں کی خدمت میں ناشتہ پیش کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کے مہمانوں کی میزبانی اور خدمت کی بھی اپنی ہی لذت ہے اور ہر ملک میں جلسہ کے خدمت گزار اس لذت کو محسوس کرتے ہیں۔

افتتاحی اجلاس

یکم اپریل کی صبح 10:30 بجے جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس کا آغاز ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت خاکسار ظہیر احمد کھوکھر مبلغ سلسلہ نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد افتتاحی تقریر ہوئی جس میں احباب جماعت کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تحریر فرمودہ وہ اعلان پڑھ کر سنایا گیا جو حضور نے 1891ء کے جلسہ سے قبل شائع فرمایا تھا جس میں تفصیل کے ساتھ جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد کو بیان فرمایا گیا ہے۔ اور پھر وہ الہامات پڑھ کر سنائے گئے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس جوق در جوق آنے والے مہمانوں کا ذکر کیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:

يَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ يَأْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ اور فرمایا وَسِّعْ مَكَانَكَ کہ اپنے مکان کو وسیع کرو۔

اور پھر ان الہامات کے پورا ہونے کے واقعات بھی بتائے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اَوّلاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اور پھر آج تک ان کو پورا کر کے دکھا رہا ہے جس کے ہم سب گواہ ہیں۔

افتتاحی تقریر کے بعد خاکسار نے محترم امیر صاحب ماریشس کی خدمت میں بقیہ اجلاس کی صدارت کی درخواست کی جو مہمان خصوصی تھے۔

اس اجلاس میں دو تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم عباس بن سلیمان صاحب کی تھی۔ ان کی تقریر کا موضوع ''اسلام کا زندہ خدا'' تھا۔ آپ نے اپنی تقریر میں متعدد واقعات پیش کئے جن سے اسلام کے خدا کے زندہ ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ مقرر نے بیان کیا کہ دیگر مذاہب کی طرح اسلام میں یہ تصور نہیں کہ خدا ماضی کا حصہ ہے اور اب بولتا نہیں بلکہ وہ اب بھی اپنے لوگوں کی دعاؤں کو سنتا اور انہیں جواب سے نوازتا ہے۔ اور روز بروز نشانات کے ساتھ اپنے زندہ ہونے کا ثبوت مہیا کرتا رہتا ہے تا ہمارے ایمان تازہ رہیں۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم حسین جعفر صاحب کی تھی۔ ان کی تقریر کا موضوع تھا ''امام مہدی آ چکا ہے'' (Imam Mahdi has come)۔ یہ تقریر جلسہ میں شامل ہونے والے غیر از جماعت، نومبائعین اور دیگر نئی نسل کے لوگوں کے لئے نہایت مفید ثابت ہوئی۔ اس تقریر کا مقصد بھی یہی تھا کہ ان تمام باتوں کی دہرائی ہو جائے جو ہمارے اعتقاد کا حصہ ہیں اور غیر از جماعت مہمانوں تک پیغام بھی پہنچ جائے۔

دوسری تقریر کے اختتام کے ساتھ ہی نماز ظہر و عصر اور کھانے کا وقفہ ہوا۔

اجلاس دوئم

دوپہر 2:30 پر پہلے دن کے اجلاس دوئم کا آغاز ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم اعجاز احمد صاحب چوہدری صدر جماعت جوہانسبرگ نے کی۔ اسی دوران لجنہ اماء اللہ کا علیحدہ سیشن منعقد ہوا۔

اجلاس دوئم میں تلاوت و نظم کے بعد دو تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم داؤد احمد صادق صاحب معلم لیسوتھو نے ''سیرت النبیؐ'' کے موضوع پر کی۔ اور دوسری تقریر مکرم زید ابراہیم صاحب نے ''جماعت کی سن وار تاریخ'' کے بارہ میں کی۔ اس تقریر کا مقصد یہ تھا کہ تمام احباب جماعت خصوصاً نومبائعین اور نوجوان نسل کے سامنے جماعت کی مختصر تاریخ کا ایک نقشہ آ جائے۔ گزشتہ سال سے اس تقریر کا آغاز کیا گیا تھا تا ہر سال کے اہم واقعات کا تذکرہ ہو سکے۔

زنانہ جلسہ گاہ کا الگ سیشن

جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے کہ پہلے دن کے دوسرے اجلاس میں مستورات کے لئے الگ اجلاس منعقد ہوا، جس کا پروگرام حسب ذیل رہا۔

اجلاس کی صدارت محترمہ امۃ الودود صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ ساؤتھ افریقہ نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر صدر صاحبہ لجنہ جوہانسبرگ کی تھی جنہوں نے موجودہ دور میں بچوں کی تربیت کے حوالہ سے تقریر کی۔

دوسری تقریر آنحضورؐ کی صحابیات کے بارہ میں تھی جو کیپ ٹاؤن کی ایک ممبر نے کی۔ تیسری تقریر محترمہ عزیزہ جعفر صاحبہ صدر لجنہ ساؤتھ افریقہ کی تھی۔ آپ نے دعا کے موضوع پر تقریر کی۔

آخر پر صدر اجلاس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں بیعت کی غرض اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کی اغراض کے حوالے سے چند الفاظ کہے۔ دعا کے ساتھ لجنہ کے اس سیشن کا اختتام ہوا۔

مجلس سوال و جواب

پہلے دن کے دوسرے اجلاس کے آخر پر مجلس سوال و جواب کا پروگرام تھا۔ جس میں خدا کے فضل سے ایک بڑی تعداد میں احمدی اور غیر از جماعت احباب کے سوالوں کے جوابات دیئے گئے۔

جواب دینے والے پینل میں خاکسار مبلغ سلسلہ ساؤتھ افریقہ، محترم امیر صاحب ماریشس، معلم سوازی لینڈ اور معلم لیسوتھو شامل تھے۔ اللہ کے فضل سے یہ مجلس بہت دلچسپ اور ایمان افروز رہی۔

مجلس سوال و جواب کے بعد نماز مغرب و عشاء ادا کی گئی۔

اس موقع پر جلسہ میں شامل ہونے والی غیر از جماعت خواتین میں سے دو خواتین نے بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ الحمدللہ۔

دوسرا دن

جلسہ کے دوسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا۔ مکرم داؤد صادق صاحب معلم لیسوتھو نے نماز تہجد پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد درس الحدیث دیا گیا۔

اختتامی اجلاس

اختتامی اجلاس کا آغاز صبح 10:30 پر کیا گیا۔ اس اجلاس کی صدارت خاکسار نے کی جبکہ مہمان خصوصی کے طور پر محترم امیر صاحب ماریشس سٹیج پر تشریف فرما ہوئے۔

تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر ''خلافت سے وابستگی اور برکات'' کے موضوع پر تھی اور دوسری تقریر ''ذکر حبیب'' کے عنوان سے کی گئی جو مکرم اعجاز احمد چوہدری صاحب نے کی۔

اختتامی تقریر سے قبل دونوں ہمسایہ ممالک سوازی لینڈ اور لیسوتھو سے آنے والے معلمین نے ان ممالک میں تعمیر ہونے والی جماعت کی پہلی مساجد کے حوالے سے مختلف واقعات بتائے اور ذکر کیا کہ احمدی تو کیا غیر از جماعت لوگ بھی ان مساجد کی تعمیر سے خوش ہیں اور اب خود لوگوں کی توجہ بھی ان مساجد کی طرف ہو رہی ہے اور جماعت کا پیغام زیادہ تیزی سے پھیل رہا ہے۔

محترم امیر صاحب ماریشس کی خدمت میں گزارش کی گئی کہ وہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالیہ دورہ ماریشس کے ایمان افروز واقعات سنائیں۔ چنانچہ محترم امیر صاحب کی تقریر نہایت ایمان افروز رہی اور سب لوگوں نے حضور کے دورہ کے واقعات نہایت توجہ اور دلچسپی سے سنے۔

آخر پر خاکسار نے اختتامی تقریر کی جس میں قرآن کریم کے حوالے سے نظام سے وابستگی اور اطاعت نیز ہمیشہ تکبر اور خود سری سے بچنے کی تلقین کی۔ نیز بچوں کی تربیت اور انہیں مغرب زدہ معاشرہ کی بے انتہا آزادیوں کے مضر اثرات سے محفوظ رکھنے پر زور دیا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خلیفۂ وقت کے ارشادات کی اطاعت میں ہی ہماری روحانی زندگی کی بقا ہے۔

یہ جلسہ اس پہلو سے بھی اہم رہا کہ گزشتہ کئی سالوں کے مقابلہ میں کثرت سے غیر از جماعت لوگوں نے اس میں شرکت کی۔ ہماری مسجد جو چند سال قبل وسیع کی گئی تھی وہ بھی اس جلسہ کے لئے ناکافی ہو گئی اور یہ احساس ہوا کہ اب جلسہ کے لئے مزید بڑی جگہ کی ضرورت ہے۔ الحمدللہ

آخر پر تمام احباب جماعت، غیر از جماعت مہمانوں اور ڈیوٹی دینے والے کارکنان کا شکریہ ادا کیا گیا اور اختتامی دعا کے ساتھ ساؤتھ افریقہ کا 42واں جلسہ سالانہ اختتام پذیر ہوا۔

قارئین سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

جماعت احمدیہ بریڈفورڈ (یو۔کے) میں جلسہ سیرت النبی ﷺ کا بابرکت انعقاد

(سیکرٹری اشاعت۔جماعت احمدیہ بریڈ فورڈ)

خداتعالیٰ کے خاص فضل اور رحم سے جماعت احمدیہ بریڈفورڈ کواتوار 30/اپریل 2006ء کومسجد بیت الحمد میں جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کرنے کا موقع ملا۔اس میں بریڈفورڈ، یارکشائراوردیگرعلاقوں کےمختلف شہروں سے پانچ صد سے زائدافرادشامل ہوئے جن میں سے 62 سے زائداردوبولنےوالےغیرازجماعت مہمان تھے۔ان میں اکثریت پاکستانی مہمانوں کی تھی ۔ مہمانوں میں بریڈفورڈکےدوپاکستانی کاؤنسلرمحمدجمیل اور ضمیرشاہ اوردوسرے سرکردہ افرادشامل تھے۔

پروگرام شروع ہونے سے پہلے مہمانوں کی خدمت میں مشروبات اورجلسہ کے پروگرام کے ساتھ جماعتی لٹریچرپیش کیا گیا۔

مردوخواتین کے دونوں ہال بڑی خوبصورتی سے سجائے گئے تھے۔اورلکڑی کے خوبصورت فریم لگاکران پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اورآپ کے خلفاء نیز جماعتی تقریبات کی تصاویر آویزاں کی گئی تھیں۔ جن میں بریڈفورڈ کی مسجد المہدی کے سنگ بنیاد کی تصاویر بھی شامل تھیں جوناظرین کومتاثرکررہی تھیں اوراس جلسہ کی خوب صورتی میں اضافہ کررہی تھیں۔

سٹیج کے پیچھے آنحضرت ﷺ کی مدح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اردواشعارلکھ کربینرز پرنہایت خوبصورتی سے سجائے گئے تھے۔مہمانوں نے اس پر بہت زیادہ خوشنودی کااظہارکیا۔

پروگرام کاآغازشام چاربج کربیس منٹ پرتلاوت قرآن کریم سے ہوا،تلاوت اوراس کا اردوترجمہ محترم عبداللطیف احمد صاحب نے پیش کیا۔

اس کے بعدمحترم مشتاق احمد صاحب بٹ نے نہایت خوش الحانی سے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے منظوم کلام ”وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا“ کے چنداشعارپڑھ کرسنائے۔

اس کے بعدمکرم ڈاکٹرعبدالباری ملک جے پی، صدر جماعت بریڈفورڈ نے تمام مہمانوں کوخوش آمدید کہا۔آپ نے کہا کہ آج شام ہم سب اس عظیم اور مبارک ہستی کے ذکر کیلئے اکٹھے ہوئے ہیں جسے ربّ العالمین نے تمام انسانوں کیلئے اسوہ حسنہ قراردیااور تمام جہانوں کے لئے اپنی رحمت کا مظہر بنایا۔جسے خلق عظیم پرقائم ہونے کی سندعطافرمائی اورجس پراپنےفضل عظیم کی شہادت دی۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام مجید میں ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق فرمایا ہے کہ جب ہم نے ابراہیمؑ سے کہاکہ توہماراہوجاتوابراہیمؑ نے فوراً کہامیں تو تیراہی ہوں۔ ہمارے نبی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی حالت اس سے کہیں بڑھ کرتھی۔ چنانچہ خداتعالیٰ نے اس کیفیت کویوں بیان فرمایاہے۔﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔لَا شَرِیْکَ لَہٗ۔وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ﴾ (الانعام:163-164) یعنی تو کہہ دے کہ میری عبادتیں اور قربانیاں، میری زندگی اورموت سب اس رب العالمین اللہ کے لئے ہیں جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیاہےاورمیں سب سے پہلافرمانبردارہوں۔

یہ خلاصہ سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے سوانح اورآپ کی سیرت کا ہے جو اللہ تعالیٰ، رب العالمین کابیان فرمودہ ہے۔

انہوں نے کہا کہ حیات انسانی کا مقصد یہی ہے کہ ہرانسان اللہ تعالیٰ کا عبد بنے۔اس فرمان الٰہی کی صحیح تفسیر وہی ہے جوافضل الرسل ﷺ نے بیان فرمائی ہے یعنی تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہ اورسب انسانوں سے بڑھ کراللہ تعالیٰ کے اخلاق سے مزین بھی آپ ﷺ ہی تھے، جنہیں دربارالٰہی سے اول المسلمین اورخاتم النبیین کے القاب سےنوازا گیا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے اس محبوب بندے کو اولین و آخرین تمام ولدآدم کاسردارقراردیا۔پس لازم ہے کہ ہم اس کے حسن کامل کے خدوخال اوراحسان بالغ کے نقش ونگارسےواقف وآشناہوں تا﴿قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ﴾ (آل عمران:32) پرعمل پیراہوکراللہ تعالیٰ کے فضل اوراس کی ذرہ نوازیوں سے بہرہ ورہوتے ہوئے اس کی محبت کے موردہوں۔

استقبالیہ خطاب کے بعدمحترم مولانانسیم احمد صاحب باجوہ ریجنل مبلغ نارتھ ایسٹ کا خطاب تھا۔آپ نے اپنے خطاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کے آئینہ میں آنحضرت ﷺ کاعالی مقام بیان فرمایا۔آپ نے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی عشق رسول میں ڈوبی ہوئی خوبصورت تحریریں پڑھ کرسنائیں۔اس عاشق صادق کی ان مبارک تحریروں کا سامعین کے دلوں پرایک خاص اثر عیاں تھا۔محترم باجوہ صاحب نے1925ء کاایک واقعہ بھی بیان کیا، جب انگلستان لندن کے ایک انگریزی اخبارسٹار نے آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخی کی تواس وقت کے امام مسجد فضل لندن حضرت مولاناعبدالرحیم صاحب دردؓ نے فوری طور پر جماعت کی طرف سے زبردست احتجاج کیااوراس ردّعمل کے نتیجہ میں اس اخبارکومعافی مانگنا پڑی۔اس پر جماعت اسلامی کے بانی مولانا مودودی نے جماعت کو زبردست الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا اور تعریفی کلمات کہے۔

آپ کے خطاب کے بعد محترم فیصل مبارک صاحب نے کلام طاہر میں سے مشہورنعت حضرت سیّد ولدآدم ﷺ کے چنداشعارخوش الحانی سے پڑھے۔ اس نظم کو سامعین نے بہت پسند فرمایا جس کے نتیجہ میں اس مجلس کاایک دلکش ماحول بن گیا۔

نظم کے بعدمہمان خصوصی محترم مولاناعطاءالمجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن نے خطاب فرمایا۔ آپ نے خطاب کے شروع میں قرآن مجید کی روشنی میں آنحضرت ﷺ کا مقام بیان کیا۔ اس کے بعد آپ نے مقام ختم نبوت کی تشریح فرمائی۔ آپ نے بتایا کس طرح آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات نے آپ کی سچائی کی گواہی دی۔اس سلسلہ میں آپ نے حضرت خدیجہؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کی گواہیاں بیان کیں۔اس کے بعدمحترم امام صاحب نے آنحضرت ﷺ کی مبارک زندگی کے بعض واقعات بیان کئے کہ کس طرح آنحضرت ﷺ نے مکہ کے لوگوں کو دعوت حق دی، مکہ کے لوگوں نے ایمان نہ لانے کے باوجود بیک زبان حضور ﷺ کی سچائی کی گواہی دی۔ کفار نے آنحضرت ﷺ کواس کام سے روکنے کیلئے ہرطرح کا لالچ دیالیکن حضور ﷺ نے ہردنیاوی پیشکش کوٹھکرادیا۔

امام صاحب نے آنحضرت ﷺ کی عاجزی کی بہت سی مثالیں پیش کیں۔آپ نے کہا کہ حضور ﷺ ہمیشہ یہ فرماتے تھے کہ ”میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے۔“ آپ نے اس سلسلہ میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کی گواہی پیش کی کہ ایک رات جب حضور ﷺ کی آپ کے ہاں باری تھی،رات کوجب دیکھاتوحضور ﷺ وہاں نہیں تھے۔ جب حضرت عائشہؓ آپ کی تلاش میں باہر نکلیں تودیکھا کہ حضور ﷺ ایک جگہ اپنے مولیٰ کے حضور سجدہ ریز ہیں اورآپ اس درد سے خدا کے حضوردعائیں کررہے تھے کہ آپ کے سینہ سے ابلتی ہوئی ہنڈیا کی آواز کی مانندآوازنکل رہی تھی اورآپ یہ دعامانگ رہے تھے۔اَللّٰھُمَّ سَجَدَ لَکَ رُوْحِیْ وَ جَنَانِیْ کہ اے اللہ میری روح اور میرا دل تیرے حضورسجدہ ریز ہے۔ حضرت عائشہؓ آنحضور ﷺ کی نماز کی کیفیت بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں ”میں وہ الفاظ کہاں سے لاؤں جورسول خدا کی نمازوں کی طوالت، خوبصورتی اورحسن بیان کرسکیں۔“نماز پڑھتے پڑھتے حضور ﷺ کے پاؤں سوج جاتے تھے۔جب حضرت عائشہؓ نے دریافت فرمایا کہ آپ اپنے آپ کوکیوں اتنی تکلیف میں ڈالتے ہیں،آپ کوتو خداتعالیٰ نے جنت کی خوشخبری دی ہوئی ہےتوفرمایا کیامیں اللہ تعالیٰ کاشکرگزاربندہ نہ بنوں؟

امام صاحب نے فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت ابن عمرؓ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے سوال کیا کہ رسول خدا کی کوئی ایسی بات بتائیں جوعجیب ہو۔حضرت عائشہؓ روپڑیں اور آپ کے جذبات بے قابوہوگئے۔پھرفرمایا آپ کی توہر بات ہی عجیب تھی، میں کس کس بات کوبیان کروں۔ایک رات آپ کی میرے ہاں باری تھی۔جب آپ سونے کے لئے بستر میں داخل ہوگئے توفرمایااے عائشہ کیاتم مجھے اس بات کی اجازت دیتی ہوکہ میں یہ رات اپنے رب کی عبادت میں گذاروں۔اورپھرآپ نے ساری رات خداکی عبادت کرتے ہوئےگزاردی۔

ایک دفعہ حضرت بلالؓ نےسوال کیا کہ یارسول اللہ کیاآپ کوخداتعالیٰ نے یہ خوشخبری نہیں دی کہ تیرے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے ہیں؟حضور ﷺ کا جواب تھا، بلال کیامیں اپنے خداکاشکرگزاربندہ نہ بنوں۔

محترم امام صاحب نے آنحضرت ﷺ کے غریبوں، ناداروں، یتیموں اورکمزوروں سےحسن سلوک ،ان کی مدداورنیکی کی مثالیں پیش کیں۔اوربتایا کہ آپ اہل وعیال سے حسن سلوک فرماتے، گھرکے کام کاج کرتے۔سفروں کے دوران اپنے حصے کاکام خودکرتے۔ بھوکے رہ کرقربانیوں اورمشقت کی مثالیں قائم کیں۔ ایک جنگ کے موقع پر جب ایک صحابی نے اپناپیٹ دکھایا کہ بھوک کی وجہ سے اس نے ایک پتھر باندھ رکھاہےتوحضور ﷺ نے جب اپنے جسم مبارک سے قمیص اٹھائی تودوپتھر بندھے ہوئے تھے۔

امام صاحب نے حضور ﷺ کی اپنی ازواج مطہرات سے کمال شفقت کی مثالیں پیش کیں اورحضور ﷺ کی کامل عاجزی ،انکساری اورعظمت کے کئی واقعات بیان کئے۔

محترم امام صاحب نے فتح مکہ کاعظیم الشان واقعہ بیان کیااورحضور ﷺ کی عاجزی کی حالت اوردشمن سے شفقت کی کیفیت بیان کی کہ کس طرح حضور ﷺ کاسر جھکتے جھکتے اونٹ کے کجاوے سے لگ گیا اوراس روز حضور ﷺ کا بدلہ یہ تھا کہ آپ نے اپنے سب جانی دشمنوں کوبھی معاف فرمادیا۔اس عظیم الشان فتح کادن بھی آپ نے بھوکے پیاسے گزاردیااورنمازعصر کے بعداپنی چچازادبہن کے گھرجاکرروٹی کے کچھ خشک ٹکڑے پانی اور سرکہ کےساتھ کھاکرخداتعالیٰ کاشکراداکیااورفرمایا کہ ”یہ سرکہ بھی کتنامزیدارسالن ہے۔“

محترم امام صاحب کا خطاب پچپن منٹ کا تھا۔ ساراوقت حاضرین نے مکمل خاموشی اورتوجہ سے اس خطاب کوسنااوربہت پسندکیا۔

جلسہ کے بعد بہت سے غیرازجماعت مہمانوں نے اس جلسہ کی بہت تعریف کی اورکہا کہ پہلی دفعہ سیرت النبی ﷺ پراتنی خوبصورت باتیں سننےکوملی ہیں۔

امام صاحب کی تقریرکے بعدصدرمجلس محترم سید منصورشاہ صاحب نائب امیر U.K نے تمام حاضرین اورمنتظمین کاشکریہ اداکیا۔آپ نے آنحضرت ﷺ کے اسوہ کے مطابق پڑوسیوں، بیویوں اوربچوں کے حقوق پر زور دیا اورکہا کہ اپنی نمازوں کوسنوارکر پڑھیں، تقویٰ اختیارکریں اوراچھے مسلمان بنیں۔

اس پروقارتقریب کے اختتام پرصدراجلاس نے دعا کروائی جس کے بعد تمام مہمانوں کی خدمت میں کھاناپیش کیا گیا۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کوآنحضرت ﷺ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اورخلفاء کےتمام ارشادات پرپوری طرح عمل کرنے کی توفیق عطافرمائے اورسداہمیں خلافت کے ساتھ وابستہ رکھے۔آمین

DEAN MANSON SOLICITORS

We specialise in Immigration & Nationality law; Commercial, Media & Entertainment, Conveyancing, Employment, Family & Ancillary Proceedings, Criminal & Civil Litigation

CONTACT

MUZAFFAR MANSOOR & EJAZ BAIG

243-245 MITCHIM ROAD-TOOTING, LONDON SW17 9JQ

TEL: 020 8767 5000 — FAX: 020 8767 0456

EMAIL: info@dmansonsolicitors.com

تقریر جلسہ سالانہ یو۔کے 2006ء

انڈونیشیا میں
جماعت کا تعارف اور ترقی کے ایمان افروز واقعات

(عبدالباسط شاھد۔ امیر جماعتھائے احمدیہ انڈونیشیا)

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَااللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَشْتَھِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَدَّعُوْنَ۔ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ﴾۔

(حم سجدہ:31 تا 33)

میری تقریر کا عنوان ’’ انڈونیشیا میں جماعت کا تعارف اور ترقی کے ایمان افروز واقعات‘‘ ہے۔

ہم میں سے ہر احمدی خدا کے فضل سے اور اسکی مہربانی سے اور اسی کی عطا کردہ ہدایت اور توفیق سے اس زمانہ کے مامور مسیح موعود و مہدی مسعودؑ کی صداقت کے بے شمار نمونے اور ثبوت دیکھ چکا ہے اور ہماری ہر آنے والی نسل ان نشانوں کا مشاہدہ کرتی رہے گی۔

جس طرح یہ حقیقت ہے اسی طرح یہ بھی حقیقت ہے کہ مسیح موعود کی بعثت سے لے کر آج تک کتنی نسلیں مخالفین کی اس ناکامی و نامرادی سے اس دنیا سے رخصت ہوتے وقت اپنے ساتھ ان حسرتوں اور شرمندگیوں کو لے کر اس دنیائے فانی سے کوچ کر گئیں اور آئندہ بھی نہ جانے کتنی بدنصیب نسلیں ایسی ہوں جنکے حصہ میں نمرودیت، فرعونیت اور بولہبیت ہوگی۔

دنیا میں سب سے بڑا سچ خدا ہے، اس کا وجود ہے، اس کی ہستی ہے، اس کی قدرت ہے۔ لیکن ساری دنیا کے نصیب میں یہ کہاں کہ اسے قبول کرنے کا شرف حاصل ہو۔ اس کے بعد بعد اسلام، قرآن اور محمد ﷺ سب سے بڑی حقیقت ہیں۔

لیکن یہ بھی ساری دنیا کے انسانوں کے نصیب میں نہ ہوا کہ وہ اس عظیم صداقت اور حقیقت کو قبول کر کے ان خوش نصیبوں میں شامل ہو سکیں جن سے خدا راضی ہوتا ہے۔

پھر اس دور، اس عہد کی سب سے بڑی حقیقت مسیح محمدی کا وجود ہے جو دنیا کے ہر ملک اور قوم میں ان خوش نصیبوں کو میسر آیا جس کا نام جماعت احمدیہ ہے حالانکہ اس دور میں بھی بے حساب اہل عقل و اہل علم و ذہانت موجود ہیں لیکن یہ نعمت بھی انہیں خوش نصیبوں کو نصیب ہوئی اور میسر آئی جن پر اللہ راضی ہے۔ اے مسیح محمدی کی خوش نصیب جماعت کے ارکان آپ سب کو یہ نعمت مبارک ہو صد مبارک۔

MOT
Cars: £38 Vans: £40
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

انہیں خوش نصیبوں میں ایک خوش نصیب قوم اور خوش نصیب ملک انڈونیشیا ہے جو ہزاروں میل دور واقع ہونے کے باوجود بالکل الگ تھلگ زبان ہونے کے باوجود اس نعمت یزدانی سے حصہ لینے والا بن گیا اور وہاں بھی خلافت ثانیہ کے مبارک دور میں یہ روشنی جا پہنچی اور مسیح موعودؑ کے الہام قومیں اس سے برکت پائیں گی، کا مصداق ٹھہرا۔ فالحمدللہ علی ذلک۔

انڈونیشیا میں جماعت کی ابتدا کی تاریخ کچھ اس طرح ہے کہ چند انڈونیشن طلباء یعنی مولانا ابوبکر ایوب صاحب، مولانا احمد نورالدین صاحب اور مولانا زینی دہلان صاحب جو مقامی مدارس سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی نیت سے مصر جانے کا ارادہ رکھتے تھے تو انکے دو اساتذہ نے مشورہ دیا کہ مصر سے بہتر ہندوستان ہے۔ وہ ہندوستان چلے آئے اور مختلف جگہوں میں قیام کرنے کے بعد لاہور آئے۔ وہاں سے انہیں مولانا تقی صاحب، مولانا عبداللہ مالاباری صاحب اور مولانا شیخ عبدالخالد صاحب کی وساطت سے پتہ چلا کہ اگر حق کی تلاش ہے اور حقیقی علم چاہتے ہو تو قادیان جاؤ۔ اس طرح وہ قادیان پہنچے اور آخر کار ان خوش نصیب انڈونیشن میں شامل ہو گئے جنہیں اول بیعت کی توفیق حاصل ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں انہوں نے ایک مبلغ انڈونیشیا بھیجنے کی درخواست کی اور حضور نے ازراہ شفقت روحانیت کی ان پیاسی روحوں کی پیاس بجھانے کے لئے امام مہدی کے ایک عظیم درویش کو جن کا نام حضرت مولانا رحمت علی تھا انڈونیشیا کے لئے فرشتہ رحمت بنا کر بھیجا اور مؤرخہ 23/اکتوبر 1925ء کو آپ Tapaktuan آ پہنچے اور ایک دو ماہ کے اندر اندر سینکڑوں آدمی بیعت کر کے سلسلہ عالیہ میں شامل ہو گئے۔

مولانا صاحب ساترا Tapaktuan سے ہوتے ہوئے پاڈنگ پہنچے اور وہاں جماعت قائم کی اور مسجد تعمیر کرائی۔ مولانا صاحب کی پرجذب روحانی شخصیت، تقوی، دعا اور اخلاق حسنہ نے بہت سے لوگوں کو حلقہ بگوش احمدیت کیا۔

اب چند ایمان افروز واقعات پیش خدمت ہیں:۔

آگ سے حفاظت کا واقعہ

ایک دفعہ پاڈنگ شہر میں جہاں حضرت مولانا رحمت علی صاحب رہتے تھے آگ لگ گئی۔ مولانا صاحب گھر میں ہی تھے لوگوں نے بہت کوشش کی اور شور مچایا کہ باہر آجائیں مگر مولانا صاحب اندر ہی دعا کرتے رہے اور جب ساتھ والے گھر جل گئے اور آگ کے شعلے مولانا صاحب کے گھر کے بہت ہی قریب پہنچے تو آگ کے مالک نے حکم دیا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ۔ چنانچہ تیز ہوا نے اللہ کے امر سے آگ کا رخ دوسری طرف کر دیا اور مولانا صاحب کو معجزانہ طور پر سلامت رکھا اور قول مہدی پر مہر تصدیق ثبت کر دی کہ آگ سے ہمیں مت ڈراؤ آگ ہماری غلام بلکہ ہمارے غلاموں کی غلام ہے۔

اس واقعہ کا مقامی لوگوں پر بہت گہرا اثر ہوا اور لوگ آپ سے بہت متاثر ہوئے۔

پادری سے مناظرہ

ایک دفعہ حضرت مولانا رحمت علی صاحب کا ایک عیسائی پادری سے مباحثہ ہو رہا تھا۔ اچانک تیز بارش ہونے لگی۔ یاد رہے کہ پاڈنگ یا ساترا میں جب بارش ہوتی ہے تو کئی کئی گھنٹے ہوتی ہے۔ جب پادری مولانا صاحب کے ساتھ مباحثہ میں لاجواب ہو گیا تو کہنے لگا کہ اگر واقعی اسلام عیسائیت سے افضل ہے اور تیرا خدا قادر ہے تو تُو اس سے بارش تھمنے کی دعا کر۔ مولانا صاحب نے یہ بات سن کر دعا کرنی شروع کر دی اور ادھر بارش نے قادر مطلق کے حکم سے برسنا بند کر دیا۔ اس واقعہ نے بھی حقیقت پسندوں، نیک فطرت لوگوں کے لئے موقع ہدایت بننے کا ثبوت دیا۔

چوروں کو قطب بنانے کا نشان

1940ء کی بات ہے کہ ہالینڈ کے حکومت کے زمانہ میں جکارتہ سے چالیس کلومیٹر دور ایک گاؤں میں رہنے والے تین غنڈے جو حکومت کو مطلوب رہتے تھے اور اس علاقہ کا جگا ٹیکس لیتے تھے۔ ان کی ایک اپنی دنیا تھی اور اپنی عدالت، مارشل آرٹ کے ماہر، لڑاکے اور انتہائی با اثر تھے۔ ان کے نام گڈت صاحب، گومر صاحب اور جونا صاحب تھے۔ ان میں سے ایک نے جن کا نام گومر تھا مولانا صاحب کو چیلنج کیا کہ اگر لڑائی میں تم مجھے ہرا دو تو میں تمہارا مرید بن جاؤنگا۔ حضرت مولانا صاحب نے دعا کی اور یہ چیلنج قبول کر لیا اور اللہ کا نام لے کر گومر کی کلائی کو پکڑا اور چت کر دیا جس پر یہ مغرور شخص مغلوب ہو گیا اور اس نے مولانا کی مریدی قبول کر لی۔ اور پھر اس نے اپنے اندر ایک پاکیزہ تبدیلی پیدا کی۔ جب اس کے دوسرے ساتھیوں نے اس سے پوچھا کہ یہ تو نے کیا کیا تو اس نے کہا جو میں نے کیا ہے تم بھی وہی کرو۔ انہوں نے بھی مولانا صاحب کی مریدی اختیار کر لی اور اپنی زندگیوں میں پاکیزہ تبدیلی پیدا کی اور یوں حضرت مسیح موعودؑ کے غلام نے چوروں کو قطب بنا دیا اور انکی اخلاقی اور روحانی دنیا بدل ڈالی اور ساتھ ہی یہ پیشگوئی کی کہ یہ جنگل ایک دن بہت بڑا شہر ہوگا اور عظیم عمارتیں اس میں ہونگی۔ خدا جانتا ہے کہ خدا کے اس بندے کی یہ پیشگوئی بڑی شان سے پوری ہو چکی ہے اور اب وہاں شہر بن چکا ہے اور خدا کے فضل سے وہاں پر چھ جماعتیں قائم ہو چکی ہیں اور نو مساجد موجود ہیں۔

جس بات کو کہے کہ کرونگا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے۔

حضرت مولانا ابوبکر ایوب صاحب

چی انجور میں ایک عربی النسل مخالف عالم سے حضرت مولانا ابوبکر ایوب صاحب کا مناظرہ ہوا۔ اس عالم کو اپنی عربی دانی پر بڑا فخر تھا۔ اس نے شرط رکھی کہ مناظرہ عربی زبان میں ہوگا۔ مولانا صاحب نے اس کی اس شرط کو قبول کر لیا۔ پہلی تقریر عربی عالم کی تھی، چنانچہ پانچ سات منٹ کی تقریر کے بعد وہ بیٹھ گیا اور مولانا صاحب نے اپنی باری پر آدھ گھنٹے کی فصیح و بلیغ عربی زبان میں تقریر کی جس میں اس عالم کی خوب دھلائی کی۔ جب مولانا صاحب نے تقریر ختم کی تو یہ عالم کہنے لگا اب مناظرہ انڈونیشن زبان میں ہوگا۔ مولانا صاحب نے کہا کہ تمہاری مادری زبان عربی ہے، میری نہیں۔ میں نے اگر عربی زبان والے مناظرہ میں تمہاری کم دھلائی کی ہے تو انڈونیشن میری مادری زبان ہے اس میں تم کیا توقع کرتے ہو؟ اس موقع پر بہت سے لوگوں نے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

اسلامی پارٹی

شریکت اسلام (Sarikat Islam)

1933ء میں تین دن کا مباحثہ جکارتہ میں ہوا۔ جماعت کی طرف سے حضرت مولانا رحمت علی صاحب اور حضرت مولانا ابوبکر ایوب صاحب مناظر تھے۔ دوسرا فریق مولوی حسن بانگل تھا اور منصف محی الدین صاحب تھے۔ وفات و حیات مسیح، صداقت مسیح موعود اور ختم نبوت موضوع تھے۔ اس مباحثہ میں جماعت کی صداقت روز روشن کی طرح ظاہر ہوئی۔ اس مناظرہ میں زائرین کی تعداد ایک ہزار سے زائد تھی اور مختلف تنظیموں کے لیڈر اس میں شامل تھے۔ چنانچہ مناظرہ کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے ان لیڈروں اور بہت سی معروف شخصیات نے بیعت کی اپنے اپنے علاقوں میں جا کر جماعت کی تبلیغ شروع کر دی۔ یہاں تک کہ اس مناظرہ کے جو منصف مقرر ہوئے وہ بھی بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئے۔

مولانا عبدالواحد صاحب سماتری مرحوم 1936ء میں پریانگن تیمور کے مبلغ مقرر ہوئے اور اس علاقہ میں آپ سب سے پہلے غیر ملکی مرکزی مبلغ تھے۔ گاروت اور تاسک کے علاقہ میں ان کی بہت مخالفت ہوئی ان میں سے حاجی انور سانوسی صاحب پیش پیش تھے جو بڑے عالم تھے۔ انکے ایک بیٹے ایک سال پہلے مالی امور کے وزیر تھے۔ مولانا عبدالواحد صاحب اور مولانا ملک عزیز احمد خان صاحب کے ساتھ مناظرہ طے ہو گیا اور دونوں طرف سے حمایتی بڑی تعداد میں منتظر تھے۔ مولانا سانوسی نے راہ فرار اختیار کر لی انکے مؤیدین بہت شرمندہ ہوئے اور بغیر مناظرہ کے بہت سی بیعتیں ہوئیں۔

گاروت کے علاقہ میں مولانا عبدالواحد صاحب سماتری مقررہ پروگرام پر بروقت تبلیغ کے لئے باقاعدہ جایا کرتے تھے اور خدا کے فضل سے کافی لوگ جماعت میں داخل ہو گئے۔ جماعت کی ترقی سے مخالفین بھی بہت ناراض تھے۔ ایک گاؤں غالباً Sukawening میں دو نئی فیملیز بیعت میں شامل ہوئیں اور ان کے سارے رشتہ دار سخت مخالف ہو گئے لیکن رشتہ داری نظام کی وجہ سے وہ انہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے۔ لہٰذا انہوں نے مولانا صاحب کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اس منصوبہ کی اطلاع ان دونوں نئی احمدی

فیملیوں کو بھی ہوگئی لیکن بائیکاٹ کی وجہ سے مولانا صاحب کو اطلاع نہیں ہوسکی۔ یہ گاؤں بڑی سڑک سے دو تین سو میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ جب مولانا صاحب معمول کے مطابق وقت مقررہ پر اس گاؤں پہنچے تو احمدیوں کو روتے ہوئے پایا اور پوچھا کہ کیا بات ہے؟ انہوں نے بتایا کہ مخالفین نے آپ کو قتل کرنے کے لئے پورے بندوبست کئے ہوئے ہیں اور اس کام کے لئے دو آدمیوں کو مقرر رہوا ہے۔ مولانا صاحب نے بتایا کہ میں ان کے پاس سے ہی گزر کر آرہا ہوں واقعی وہ مسلح کھڑے تھے لیکن مجھے دیکھ کر ان پر سکتہ طاری ہو گیا اور چپ چاپ کھڑے رہے اور حرکت کرنے کی بھی انہیں توفیق نہ ہوئی۔ اس طرح وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنَاهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ کا نشان ظاہر ہوا۔

اے آں کہ سوئے من بدویدی بصد تبر
از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم

حضرت مولانا زینی دہلان صاحب کا ایمان افروز واقعہ

1920ء میں لمپونگ شہر میں مخالفین نے ان کے قتل کا منصوبہ بنایا اور دو نوجوانوں کی ڈیوٹی لگائی کہ اس تنگ گلی میں دونوں طرف خنجرے لے کر کھڑے ہو جاؤ اور جب زینی دہلان صاحب تمہارے درمیان میں سے گزریں تو تم دونوں خنجر گھونپ دینا۔ چنانچہ پروگرام کے مطابق جب دونوں نوجوان آمادہ کھڑے تھے ایک سیکنڈ کے فرق سے تقدیر کے مالک نے اپنے اس بندہ کی حفاظت اس طرح کی کہ عین اس موقع پر آپ ٹھوکر لگنے کی وجہ سے لڑکھڑا کر نیچے ہو گئے اور سنبھل کر جب پیچھے دیکھا تو دونوں نوجوان ایک دوسرے کو خنجر گھونپ چکے تھے۔

سانڈنگ (Sanding) کا واقعہ

پریانگن تیمور میں ایک اسلامی تنظیم دارالاسلام تھی جو انڈونیشیا سے علیحدہ ایک ملک بنانا چاہتے تھے۔ اسی شہر گاروت کا ایک محلّہ سانڈنگ ہے مولانا عبدالواحد صاحب کی اہلیہ اس گاؤں سے تعلق رکھتی ہیں۔ وہاں جب لوگ احمدیت میں داخل ہوئے تو مخالفت نے زور پکڑ لیا اور احمدیوں اور جماعت اور حضرت مسیح موعود کے خلاف نہایت گندی زبان میں گالیاں دینی شروع کر دیں اور یہ سلسلہ کافی دیر تک جاری رہا۔ جماعت کے لوگوں نے صبر سے کام لیا اور کوئی جواب نہ دیا۔ ایک دن اسی دارالاسلام نامی تنظیم نے گاروت شہر پر حملہ کیا اور چن چن کر احمدی مخالف گھروں کو جلایا اور جو بدزبانی کرتے تھے ان کو چن چن کر گولیوں کا نشانہ بنایا جیسے انہوں نے ان سب کے نام لکھے ہوئے تھے اور کسی ایک احمدی فرد یا ایک بھی احمدی گھرانے کو کوئی ذرہ بھر تکلیف نہ پہنچی۔

پستے ہیں بالآخر وہ اک دن اپنے ہی ستم کی چکّی میں
انجام یہی ہوتا آیا فرعونوں کا ہامانوں کا

تالانگ سماترا

تالانگ مغربی سماترا کا ایک گاؤں ہے جہاں پر چوہوں کی وبا پھیلی اور چوہوں نے فصلوں کو برباد کر دیا۔ ایک احمدی کی فصل صحیح سلامت بچ گئی تو لوگوں نے پوچھا کہ راز کیا ہے؟ تو اس احمدی نے انہیں بتایا کہ میں فصل گھر لے جانے سے قبل چندہ کے حصہ کی فصل الگ کر کے رکھتا ہوں اس لئے خدا تعالیٰ نے مجھے بھی محفوظ رکھا ہے اور انی احافظ کل من فی الدار والا وعدہ مجھ پر بھی پورا فرمایا۔

حضرات! آپ سب اچھی طرح جانتے ہیں کہ الٰہی جماعتوں کی مخالفت کوئی نئی بات نہیں۔ انڈونیشیا بھی اسی لپیٹ میں آ گیا۔ پہلے بھی مخالفت تو تھی لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے دورہ انڈونیشیا کے بعد تو خاص طور پر دشمنانِ جماعت کو بہت تکلیف ہوئی اور مخالفت کے بہت سے محاذ کھول دیئے گئے۔ اندرونی اور بیرونی مخالفین نے یکجا ہو کر انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کی ترقی کو روکنے کے پورے منصوبے بنائے۔ مانسلور، لومبوک اور ماتارم وغیرہ میں جماعت کے گھروں کو نقصان پہنچانے کی کوششیں کیں اور 2005ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر خاص طور پر منظّم حملہ کیا اور منصوبہ یہ تھا کہ جماعت کی طرف سے مزاحمت ہوگی، خون بہے گا اور جماعت بین (Ban) کر دی جائیگی۔ لیکن جماعت کی طرف سے مزاحمت نہ ہونے پر الحمد للہ مخالفین کا منصوبہ ناکام ہوگیا۔ وَاللّٰهُ خَیْرٌ حَافِظًا

تاہم مخالفین نے اپنی معاندانہ کارروائیوں کو جاری رکھا اور حکومت کو بھی جماعت کے خلاف کارروائی پر اکساتے رہے۔ آخر 15/جولائی 2005ء کو مقامی حکومت سے مل کر ہمارے مرکز اور چند جگہوں پر ہماری مساجد کو سربمہر کروا دیا گیا۔ جماعت اس کے خلاف قانونی کاروائی کر رہی ہے اور اس سلسلہ میں دعا کی درخواست ہے۔ لیکن قبل ذکر امر یہ ہے کہ اس ساری صورتحال میں اللہ تعالیٰ نے اپنی بے شمار برکتیں اور رحمتیں جماعت پر نازل فرمائیں۔

مثلاً اس دوران تبلیغ کے اس قدر مواقع اللہ تعالیٰ نے میسر فرما دیئے کہ ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔ اگر عام حالات میں ٹی وی، ریڈیو یا کسی اور میڈیا پر یا کسی یونیورسٹی میں تبلیغ کی اجازت لی جائے تو اجازت حاصل کرنی ناممکن تھی، لیکن قادر مطلق نے ایسے اسباب اور حالات مہیا فرما دیئے کہ بغیر خرچہ کے بے پناہ چرچا ہوا، تبلیغ ہوئی، مجالس سوال و جواب ہوئیں، سیمینار ہوئے، سینکڑوں مضامین مخالفین اور مخلصین کی طرف سے لکھے گئے۔ پرنٹڈ اور الیکٹرانک میڈیا میں بہت مواقع میسر آئے اور بے شمار اہل علم غیر از جماعت اور غیر مسلم شرفاء نے نیز انڈونیشیا کی علمی و مذہبی مشہور شخصیات نے سیاسی اور ثقافتی سطح پر جماعت سے ہمدردی کا اظہار کیا اور جماعت کی حمایت کی اور ہمارے حق میں آواز بلند کی۔ الغرض ایک صدی میں جو تبلیغ نہ ہوسکی وہ ایک مختصر وقت میں اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے کر دی۔ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کی متعدد رپورٹیں اور اطلاعات ہیں جو انتہائی ایمان افروز ہیں لیکن اس مختصر وقت میں ان کا احاطہ ممکن نہیں۔

سنتانگ شہر کا واقعہ

اس شہر میں ہماری نئی جماعت قائم ہوئی ہے، یہاں مشن ہاؤس بھی ہے اور ہمارے جو مبلغ یہاں کام کر رہے ہیں ان کا نام نندر ہدایت صاحب ہے۔ مخالفین نے انہیں وہاں سے نکلنے پر مجبور کر دیا۔ چنانچہ ہم نے انہیں دوسری جگہ منتقل کرنے کا ارادہ کر لیا۔ نندر صاحب رات کے وقت احمدی دوستوں کو خدا حافظ کہنے کیلئے نکلے تو وہاں کے ایک اوباش نے انہیں گریبان سے پکڑ کر تھپڑ مارے لیکن نندر صاحب وہ چپ چاپ وہاں سے چلے گئے۔ چند روز بعد ہی بارش کی وجہ سے اس شخص کے گھر کی چھت ٹپک پڑی، وہ ٹھیک کرنے لگا اور بجلی کی تار نے اسے زمین پر پٹخ دیا اور اس کے ہاتھ میں اتنا شدید زخم آیا کہ آخر کار ڈاکٹروں نے وہ ہاتھ کاٹ دیا۔

مانسلور کا واقعہ

یہ ایک قصبہ ہے جس میں اکثریت احمدیوں کی ہے اور اس میں ہماری نو مساجد ہیں۔ تین ہزار افراد ہیں۔ چند غیر ملکی مخالف علماء کی اشتعال انگیزی کی وجہ سے مخالفین نے حملہ کیا پتھراؤ کیا اور جماعت کے گھروں کو نقصان پہنچایا۔ کیونکہ یہ معاندین کسی کو نفع تو پہنچا نہیں سکتے صرف نقصان پہنچانا ہی جانتے ہیں۔ باوجود اسکے کہ جماعت کے افراد ان کا منہ توڑ جواب دینے کی پوزیشن میں تھے لیکن ہم نے انہیں صبر کرنے اور قانون کا احترام کرنے کی تلقین کی۔ چنانچہ احباب جماعت نے انتہائی صبر کا نمونہ دکھایا۔ اس ساری کاروائی کا مشاہدہ کرنے والے لوگوں میں سے بہت سے سعید فطرت لوگوں نے آفرین کہا اور ایک بہت مشہور تاجر عطریات نے بیعت کر لی۔ جب ان سے بیعت کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے کہا کہ مقابلہ کرنے کی توفیق رکھنے کے باوجود اتنا صبر کرنے والی جماعت خدائی جماعت ہی ہوسکتی ہے لہٰذا میں اس میں شامل ہوتا ہوں۔

چی سیرے کا واقعہ

صوبہ بنتن میں ایک مولوی نے سیرت النبیؐ کے جلسے کی تقریر میں دل کھول کر جماعت کے خلاف زہر اگلا اور خوب گالیاں دیں۔ جلسہ کے مہمان خصوصی ہونے کی وجہ سے آخر میں جب انہیں دعا کرانے کو کہا گیا تو ان پر سکتہ طاری ہوگیا اور دعا بھی نہ کرا سکے اور حاضرین نے انہیں سخت لعنت ملامت کی اور کہا گالیاں دینے کی توفیق ہے۔ دعا کرنے کی توفیق نہیں ہے۔ انہیں اس موقع پر بہت ذلت اور رسوائی دیکھنی پڑی اور خدا تعالیٰ نے انی مھین من اراد اھانتک کا وعدہ پھر بڑی شان کے ساتھ پورا فرمایا۔

سولویسی

دو ماہ قبل اس شہر کی ہماری مسجد میں سیرۃ النبیؐ کا جلسہ تھا۔ چند لوگوں نے حملہ کر کے مسجد کو نقصان پہنچایا لیکن پولیس نے بروقت مداخلت کر کے انہیں گرفتار کر لیا اور بعد میں ضمانت پر رہائی ہوئی۔ پولیس نے مسجد کی مرمت کے لئے تقریباً ایک ہزار ڈالر کی رقم جماعت کو دلوائی اور شرمندگی کا اظہار کیا اور معافی مانگی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اب ہماری یہ مسجد پہلے سے زیادہ خوبصورت ہوگئی ہے۔ حملہ آوروں نے نہایت شرمندگی اور ندامت کا اظہار کرتے ہوئے جماعت سے معافی مانگی، جس پر پولیس نے صلح کرا دی ہے۔ اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں معمول کے مطابق سرگرمیاں چل رہی ہیں۔ الحمد لله علی ذلک

پولاؤبورو

پولاؤبورو میں جو کہ صوبہ ملوکو میں ہے چند ماہ قبل کمشنر نے ایک سرکلر جاری کیا جس میں جماعت کی سرگرمیوں کو بند کرنے کا حکم تھا اور یہ بھی لکھا تھا کہ مرکزی حکومت سے فیصلہ موصول ہونے تک سرگرمیاں بند کر دیں۔ میں نے مبلغ صاحب کو ہدایت کی کہ انہیں تحریری طور پر جواب دیں، جس میں ان سے پوچھیں کہ ہم باجماعت نماز پڑھتے ہیں، جمعہ پڑھتے ہیں، قرآن پڑھتے ہیں۔ ان کاروائیوں کو کب تک بند کر دیں؟ اس کے جواب میں مبلغ صاحب کو سرکاری دفتر طلب کیا گیا اور جماعت کی قانونی دستاویزات چیک کیں۔ دفتر والے جب دلیل میں وہ لاجواب ہوگئے تو پولس چیف شرمندگی کی وجہ سے ہمارے چھوٹے قد کے مبلغ پر برس پڑا اور اس نے مبلغ کو تھپڑ مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا لیکن خدا تعالیٰ نے اس ہاتھ کو روک دیا اور اسے کچھ سوچ کر اپنا ارادہ ترک کرنا پڑا۔ اور اب حالت یہ ہے کہ ہمارے مبلغ صاحب کو اس علاقہ کے اہم علماء میں شمار کیا جاتا ہے اور عزت سے ہر سرکاری دعوت میں مدعو کیا جاتا ہے اور پہلے سے کہیں زیادہ کھل کے تبلیغ کرنے کی اجازت ہے جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ کے مزید راستے کھل گئے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ نے خلافت کی برکت سے خوف کی حالت کو امن میں تبدیل کر دیا ہے اور ہر روز پہلے سے بہتر طلوع ہو رہا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

اب میں اپنی تقریر کا اختتام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے 29/جولائی 1984 کے ایک فرمان پر کرتا ہوں، جو حضور نے مجلس خدام الاحمدیہ کے پہلے یورپین اجتماع جرمنی میں ارشاد فرمایا تھا:۔

”آئندہ بھی مخالفت ضرور ہوگی اس سے کوئی انکار نہیں کیونکہ جماعت کی تقدیر میں یہ لکھا ہوا ہے کہ مشکل راستوں سے گزرے اور ترقیات کے بعد نئی ترقیات کی منازل میں داخل ہو۔ یہ مشکلات ہی ہیں جو جماعت کی زندگی کا سامان مہیا کرتی ہیں۔ اس مخالفت کے بعد جو وسیع پیمانے پر اگلی مخالفت مجھے نظر آرہی ہے وہ ایک دو حکومتوں کا قصہ نہیں اس میں بڑی بڑی حکومتیں مل کر جماعت کو مٹانے کی سازش کریں گی اور جتنی بڑی سازش ہوگی اتنی ہی بڑی ناکامی انکے مقدر میں بھی لکھ دی جائے گی۔ مجھ سے پہلے خلفاء نے آئندہ آنے والے خلفاء کو حوصلہ دیا تھا اور کہا تھا کہ تم خدا پر توکل رکھنا اور کسی مخالفت کا خوف نہیں کھانا۔ میں آئندہ خلفاء کو خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم بھی حوصلہ رکھنا اور میری طرح ہمت و صبر کے مظاہرے کرنا اور دنیا کی کسی طاقت سے خوف نہیں کھانا۔ وہ خدا جو ادنیٰ مخالفتوں کو مٹانے والا خدا ہے وہ آئندہ آنے والی زیادہ قوی مخالفتوں کو بھی چکنا چور کر کے رکھ دے گا اور دنیا سے ان کے نشان مٹا دے گا۔

جماعت احمدیہ نے بہرحال فتح کے بعد ایک اور فتح کی منزل میں داخل ہونا ہے دنیا کی کوئی طاقت اس تقدیر کو بہرحال بدل نہیں سکتی“۔

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔
(مینجر)

جماعت احمدیہ گنی کناکری کے چوتھے جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: طاہر محمود عابد۔مبلغ گنی کوناکری)

حضرت مسیح موعودؑ نے جہاں اسلام، قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور صحیح مقام کو دنیا پر واضح کیا وہیں ایک ایسی جماعت کی بنیاد بھی رکھی جو کہ ﴿ اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ ﴾ کی مصداق ٹھہری۔ لہذا اس جماعت کی تعلیم و تربیت کے لیئے ایک ایسے جلسہ کی بنیاد رکھی جس کے اغراض و مقاصد میں یہ شامل تھا کہ وہ زیادہ سے زیادہ دینی علوم حاصل کریں اور نئے سرے سے تیار ہو کر خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو دنیا میں قائم کرتے چلے جائیں۔ لہذا قادیان کی گمنام بستی سے شروع ہونے والا یہ سلسلہ آج سارے عالم میں پھیل چکا ہے اور اسی فیض سے حصہ پاتے ہوئے جماعت احمدیّہ گنی کناکری کو اپنے چوتھے جلسہ سالانہ کے بابرکت انعقاد کی توفیق ملی۔

مورخہ 21/مئی 2006ء بروز اتوار جلسہ کا انعقاد ہوا۔ گنی چونکہ سیرالیون جماعت کے ماتحت مشن ہے لہذا محترم امیر صاحب سیرالیون نے محترم خوشی محمد شاکر صاحب کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا۔

جلسہ کے لئے کناکری شہر میں کمیونٹی ہال بک کروایا گیا۔ جلسہ کی کامیابی کیلئے حضور انور کی خدمت میں خط کے علاوہ تمام احباب جماعت مرد و زن نے وقت کے علاوہ مالی قربانی میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور پندرہ دن پہلے جلسہ کی تیاریوں میں مصروف ہو گئے۔ دعوت نامے تیار کئے گئے اور بہت سے معززین شہر کو دعوت دی گئی۔

جلسہ میں مندرجہ ذیل موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

اسلام ایک عالمی مذہب، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم امن کا شہزادہ، احمدیّت یعنی حقیقی اسلام، اسلام میں اختلافات کا آغاز اور ناجی فرقہ۔

تمام تقاریر فرنچ اور لوکل زبان سوسو میں ہوئیں۔

جلسہ میں شمولیت کے لئے جناب عزت مآب ڈاکٹر محمد شیخو باہ ساکو (HE. Dr.Muhammad Shekho Bah) جو کہ گنی میں سیرالیون کے ایمبیسیڈر ہیں کو دعوت دی۔ وہ تشریف لائے اور اپنے افتتاحی خطاب میں انہوں نے سیرالیون میں جماعت کی خدمات کو سراہا اور اعتراف کیا کہ یہ جماعت احمدیّہ ہی ہے جو سیرالیون میں اسلام کی صحیح تعلیم لے کر آئی اور سیرالیون میں پہلی PRAYER BOOK متعارف کروائی۔ اور پھر انہوں نے کہا کہ جتنا متاثر مجھے احمدی مبلّغوں نے کیا ہے وہ میں بیان نہیں کر سکتا یہ بے غرض خدمت کرنے والے لوگ ہیں اور اس جماعت نے نہ صرف اسلام کی تبلیغ کی بلکہ دوسرے میدانوں میں بھی بلا رنگ و نسل و قوم و مذہب لوگوں کی خدمت کی ہے۔ انہوں نے گنی کے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ میں آپ لوگوں سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ وہ جو احمدی ہو چکے ہیں وہ احمدیّت کی روح کو سمجھیں اور جو نہیں ہوئے وہ صدق دل سے انہیں خوش آمدید کہیں کیونکہ یہ جماعت صد فیصد للّٰہی جماعت ہے۔ اس بات کا ثبوت سیرالیون میں ایک لمبے عرصے سے ان لوگوں کی بے لوث خدمات ہیں۔

اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا جو کہ سامعین نے بڑی توجّہ سے سنیں۔ دو بجے سہ پہر نمازوں کی ادائیگی اور طعام کے بعد دوسرے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی جس میں سوال و جواب کی مجلس کا اہتمام کیا گیا تھا۔ پروگرام کا یہ حصہ بہت دلچسپ رہا۔

اس جلسہ میں چار اقوام کے 200 افراد نے شرکت کی جس میں 80 غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔ اس طرح یہ جلسہ نہایت کامیابی سے شام پانچ بجے اپنے اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو گنی میں احمدیّت کی ترقی کا پیش خیمہ بنائے اور لوگوں کو ان انوار و برکات سے مالا مال کرے جو اس جلسہ سے وابستہ ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام دعائیں شاملین جلسہ کے حق میں پوری فرمائے۔ آمین

ایم ٹی اے آن۔دی۔ویب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مسلم ٹیلی وژن احمدیہ کی نشریات 10/جولائی 2006ء سے انٹرنیٹ پر باقاعدہ ٹی وی چینل کے طور پر 24 گھنٹے نشر کی جارہی ہیں۔ وہ گھر جہاں ڈش انٹینا کی پابندی ہے یا آپ کے دفتر، کالج، یونیورسٹی میں یا سفر کے دوران اپنے ہوٹل میں...... دنیا میں جہاں بھی ہوں ورلڈ وائڈ ویب پر ایم ٹی اے کی نشریات نارمل ٹی وی چینل کی طرح ہر وقت ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

لاگ آن کیجئے: www.mta.tv

مزید معلومات کیلئے فون کیجئے: +442088700922

یا ای میل بھیجئے: info@mta.tv

(چیئرمین۔ایم ٹی اے انٹرنیشنل۔لندن)

تبصرہ کتب

عبدالباسط شاہد

نام کتاب: گمنام و بے ہنر

مصنف: محمد سعید احمد

ناشر: خالد احمد سعید

''گمنام و بے ہنر'' سلسلہ کے ایک پرانے خادم کے حالات یا ان انعامات کا ذکر ہے جو مصنف کو والدہ کی دعاؤں اور احمدیت کو ایک انعام سمجھتے ہوئے اس کا شکر ادا کرنے کی برکت سے حاصل ہوئے۔

ایک مخلص، محنتی خادم سلسلہ کی زندگی کے حالات کا نام ''گمنام و بے ہنر'' نہایت پُرحکمت اور مصنف کی طبع رسا، نکتہ دانی اور حسن انتخاب کا ثبوت ہے۔ پاکستان میں احمدیوں پر بے جا ظالمانہ قوانین کی وجہ سے بہت سی پابندیاں عائد ہیں۔ طالبعلموں کو تعلیمی اداروں میں، ملازمین کو ملازمت میں اور کاروباری حضرات کو اپنے کاروبار میں دوسرے شہریوں کی طرح ترقی کے مواقع برابر نہیں ملتے۔ تاہم اللہ تعالیٰ نے مصنف کو زندگی کے مختلف ادوار میں یہ توفیق عطا فرمائی کہ وہ احمدیت کا ہر مجلس میں برملا ذکر ہی نہیں حسب موقع تبلیغ بھی کرتے رہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ مخالفین کی مخالفت کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی ترقی کے دروازے بند نہ کئے جا سکے۔

مصنف کو قادیان، ربوہ اور لاہور میں تعلیم حاصل کرنے کے مواقع حاصل ہوئے۔ زمانہ طالبعلمی سے ہی آپ کو اہم جماعتی خدمات کی توفیق ملتی رہی۔ اس کے بعد کم و بیش نصف صدی تک لاہور، سرگودھا، کراچی، پشاور، چک لالہ، راولپنڈی وغیرہ میں ملازمت کے ساتھ نہایت مفید و نتیجہ خیر خدمات کی توفیق ملتی رہی۔

سوانح عمریوں میں 'تحدیث نعمت' کا رنگ غالب ہوتا ہے اس لئے بالعموم سوانح نگار اپنی غلطیوں کو نظر انداز کر جاتے ہیں یا ایسے رنگ میں ذکر کرتے ہیں جس میں تعریف و توصیف کا رنگ پیدا ہو جائے مگر مصنف نے اپنی خداداد قوت مشاہدہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی غلطیوں کا برملا اعتراف و تذکرہ کرتے ہوئے ان سے سبق اور نصیحت حاصل کرنے کا ذکر بہت سادہ اور مؤثر انداز میں کیا ہے۔ صرف دو واقعات ملاحظہ ہوں۔ آپ لکھتے ہیں:

''1952-54ء میں خاکسار پہلے احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن لاہور کا سیکرٹری مال، پھر جنرل سیکرٹری اور پھر صدر تھا۔ خاکسار واحد شخص ہے جس کو بیک وقت پریذیڈنٹ احمدیہ کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور اور قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور شہر و ضلع کے عہدے بذریعہ انتخاب ملے۔ تعلیم الاسلام کالج لاہور میں ہونے کی وجہ سے لاہور کے مختلف کالجوں میں زیر تعلیم احمدی طلباء کی تعداد تقریباً چار صد تھی۔ ایک دن خاکسار کو بطور صدر احمدیہ کالجیئیٹ ایسوسی ایشن محترم شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ نے ارشاد فرمایا کہ بیرون ملک سے آئے ہوئے چند مبلغین کے اعزاز میں احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن چائے کی پارٹی دے اور شرکاء کی تعداد تقریباً دو صد ہو۔ مالی تنگی کا زمانہ تھا۔ پھر طلباء کے پاس فالتو رقم بھی نہیں ہوتی تھی جس کی وجہ سے 50 روپے کم پڑ گئے۔ مَیں نے سوچا کہ یہ تقریب دراصل تو جماعت کی ہے یہ کمی جماعت کے فنڈ سے پوری کر لیتے ہیں۔ خاکسار ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو مرکز سے آئے ہوئے اور چند ایک مقامی بزرگان سلسلہ ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور کوئی اہم مشورہ ہو رہا تھا۔ خاکسار اجازت لے کر ایک طرف بیٹھ گیا تو امیر صاحب نے آمد کا مقصد پوچھا۔ خاکسار کو دوسرے بزرگوں کے سامنے سوال کرتے ہوئے ہچکچاہٹ محسوس ہوئی تو امیر صاحب نے فرمایا کہ یہ سب مخلص احمدی ہیں تمہارا راز افشاء نہیں کریں گے۔ مَیں نے مدعا بیان کیا تو کہنے لگے بس اتنی سی بات تھی۔ کہنے لگے لکھ دو۔ مَیں نے رسید لکھ کر دی تو انہوں نے واپس کر دی اور کہا کہ مجھے رسید نہیں چاہئے۔ تمہاری تحریر چاہئے کہ امیر جماعت احمدیہ لاہور نے ایک دینی خدمت میرے سپرد کی تھی جو مَیں اپنی نالائقی کی وجہ سے نہیں کر سکا اور میری اتنی مدد کی جائے۔ مَیں نے کہا کہ یہ تو مَیں نہیں لکھوں گا۔ انہوں نے فرمایا کہ اتنے غیر تمند ہو تو پھر میرے پاس کیوں آئے ہو، جاؤ جا کر کام مکمل کرو۔ اس واقعہ کا مجھے یہ فائدہ ہوا کہ پھر سلسلہ کا کام کرتے ہوئے مجھے کوئی ایسی دشواری نہیں ہوئی۔ جو خدمت میرے سپرد ہوئی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کام مکمل کر دیا۔

محترم شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ نوجوانوں سے کام لینا خوب جانتے تھے۔ ان کی نفسیات کو سمجھتے تھے۔ نوجوانوں سے غلطیاں بھی ہو جاتی ہیں۔ وہ ناراض ہوتے تھے تو بس اتنا کہتے:۔

"There are very few people wise in this world, mostly they are otherwise"

یہ فقرہ غلطی کرنے والے نوجوانوں کے لئے کافی تازیانہ ہوتا تھا۔'' (صفحہ 48-49)

ایک اور سبق آموز واقعہ کا ذکر آپ یوں کرتے ہیں:

''مَیں انجینئرنگ کالج میں تھا۔ ہمارے پرنسپل کی ایک یہ عادت تھی کہ کسی کلاس میں پیریڈ شروع ہونے کے دس پندرہ منٹ بعد خاموشی سے داخل ہوتے۔ پچھلی سیٹ پر بیٹھ جاتے۔ استاد اور طلباء کا بغور جائزہ لیتے۔ باری باری وہ روزانہ مختلف کلاسوں میں جاتے۔ ہمارے ایک جرمن پروفیسر تھے۔ کئی کتب کے مصنف تھے اور اپنے مضمون میں بہت شہرت رکھتے تھے۔ وہ لیکچر کے دوران کوئی مداخلت پسند نہ کرتے تھے اس لئے کلاس میں داخل ہونے کے بعد تمام دروازے بند کروا دیتے اور اندر سے چٹخنی چڑھا دیتے۔ ایک دن پرنسپل صاحب ان کی کلاس میں آئے۔ دیکھا تو دروازہ اندر سے بند تھا۔ انہوں نے کھٹکھٹایا تو پروفیسر کریمر نے پوچھا کہ کون ہے تو پرنسپل نے اپنا نام بتایا۔ پروفیسر صاحب نے پوچھا کہ کیا کام ہے تو پرنسپل نے کہا مَیں تمہاری کلاس میں کچھ دیر بیٹھنا چاہتا ہوں۔ پروفیسر نے کہا کہ کل کلاس شروع ہونے سے پانچ منٹ قبل آ جائیں مگر دروازہ نہ کھولا۔ پرنسپل نے دوسرے روز ایسا ہی کیا۔ اس واقعہ کا دونوں کے تعلقات پر کوئی منفی اثر نہ پڑا۔ ہم پاکستانی طلباء کے لئے ان یوروپین اساتذہ کا یہ انداز حیران کن تھا''۔

آپ کی خدمات کی فہرست کافی طویل ہے تاہم ابتدا میں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی قیادت اور خدمت خلق کے یادگار کارنامے اور پھر آخر میں سیکرٹری وقف نو جماعت احمدیہ لاہور کی حیثیت میں آپ کو تاریخی خدمات کی سعادت حاصل ہوئی۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا دورۂ انڈونیشیا

جماعت احمدیہ برطانیہ کے ''سیدنا طاہرؒ سووینئر'' میں مکرم بشیر احمد صاحب کے قلم سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے تاریخی دورۂ انڈونیشیا کا حال رقم ہے جو کہ کسی بڑے مسلمان ملک کا کسی خلیفہ وقت کا پہلا دورہ تھا۔

مؤرخہ 19 جون 2000ء کو حضور انور رحمہ اللہ مع قافلہ براستہ ہالینڈ، انڈونیشیا کے لئے روانہ ہوئے۔ ہالینڈ سے تقریباً بارہ گھنٹے کی مسلسل فلائٹ کے بعد جہاز سنگاپور پہنچا۔ وہاں ایک گھنٹہ کا stay تھا۔ پھر سوا گھنٹہ کی فلائٹ کے بعد جہاز انڈونیشیا میں اترا۔ جہاز کے دروازہ پر مکرم امیر صاحب انڈونیشیا و دیگر سرکردہ احباب نے حضورؒ کا استقبال کیا۔ حضورؒ کو VIP گاڑیوں میں VIP لاؤنج میں لے جایا گیا جہاں پروفیسر دوام صاحب نے حضور انور کا استقبال کیا۔ انہوں نے ہی لندن آ کر حضور انور کو انڈونیشیا آنے کی دعوت دی تھی جو حضورؒ نے قبول فرمائی۔

ایئرپورٹ سے باہر ہزاروں احمدی مرد و زن موجود تھے۔ حضورؒ کا قافلہ پولیس کاروں کی Escort میں حضور کی قیام گاہ تک پہنچا۔ حضورؒ کا قیام برادرم قیوم صاحب کے ہاں تھا۔ جماعت نے ہوٹل میں قیام کی تجویز دی تھی لیکن حضورؒ نے پسند نہ فرمایا کہ اِس طرح جماعت پر مالی بوجھ پڑتا ہے۔ حضورؒ میں مَیں نے یہ بات دیکھی ہے کہ وہ شان و شوکت کی بجائے سادگی پسند کرتے اور بے جا اخراجات سے ہمیشہ پرہیز کرتے تھے۔ چنانچہ اگر کسی ملک میں جماعتی رہائش ممکن نہ ہو تو Huts وغیرہ میں رہنا پسند کرتے تھے نہ کہ Luxry ہوٹل میں۔

21/جون کی صبح حضورؒ پارلیمنٹ ہاؤس تشریف لے گئے جہاں چیئرمین نیشنل اسمبلی جناب امین الرئیس صاحب سے ملاقات کی جو 35 منٹ جاری رہی۔ اس ملاقات کی خبر نیشنل اخبار اور نیشنل TV نے بھی دی۔ پارلیمنٹ ہاؤس سے حضورؒ انڈونیشیا کی جماعت کے مرکز Parung تشریف لے گئے جو جکارتہ سے 50 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں مجلس عاملہ کے ساتھ میٹنگ میں حضورؒ نے فرمایا کہ جماعت انڈونیشیا کے لمبے صبر، حوصلہ اور دعاؤں کے بعد آج خلیفۃ المسیح آپ میں موجود ہے۔ نیز فرمایا کہ میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ نئی صدی کے اختتام سے قبل انڈونیشیا سب سے بڑا احمدی مسلم ملک ہوگا۔

22/جون کو حضورؒ یوگ یکارتہ تشریف لے گئے جو یونیورسٹیوں کا شہر کہلاتا ہے۔ یہاں 900 سے زائد احباب نے بیعت کی توفیق پائی جن میں ایک صوبائی ممبر پارلیمنٹ بھی شامل تھے۔ وہ اپنے ساتھ 220 آدمی لائے تھے۔ 24 جون کو حضورؒ نے ایک یونیورسٹی میں خطاب فرمایا جس کے بعد مجلس سوال و جواب ہوئی۔

25 جون کو حضورؒ بذریعہ ٹرین Manislor اور Ceribon کیلئے روانہ ہوئے۔ ٹرین کی رفتار زیادہ نہ تھی۔ پہاڑی علاقہ، دلکش مناظر، حسین وادیاں، پھلدار درخت۔ حضور اس کی تعریف کرتے کہ انڈونیشین لوگ کھیتی باڑی کرتے عام نظر آتے تھے اور انہوں نے ذرا سی زمین بھی خالی نہیں چھوڑی ہوئی تھی۔ پہاڑی علاقہ میں ایک دو فٹ جگہ ملی تو وہاں پر بھی کاشتکاری کی ہوئی تھی۔ زیادہ تر چاول ہی ہے۔ پانی مختلف مقامات سے لے کر آتے ہیں، ٹیوب ویل سسٹم نہیں ہے، بس قدرتی پہاڑوں سے نکلتا ہے اور وہ ایک کیاری سے دوسری کیاری اور اسی طرح گزرتے ہوئے آگے چلتا رہتا ہے۔ جہاں فصل میں فاصلہ آتا ہے وہاں مٹی میں کدو کر کے چھوٹی چھوٹی مچھلیاں ڈال دی جاتی ہیں اور اس طرح دو تین ماہ میں مچھلی کی فصل بھی مل جاتی ہے۔ کیلا اتنی وافر مقدار میں ہے کہ بیان کرنا مشکل ہے۔ ناریل بھی بہت ہے۔ کھانے کے ساتھ ناریل کا پانی جو کہ حضورؒ کو بہت پسند تھا، پیتے تھے۔

نمک، مرچ اور گرم مصالحہ کا استعمال بہت کم ہوتا ہے۔ جب پہلی مرتبہ کھانا حضورؒ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو بالکل پھیکا تھا۔ حضورؒ نے مجھے فرمایا کہ ان کو کہو کہ مرچیں ڈالیں۔ ضیافت ٹیم کو پیغام دیا تو انھوں نے اَور مرچیں ڈالیں مگر کھانا پھر بھی پھیکا تھا۔ فرمایا اَور ڈلواؤ۔ جب ان سے مزید مرچیں ڈالنے کو کہا تو وہ عورتیں کانوں کو ہاتھ لگاتیں کہ اتنی مرچیں!!۔

ٹرین چربون اسٹیشن پر رُکی جہاں ایک بہت بڑی تعداد نے حضور کا استقبال کیا۔ مشن ہاؤس میں نئے تعمیر شدہ مبارک ہال کی تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ پھر مانسلور تشریف لے گئے۔ یہ ایک بہت بڑا قصبہ ہے، اس کی 80 فیصد آبادی احمدی ہے۔ راستہ میں غیراحمدیوں نے سڑک کو بلاک کر کے ٹائروں کو آگ لگائی ہوئی تھی۔ مگر خدام نے راستہ بدل لیا۔ یہاں تقریباً چھ سات ہزار لوگ تھے، حضور سفر سے تھکے ماندے تھے لیکن اسکے باوجود ہر ایک سے مصافحہ کیا۔ عورتوں سے ملے بچوں کو پیار کیا۔ پھر نماز مغرب و عشاء ادا کی۔ بعد میں مجلس عرفان ہوئی جو کئی گھنٹہ جاری رہی۔ 26 جون کو حضورؒ نے فجر کی نماز پڑھائی تو تین ہزار کے قریب حاضری تھی۔

یہاں سے روانہ ہو کر تاسک ملایا پہنچے اور راستہ میں سنگاپور میں بھی احمدیوں کو شرف مصافحہ بخشا۔ یہاں حضورؒ مسجد مبارک کے محراب میں تشریف لے گئے جو 1939ء میں حضرت مولوی رحمت علی صاحب نے بنوائی تھی۔ حضورؒ نے محراب میں کھڑے ہو کر دعا کروائی۔ دعا سے قبل فرمایا کہ اس دعا میں ان شہیدانِ احمدیت کو بھی شامل رکھیں جو اس علاقہ میں شہید ہوئے ہیں۔ پھر Wuanasigara کیلئے روانگی ہوئی۔ یہاں 4 ہزار سے زائد احباب نے حضورؒ کا پُرجوش استقبال کیا۔ یہ سارے کا سارا علاقہ بفضل تعالیٰ احمدی ہے۔ قدرتی نظارے بھی بہت دلکش ہیں۔ یہاں سب سے اوپر والی چوٹی پر بھی گئے۔ پہلے پروگرام تھا کہ حضورؒ کو سڑک کی بجائے ہیلی کاپٹر کے ذریعہ لائیں گے اور چوٹی پر ہیلی کاپٹر کو اتارنے کے لیے جگہ بھی ہموار کی گئی تھی۔ لیکن ہیلی کاپٹر پر بہت اخراجات آتے تھے اس لئے حضورؒ نے فرمایا کہ خدا پر توکل کر کے سڑک کے ذریعہ ہی چلیں۔ یہاں کے احمدی بھی اپنے اخلاص، محبت اور ایمان میں اپنی ایک مثال تھے۔ اس علاقہ میں 1940ء سے جماعتیں قائم ہیں۔ یہاں پر حضورؒ نے ایک سیکنڈری سکول کی اینٹ پر دعا کی اور سکول کا نام مولانا عبدالواحد صاحب کے نام پر رکھا جو اس علاقہ کے سب سے پہلے مبلغ تھے۔ ایک مسجد کی تختی پر بھی حضورؒ نے اپنا نام لکھا اور دستخط فرمائے جو کہ نئی تعمیر ہونے والی مسجد میں لگائی گئی۔

وہاں ایک نمائش کا معائنہ بھی فرمایا۔ اس علاقہ میں ایک احمدی کی فیکٹری ہے جو ریشم کا دھاگہ اور کپڑا تیار کرتے ہیں۔ نمائش میں ریشم کے دھاگے سے لے کر کپڑا تیار ہونے تک کا Process دکھایا گیا۔ اس Process میں استعمال ہونے والی مشینری ایک احمدی انجینئر نے خود ڈیزائن اور تیار کی ہے۔ پھر حضورؒ نے مسجد میں نمازیں پڑھائیں اور مردوں سے مصافحہ کیا۔ جب باہر تشریف لائے تو سڑک کے دونوں طرف بچیاں نغمے گا رہی تھیں۔ سب کی نظریں جھکی ہوئیں اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ کبھی حضور دائیں طرف والوں سے پیار کرتے، سر پر ہاتھ پھیرتے، کبھی بائیں طرف والے بچے بچیوں سے پیار کرتے۔ چھوٹے چھوٹے بچے بچیاں جو کہ تین سال کے ہونگے، حضور انور کا ہاتھ چومتے اور رو پڑتے۔ پھر حضورؒ عورتوں کی طرف تشریف لے گئے۔ سب خلیفہ وقت کی آواز سننے کو ترستی نگاہوں سے گم سم بیٹھی تھیں۔

پھر حضورؒ Garut تشریف لے گئے جہاں ایک احمدی مکرم اُکن صاحب کے ہوٹل میں قیام فرمایا۔ یہ پہاڑی علاقہ تھا، یہاں سوئمنگ پول بھی تھا جس میں پہاڑوں سے گرم پانی آتا تھا۔ پہاڑ آتش فشاں تھے۔ اس پانی میں بہت سلفر تھی جو جلد کیلئے بہت موزوں ہوتی ہے۔

27 جون کو نماز فجر حضور نے مسجد محمود میں پڑھائی جو انڈونیشیا میں پہلی احمدیہ مسجد ہے۔ یہ حضرت مولوی رحمت علی صاحب مرحوم نے 1937ء میں تعمیر کروائی تھی۔ اگلے روز حضورؒ جکارتہ پہنچے جہاں صدارتی محل میں صدر مملکت انڈونیشیا سے ملاقات کی جو 20 منٹ جاری رہی۔ پھر محل کے پریس روم میں پریس کانفرس ہوئی۔ پھر حضورؒ نے جکارتہ کی مرکزی مسجد میں ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں۔ یہاں تین ہزار سے زائد افراد کو شرف مصافحہ بخشا اور خواتین کے ساتھ مجلس سوال و جواب ہوئی اور پھر نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد واپسی ہوئی۔

29 جون کو ریجنٹ ہوٹل میں "Indonesian Muslim Intellectuals Dialogue" کے تحت ایک پروگرام کی صدارت مکرم پروفیسر دوام صاحب نے کی۔ حضورؒ نے انگریزی میں خطاب فرمایا۔ پھر مجلس سوال و جواب ہوئی۔ پھر حضورؒ جماعت کے مرکز تشریف لے گئے اور جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ فرمایا۔ جلسہ سالانہ میں سترہ ہزار کی حاضری تھی۔ اس روز شام ساڑھے چار بجے سے لے کر ساڑھے چھ بجے تک موسلادھار بارش ہوئی۔ نماز مغرب پر مکرم امیر صاحب نے حضورؒ سے بارش بند ہونے کیلئے دعا کی درخواست کی۔ حضورؒ نے دعا کی اور خدا کے فضل سے بارش اسی لمحے رک گئی۔ حضورؒ نے اگلے روز خواتین کے جلسہ میں اس معجزہ کا ذکر بھی فرمایا۔

حضور انور نے جزیرہ Sulawasi کے چیف بونے (Bone) سے بھی ملاقات فرمائی۔ یہ صاحب دو ہزار کلومیٹر کا سفر کر کے حضور سے ملاقات کے لئے آئے تھے اور انہوں نے حضور انور کے ساتھ تصویر بھی بنوائی کہ میں یہ تصویر اپنے محل میں رکھوں گا۔ یہاں اجتماعی بیعت کی تقریب میں 1754/افراد نے شرکت کی۔

جلسہ کے آخری اجلاس میں اختتامی دعا سے قبل حضورؒ نے فرمایا کہ میں نے جو خلوص، جذبہ، پیار اور محبت انڈونیشیا کی جماعت میں دیکھا ہے، کہیں کسی جماعت میں ایسا خلوص، پیار اور محبت نہیں دیکھا۔ حضورؒ نے مزید فرمایا کہ باہر سے آنے والو یہ پیغام سن لو اور یاد رکھو کہ واپس جا کر اپنے ملکوں میں یہ پیغام دو کہ انڈونیشیا جیسا خلوص اور پیار اپنے اندر پیدا کرو اور ان جیسا بنو۔

2/جولائی کو حضور انور جکارتہ سے بذریعہ جہاز Padang (سماٹرا) تشریف لائے۔ ظہر و عصر مسجد مبارک میں پڑھائی اور ڈیڑھ ہزار سے زائد افراد کو شرف مصافحہ بخشا۔ لوگ حضورؒ کے ہاتھوں کو چومتے اور سسکیاں لے کر روتے۔ پھر عورتوں میں تشریف لے گئے۔ جیسے ہی عورتوں کی نظر حضورؒ پر پڑی تو فوراً شدتِ جذبات سے رو پڑیں۔ ان غریب لوگوں کے پاس اتنے ذرائع نہیں تھے کہ وہ جلسہ انڈونیشیا پر جا سکتے۔ حضورؒ نے بچوں کو پیار کیا، اپنے ساتھ لگایا۔ گود میں بٹھایا اور ان سے باتیں کرتے رہے۔ نماز مغرب اور عشاء کے بعد مجلس عرفان ہوئی جو رات نو بجے تک جاری رہی۔

4 جولائی کو حضور انور فجر کی نماز کے بعد اس مقام پر تشریف لے گئے جہاں حضرت مولوی رحمت علی صاحب مرحوم کا مکان تھا جو کہ ایک معجزانہ نشان کے طور پر آگ سے محفوظ رہا تھا۔ مولوی صاحب کو لوگوں نے کہا کہ آگ لگی ہوئی ہے آپ نکل آئیں مگر انہوں نے کہا کہ میرے مکان کو کچھ نہیں ہوگا کیونکہ آگ مسیح کے غلاموں کی غلام ہے۔ آجکل یہاں بازار ہے اور مارکیٹ بن چکی ہے۔ حضورؒ نے اُس جگہ پر کھڑے ہو کر بڑی پُرسوز دعا کی۔

Padang میں گورنر سماٹرا سے ملاقات بھی فرمائی، واقفینِ نو بچوں کے ساتھ پروگرام بھی ہوا۔ اجتماعی بیعت میں ساٹھ افراد نے بیعت کی۔ بیعت کے بعد سب کو حضورؒ نے مصافحہ کا شرف بخشا۔ شام کو Sadona Hotel میں معززین اور علماء کے ساتھ ڈنر اور مجلس سوال و جواب ہوئی۔ یہ مجلس 10 بجے اختتام پذیر ہوئی۔

6 جولائی کی صبح ہوٹل Sari Pan Pacific Jakarta میں حضورؒ نے ہومیوپیتھی کے عنوان پر خطاب فرمایا۔ اخبار اور ٹی وی کے نمائندے بھی موجود تھے۔ خطاب کے بعد سوال و جواب کا پروگرام ہوا۔ سامعین میں ڈاکٹرز، پروفیسرز، یونیورسٹی کے طلباء و طالبات اور دیگر احباب شامل تھے۔ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ کئی لوگ کھڑے تھے۔ مجلس سوال و جواب میں ایک مولوی قسم کے شخص نے بلاوجہ اعتراض پر اعتراض کرنے شروع کردیئے۔ حضورؒ اگرچہ شائستگی سے جواب دیتے رہے لیکن اُس شخص کا انداز بہت جارحانہ تھا۔ آخر سپیکر اسمبلی جناب امین رئیس صاحب جو وہاں تشریف فرما تھے، انہوں نے اُس شخص کو کہا کہ حضورؒ صحیح کہہ رہے ہیں، آپ اب تشریف رکھیں اور اپنا باغیانہ رویہ نہ دکھائیں۔ پھر ایک اَور اُسی حلیہ کا شخص کھڑا ہوگیا لیکن وہ کہنے لگا کہ جو کچھ احمدیہ جماعت کرتی ہے میں بالکل متفق ہوں کہ ایسی جماعت دنیا میں اگر ہے تو صرف جماعت احمدیہ ہے جس کا TV چینل بالکل اسلامی، افریقہ اور غریب ممالک میں ہسپتال، سکول...... یہ ہے اسلام۔ یہ چھوٹی سی جماعت ہو کر اتنے بھلائی کے کام کر رہے ہیں۔ حضورؒ نے اس شخص کو اپنے پاس بلایا اور مصافحہ کیا۔ یہ شخص آسٹریلین تھا لیکن لمبے عرصہ سے انڈونیشیا میں مقیم تھا اور مسلمان تھا۔

اس دورہ کے دوران انڈونیشین احباب کا خلوص، محبت، جماعت سے پیار، خلیفہ وقت کو دیکھنے کی تڑپ، بے قراری اور جس طرح وہ لوگ اپنی آنکھیں بچھاتے تھے۔ یہ سب کچھ ایسا تھا جو مجھے کبھی پہلے کسی جگہ بھی دیکھنے کو نہیں ملا۔

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
1st September 2006 –7th September 2006

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 1st September 2006

00:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
00:25	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 137, Recorded on: 12/03/1996.
01:30	Huzoor's Tours: Huzoor's visit to India.
02:40	Al Maa'idah: A cookery programme
03:15	Children's Class with Huzoor. Recorded on 29th August 2004 in Germany.
04:20	Moshaairah: An evening of poetry.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:15	Children's Class with Huzoor. Recorded on 3rd September 2004 in Switzerland.
08:10	Les Francais C'est Facile: No. 73
08:35	Siraiki Service
09:05	Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session 7, Recorded on 21st March 1994.
10:05	Indonesian Service
11:05	Seerat Sahaba Rasool
12:00	LIVE Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, From Baitul Futuh.
13:10	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:00	Bangla Schomprochar
15:20	Seerat Sahaba Rasool [R]
16:00	Friday Sermon [R]
17:00	Interview
18:00	Les Francais C'est Facile: No. 73 [R]
18:30	Arabic Service
20:30	MTA International Jamaat News [R]
21:15	Friday Sermon [R]
22:30	Urdu Mulaqa'at: Session 7 [R]

Saturday 2nd September 2006

00:00	Tilaawat & MTA Jamaat News
00:55	Les Francais C'est Facile: No. 73
01:20	Liqaa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 138, Recorded on: 13/03/1996.
02:30	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 1st September 2006.
03:20	Bangla Shomprochar
04:20	Interview
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:10	Children's Class with Huzoor. Recorded on 11th September 2004 in Belgium.
08:20	Friday Sermon [R]
09:20	Ashab-e-Ahmad
10:00	Indonesian Service
11:00	French service
12:00	Tilaawat & MTA Jamaat News
12:55	Bangla Schomprochar
14:00	Intikhab-e-Sukhan: Nazm request programme
15:00	Children's Class [R]
16:05	Moshaairah: An evening of poetry.
17:25	Question and Answer Session in Urdu with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 08/07/1995, Part 1.
18:30	Arabic Service
20:35	MTA International Jamaat News
21:10	Children's Class [R]
22:10	Ashab-e-Ahmad [R]
22:55	Friday Sermon [R]

Sunday 3rd September 2006

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA International News Review
01:00	Husn-e-Biyan: A quiz programme
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 139, Recorded on: 14/03/1996.
02:40	Ashab-e-Ahmad
03:25	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 1st September 2006.
04:25	Moshaairah: An evening of poetry
06:00	Tilaawat, Hamari Taleem & MTA News Review
07:15	Bustan-e-Waqfe Nau Class with Huzoor. Recorded on 25th September 2004.
08:15	Learning Arabic: Programme No. 28
08:50	Huzoor's Tours: Huzoor's visit to India.
10:00	Indonesian Service
10:55	Spanish translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Jama'at. Recorded on 30th January 2006.
12:05	Tilaawat, Hamari Taleem & MTA News Review
13:05	Bangla Schomprochar
14:00	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 1st September 2006.
15:00	Jalsa Salana USA 2006: LIVE proceedings from Jalsa Salana USA 2006.
18:00	Learning Arabic: Programme No. 28 [R]
18:30	Arabic Service
19:25	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 140, Recorded on: 27/03/1996.
20:25	MTA International News Review
21:00	Proceedings from Jalsa Salana USA 2006. [R]

Monday 4th September 2006

00:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
00:50	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 140, Recorded on: 27/03/1996.
01:55	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 1st September 2006.
02:55	Proceedings from Jalsa Salana USA 2006.
06:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:15	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class with Huzoor. Recorded on 26th September 2004.
08:20	Le Francais C'est Facile: Programme No. 21
09:00	Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 1, Recorded on: 13/07/1997.
10:05	Indonesian Service
11:10	Signs of Latter Days
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00	Bangla Schomprochar
14:00	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on: 23/09/2005.
14:55	Signs of Latter Days
15:50	Intikhab-e-Sukhan: Nazm request programme
16:55	Rencontre Avec Les Francophones [R]
18:00	Medical Matters: A series of health programmes
18:30	Arabic Service
19:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 141, Recorded on: 28/03/1996.
20:35	International Jamaat News
21:10	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class [R]
22:30	Friday Sermon Recorded on: 23/09/2005 [R]
23:25	Medical Matters [R]

Tuesday 5th September 2006

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:00	Le Francais C'est Facile: Programme No. 21
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 141, Recorded on: 28/03/1996.
02:35	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on: 23/09/2005.
03:30	Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 1, Recorded on: 13/07/1997.
04:40	Medical Matters: A series of health programmes.
05:15	Signs of Latter Days
06:00	Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
07:05	Bustan-e-Waqfe Nau Class with Huzoor. Recorded on 20th November 2004.
08:05	Learning Arabic: Programme No. 28
08:40	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 18/06/1996. Part 1.
09:25	MTA Variety: A hospital on the Hills
09:55	Indonesian Service
10:55	Sindhi Service
12:00	Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
13:05	Bangla Shomprochar
14:10	Concluding address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Community on the occasion of Jalsa Salana Belgium 2006. Recorded on: 4th June 2006.
14:50	MTA Variety [R]
15:40	Learning Arabic: Programme No. 28 [R]
16:00	Bustan-e-Waqfe Nau Class [R]
17:00	Seerat-un-Nabi (saw)
17:45	Question and Answer Session [R]
18:30	Arabic Service
20:30	MTA International News Review Special
21:05	Bustan-e-Waqfe Nau Class [R]
22:05	Seerat-un-Nabi (saw) [R]
22:50	Address by Hadhrat Khalifatul Masih V [R]

Wednesday 6th September 2006

00:05	Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA Jamaat News
01:15	Learning Arabic: Programme No. 28
01:35	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 142, Recorded on: 02/04/1996.
02:50	Jalsa Salana USA 2005: Speech delivered by Maulana Zia-ul-Huq Kausar on the topic of "righteousness".
03:30	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 18/06/1996. Part 1.
04:30	MTA Variety: A Hospital on the Hills.
05:15	Seerat-un-Nabi (saw)
06:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:10	Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Atfal) Class with Huzoor. Recorded on 21st November 2004.
08:20	Seerat Hadhrat Masih-e-Ma'ood (as)
09:00	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 18/06/1996. Part 1.
10:05	Indonesian Service
11:10	Swahili Service
12:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
13:20	Bangla Shomprochar
14:20	From the Archives: Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), Recorded on: 31/12/1982.
15:00	Jalsa Speeches: A speech delivered by Abdullah Wagishauser on the topic of "Islamic teachings in European countries" on the occasion of Jalsa Salana Germany, recorded on 23rd August 2003.
16:05	Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Atfal) Class [R]
17:25	Question and Answer Session [R]
18:30	Arabic Service
19:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 143, Recorded on: 03/04/1996.
20:35	International Jamaat News
21:10	Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Atfal) Class [R]
22:20	Jalsa Speeches [R]
23:20	Friday Sermon: From the Archives [R]

Thursday 7th September 2006

00:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:00	Husn-e-Biyan
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 143, Recorded on: 03/04/1996.
02:55	MTA Variety: A talk by Dr. Mohyuddin Mirza on 'The Philosophy of the Teachings of Islam' written by Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad, The Promised Messiah (as). Part 1.
03:15	Hamaari Kaa'enaat
03:40	Friday Sermon: Recorded on: 31/12/1982.
04:20	MTA Variety: A documentary on Australian Birds.
05:15	Jalsa Speeches: A speech delivered by Abdullah Wagishauser on the topic of "Islamic teachings in European countries" on the occasion of Jalsa Salana Germany, recorded on 23rd August 2003.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
06:55	Children's Class with Huzoor. Recorded on 27th November 2004.
08:00	English Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) with English speaking guests. Session no. 18, Recorded on 22nd May 1994.
09:00	Huzoor's Tours: Huzoor's visit to India.
10:10	Indonesian Service
11:10	Pushto Muzakarah
11:55	Tilaawat, Dars & MTA News Review
12:55	Bengali Service: Bengali translation of Friday Sermon, recorded on 1st September 2006.
13:55	Tarjamatul Qur'an Class. In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 146, Recorded on: 12/08/1996.
15:00	Huzoor's Tours: Huzoor's visit to India [R]
16:10	Moshaairah: An evening of poetry
17:25	English Mulaqa'at [R]
18:30	Arabic Service
20:30	News Review Mid week
21:05	Tarjamatul Qur'an Class. Session 146 [R]
22:05	Al Maa'idah
22:25	MTA Variety
22:55	Children's Class [R]

****Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00GMT & 17:00GMT***

Al Fazl International Weekly, London

22 DEAR PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 13 | Friday August 25, 2006 | Issue No. 34

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت

سائنس کے خلاف ”علماء“ کے ”جہادی کارنامے“

پاکستان کے معروف دانشور اور ممتاز مؤرخ جناب ڈاکٹر مبارک علی صاحب کے قلم سے:

”ہندوستان میں انگریزی اقتدار نے یہاں کے معاشرے کی ہیئت وساخت میں بنیادی اور انقلابی تبدیلیاں کیں ۔سیاسی وثقافتی اور معاشی تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ سائنسی اور فنی ایجادات نے مذہبی عقائد اور توہمات پر کاری ضربیں لگائیں اور مذہبی رجعت پرستی کو کمزور کیا۔ اس عمل میں یورپی اور ہندوستانی معاشروں میں فرق نمایاں اور واضح رہا کیونکہ یورپی معاشرہ سائنسی اور فنی ایجادات کے عمل کے نتیجے میں ذہنی طور پر آگے بڑھا اور معاشرے کی ترقی میں ہر فرد نے برابر کا حصہ لیا اور ان تمام ایجادات کو جو وقت کی ضرورت کے تحت عمل میں آئی تھیں انہیں نہ صرف ذہنی طور پر قبول کیا بلکہ یہ ان کی زندگی میں رچ بس گئیں۔اس کے مقابلے میں ہندوستان میں یہ ایجادات یورپ سے آئیں اور ایک ایسے معاشرے میں رائج ہوئیں جو ذہنی طور پر ان کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں تھا۔ اس لئے ہر نئی چیز کو شک وشبہ کی نظروں سے دیکھا اور ان کو قبول کرتے ہوئے خوف وجھجک کا مظاہرہ کیا۔

مسلمان معاشرے میں خصوصیت سے علماء کا طبقہ نئی سائنسی اور فنی ایجادات کا زبردست مخالف تھا۔اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کا نظام تعلیم پرانی اور فرسودہ روایات پر قائم تھا اور ہر زمانے کی تبدیلیوں اور وقت کے تقاضوں کے ساتھ ساتھ اس میں کسی قسم کا ردّوبدل نہیں کیا گیا تھا۔ بنیادی طور پر مسلمان معاشرے میں جو نظام تعلیم رائج تھا اس کا مقصد یہ تھا کہ صرف وہ مضامین پڑھائے جائیں جن سے عقائد اور ایمان سلامت رہے اور ایسے تمام مضامین، افکار ونظریات جو ذہن میں شک وشبہ پیدا کریں اور جن سے عقائد کے بارہ میں سوالات پیدا ہوں انہیں قطعی طور پر نہ پڑھایا جائے۔ چنانچہ ابتداء ہی سے ہندوستان کے علماء فلسفے کے مخالف تھے کیونکہ فلسفہ ذہن میں شک وشبہ پیدا کرکے ہر چیز کو عقل کی کسوٹی پر پرکھتا ہے۔ اس لئے دیوبند کے سربراہ مولانا رشید احمد گنگوہی نے فلسفے کو دیوبند کے نصاب میں نہیں رکھا اور سختی کے ساتھ اس بات کو کہا کہ جو میرا شاگرد فلسفے سے شغل رکھے گا وہ میرا مرید اور میرا شاگرد نہیں[1]۔دیوبند کا نصاب درس نظامی جو اٹھارھویں صدی میں تیار کیا گیا تھا اور اسی کو بغیر تبدیلی کے پڑھایا جاتا تھا اس نصاب کے اہم مضامین تھے عربی، صرف ونحو، منطق، حکمت، ریاضی، بلاغت، فقہ، اصول فقہ، کلام، تفسیر اور حدیث۔

اس نصاب میں نہ تو اسلامی ملکوں کی تاریخ تھی، نہ ہندوستان کی تاریخ، نہ جغرافیہ، نہ سائنس کے علوم۔مشیر الحق نے اس کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

”جدید سائنس پر کوئی زور نہیں دیا جاتا تھا ۔طالبعلموں کو باقاعدہ کوئی جدید ہندوستان یا یورپی زبان پڑھائی جاتی تھیں ۔ انگریزی بھی نہیں جو ہندوستان کی دوسری زبان بن چکی تھی۔عالمی تاریخ کو پڑھانے کا کوئی انتظام نہیں تھا اور نہ ہی ہندوستان کی تاریخ پڑھائی جاتی تھی یا جغرافیہ اور دوسرے سماجی علوم ۔ایسی کوئی کتاب نصاب میں نہیں تھی جو غیر مسلموں کے بارہ میں معلومات فراہم کرتی ہو“[2]۔

دیوبند، فرنگی محل اور مظاہر العلوم اور ان جیسے مدرسوں نے جن طالبعلموں کو پیدا کیا وہ جدید تعلیم، جدید روایات اور وقت کی تبدیلیوں سے قطعی ناواقف تھے۔اور ذہنی طور پر وہ عہد وسطیٰ کی پیداوار تھے۔نئے سیاسی وسماجی اور سائنسی وفنی ایجادات اور تبدیلیوں سے نہ صرف ناواقف تھے بلکہ اس عمل کو سمجھنے سے قاصر تھے۔اس لئے یہ نہ کوئی پیشہ اختیار کر سکتے تھے اور نہ کوئی ملازمت۔ ان کی جگہ صرف مدرسے اور مسجد میں تھی اور اپنے معاشی مسائل کو حل کرنے کے لئے ان کی کوشش تھی کہ مذہبی ادارے قائم ہوتے رہیں، چندہ جمع ہوتا رہے اور لوگ مذہبی عقائد و توہمات سے چمٹے رہیں۔ اس لئے انہوں نے سائنس، آرٹ اور فن میں ہونے والی ہر نئی چیز کی مخالفت کی۔اس کا اندازہ ان فتووں سے کیا جاسکتا ہے جو فتاویٰ دارالعلوم اور ”فتاویٰ رشیدیہ“ میں سائنسی ایجادات اور سماجی تبدیلیوں کے خلاف درج ہیں مثلاً انگریزی ہیٹ اور ٹوپی کا استعمال مسلمانوں کے لئے جائز نہیں کیونکہ یہ نصاریٰ کی نقل اتارتا ہے[3]۔

تصویر کشی میں کہا گیا ہے کہ: تصویر کشی شریعت اسلامیہ میں مطلقاً حرام ہے۔خواہ قلم سے ہو یا فوٹو گرافی ۔ جو تصویر محض زیب وزینت کے لئے رکھی جائے اگر وہ جاندار کی ہے تو ناجائز ہے لیکن اگر اسے کسی ذلت کی جگہ پر ڈال دیا جائے جیسے جوتوں کے فرش پر یا ایسی ہی جگہ تو پھر جائز ہے۔طبی معلومات یا نقشہ جنگ کے لئے بھی مکمل تصویر رکھنا جائز نہیں۔طبی ضرورت کے لئے ہر عضو کی علیحدہ علیحدہ تصویر رکھی جائے۔بجز سر کے اس کی تنہا رکھنا بھی جائز نہیں ۔مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ کسی جاندار کی تصویر بنانا خواہ مجسمے تصویر کی صورت میں ہو یا نقش ورنگ کی صورت میں، خواہ قلم سے بنائی جائے یا پریس میں چھپوائی جائے یا کیمرے کے ذریعہ تصویر لی جائے، یہ سب گناہ کبیرہ ہے۔ چار قسم کی تصویروں کو جائز قرار دیا گیا ہے ۔ سر کٹی ہوئی تصویر، وہ تصویر جو پامال اور ذلیل ہو، اتنی چھوٹی ہوں کہ اگر انہیں زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو پوری نظر نہ آئیں اور بچوں کی گڑیاں جو مکمل نہ ہوں[4]۔

ایک سوال کے جواب میں کہ کیا جغرافیے کا ایسا نقشہ بنایا جاسکتا ہے کہ جس میں حیوانات، جمادات، نباتات اور دوسری معلومات کے ساتھ ساتھ ان کی تصویریں ہوں۔تو اس کے جواب میں فتویٰ دیا گیا کہ تصویر کشی مطلقاً حرام ہے اور اگر حیوانات کی تصویر بنائی جائے تو بغیر سر اور عضو کے ہو[5]۔

کھیلوں کے بارہ میں فتویٰ دیا گیا کہ کھیل خواہ گیند کا ہو یا دوسرا، اگر لہو ولعب کی غرض سے ہو تو مکروہ، اگر تفریح اور تھکاوٹ دور کرنے کے لئے ہو تو جائز ہے۔ مگر فٹبال کھیلنا مکروہ ہے کیونکہ یہ نیکر پہن کر کھیلا جاتا ہے۔ وہ ان تمام ایسے کھیلوں کو جن میں انگریزی وضع کو اختیار کیا جاتا ہو یعنی لباس پہننا جس سے گھٹنے کھلے ہوں اور جن کے کھیلنے سے ضروریات اسلام یعنی نماز وغیرہ میں خلل پڑتا ہو وہ جائز نہیں[6]۔

تھیٹر اور سینما کے بارہ میں جب یہ سوال کیا گیا کہ: ”مسلمانوں کا تھیٹر، باسکوپ جانا، تماشا دیکھنا، اس میں کام کرنا یعنی گانا بجانا، ناچنا، صورت وشکل لباس کا تبدیل کرنا، عورتوں کا لباس پہننا، اس میں شریک ہونا، ملازمت کرنا، اس کی ترغیب دینا اس کے بارہ میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ تو اس کے جواب میں فتویٰ دیا گیا کہ سخت گناہ اور بہت سے کبیرہ گناہوں کا مجموعہ ہے اور جو شخص لوگوں کو اس کی طرف ترغیب دلاتا ہے وہ بہت بڑا فاسق ہے۔

کسی نے اس مسئلہ کی طرف توجہ دلائی کہ شاہان اسلام کی تصاویر کو سینما میں دکھانا جائز ہے یا نہیں؟ تو اس کے جواب میں کہا گیا کہ یہ ان کی توہین ہے کہ ان کو آلہ لہو ولعب بنایا جائے اور مسلمان بادشاہوں کی توہین کرنا ناجائز ہے[7]۔سینما کے بارہ میں قطعی فیصلہ دیا گیا کہ سینما مطلقاً بہت سے معاصی ومنکرات کا شرعی مجموعہ ہے[8]۔

ریڈیو کی ایجاد کے بعد اس کے سلسلہ میں جو فتوے دئے گئے ہیں ان میں کہا گیا کہ جس ریڈیو میں گانا بجانا ہو اس میں کسی بھی طرح نہ قرآن پڑھنا جائز ہے اور نہ سننا[9]۔گراموفون سے تلاوت کا سننا ناجائز ہے[10]۔

مختلف ملبوسات اور فیشن کی بھی مخالفت کی گئی، مثلاً یہ کہ عورتوں کے لئے کھڑا جوتا پہننا ناجائز ہے[11]۔

فتاویٰ رشیدیہ میں بھی نئی سماجی ومعاشی تبدیلیوں کے خلاف ایک ردّعمل ملتا ہے۔ مثلاً منی آرڈر سے پیسے بھیجنے کو شریعت کے خلاف کہا گیا ہے اور بینک میں پیسہ جمع کرانا چاہے سود پر ہو یا بغیر سود کے یہ بھی شریعت کے خلاف ہے[12]۔

ان فتووں کے علاوہ اس وقت کے علماء نے ہر اس چیز کی مخالفت کی جس سے سیاسی وسماجی اور معاشی زندگی میں کوئی تبدیلی آئی اور جس نے پرانی روایات کو توڑا اور قدیم نظام زندگی کو بدلا۔مثلاً اسپیکر کا استعمال، ریل کا سفر، ہسپتالوں میں مریضوں کا داخلہ، نئی ادویات کا استعمال، یورپی طرز کا لباس، یورپی انداز میں کھانا اور ان کی عادات اختیار کرنا وغیرہ۔

لیکن سائنسی اور فنی ایجادات جو انسانی زندگی میں سہولتیں لے کر آئی تھیں وہ ان فتووں کے باوجود لوگوں میں مقبول ہوئیں اور زمانے کی ضرورت کے تحت ان کا استعمال بڑھتا گیا اور انہیں نہ صرف معاشرے نے قبول کیا بلکہ ان علماء کے طبقے نے بھی انہیں تسلیم کر لیا جو ابتداء میں اس کے مخالف تھے۔ ابتدائی دور میں ان سائنسی وفنی ایجادات کی مخالفت اور سماجی تبدیلیوں کی مزاحمت کی وجہ یہ تھی کہ علماء کا طبقہ ذہنی طور پر تبدیلی کے عمل سے ناواقف تھا اور ان کی اہمیت کو سمجھنے سے قاصر تھا۔یہی صورت آج بھی ہے کہ وہ اپنے فرسودہ نظام تعلیم کی وجہ سے نئی تبدیلیوں اور ان کی ضروریات کو سمجھنے سے قاصر ہیں اور ان کے لئے ہر نئی چیز مذہب کے خلاف ہوتی ہے۔لیکن اس کے استعمال کے بعد وہ اس کو آگے چل کر قبول کر لیتے ہیں۔اس سے مذہبی توہمات وعقائد پر سائنس کی فتح واضح طور پر ثابت ہوجاتی ہے“۔

(’المیہ تاریخ‘۔صفحہ 76تا 81)

ماٰخذ۔(Bibliography)

1۔محمد میاں: علماء حق (اول) دہلی(9) صفحہ 85۔
2۔مشیر الحق Muslim Politics in Modern India Lahore صفحہ 9۔
3۔فتاویٰ دارالعلوم۔کراچی(?) صفحہ 9790۔ 991۔992۔
4۔ایضاً 993۔994۔995۔
5۔ایضاً 999-1000۔
6۔ایضاً 1002۔ 7۔ایضاً 1003۔
8۔ایضاً 1007۔ 9۔ایضاً 1008۔
10۔ایضاً 1012۔ 11۔ایضاً 745۔
12۔رشید احمد گنگوہی۔فتاویٰ رشیدیہ۔کراچی (?) صفحہ 430-431۔

دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کا نیا فون نمبر

احباب کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن سے رابطہ کے لئے درج ذیل فون/فیکس نمبر استعمال کریں۔

Telephone Number: **020 8875 4321**

Fax Number: 020 8870 5234